

پیریاری پیاری، میٹھی میٹھی سنتوں کا بہترین مجموعہ

جشنِ ولادت  
مبارک

مومن کا ہر لمحہ ربیع الاول ہے

المعروف

نبی کریم ﷺ کی پُر نور دعائیں



تحقیق و تالیف

صوفی محمد ندیم محمدی

دارالعلم  
دکان نمبر 11 سستا ہوٹل دربار مارکیٹ  
لاہور پاکستان 37110341 92 42

نقش قدم نبی ﷺ کے ہیں جنت کے راستے اللہ سے ملاتے ہیں سنت کے راستے

پیاری، پیاری اور میٹھی، میٹھی سنتوں کا مجموعہ پاک

مسنون کا ہر لمحہ ریح الاول ہے

المعروف

نبی کریم ﷺ کی پروردگار میں

تحقیق و تالیف

صوفی محمد ندیم محمدی

ناشر دارالعلم  
دکان نمبر 11 سستا ہوٹل دربار مارکیٹ، لاہور (پاکستان)  
0092-42-37110341



## (جملہ حقوق بنام اللہ تعالیٰ آزاد ہیں)

کتاب..... مومن کا ہر لمحہ ربیع الاول ہے  
تالیف..... صوفی محمد ندیم محمدی  
نظر ثانی..... مولانا نوید انور  
خاص نظر..... صوفی عبدالعزیز نقشبندی  
خاص کرم..... صوفی ظفر علی نقشبندی  
اہتمام..... ملک ندیم و یلفیر ٹرسٹ  
ہدیہ..... 200 روپے

مؤلف سے رابطہ کے لیے

صوفی محمد ندیم محمدی

محمدی ہاؤس خضرہ مسجد  
سمن آباد لاہور (پاکستان)  
0300-3493001

## انتساب اول!!

نبی کریم ﷺ کے نام

اُن کے فیض عام ہو گئے  
ہم بھی نیک نام ہو گئے  
رہنمائے راہِ زندگی!!  
آپ کے پیام ہو گئے

## انتساب ثانی!!

اُن تمام اصحابہ کرام، تابعین،  
تابع تابعین اور مرتبین کتب احادیث کے نام

جن کی کاوشوں کی وجہ سے آپ ﷺ کی احادیث ہم تک من وعن پہنچی۔  
اللہ الرحمن الرحیم ان تمام صالحین کے درجات بلند فرمائے۔  
(آمین ثم آمین!! یا رب العالمین)  
بجاہ نبی کریم ﷺ







## پہلی بات ”مومن کا ہر لمحہ ربیع الاول ہے“



نبی ہاں مومن کی زندگی کا ہر لمحہ ربیع الاول ہے، صبر ہو، صبر ہو یا ہوریج الٹنی، جمادی الاول ہو یا جمادی الثانی، مومن کی زندگی کا ہر لمحہ ربیع الاول ہے، رجب ہو یا شعبان، رمضان ہو یا ہوشوال، مومن کی زندگی کا ہر لمحہ ربیع الاول ہے، ذی الحجہ ہو یا ذی القعدہ، مومن کی زندگی کا ہر لمحہ ربیع الاول ہے کیونکہ وہ صرف ربیع الاول میں ہی صبح تا شام سنتوں پر عمل نہیں کرتا بلکہ اس کے ماہ و سال کا ہر لمحہ سنتوں میں گزرتا ہے ربیع الاول محبوب رب العالمین جل جلالہ اور رحمت اللعالمین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ولادت با سعادت کا ماہ مبارک ہے اور بعض کہتے ہیں اسی ماہ میں آپ ﷺ نے اس دنیا سے پردہ فرمایا لیکن راقم الحروف رقمطراز ہے کہ آپ ﷺ زندہ ہیں (ہمیں ان کی زندگی کا شعور نہیں ہے) اسی وجہ سے ہم صرف ولادت با سعادت کی خوشیاں مناتے ہیں تاکہ غم و فاقہ نہ آئے۔ جن لوگوں کو آپ ﷺ کی وفات کا یقین ہے وہ اس نعمت سے محروم ہیں اور محروم رہیں گے اہل عشق محمد ﷺ سے شرار (ان) کا کتب گھر چاہے جو بھی ہو) اسی اس دولت خیر و برکت و عافیت کو پاتے رہیں گے (انشاء اللہ تعالیٰ) اے محمد ﷺ کے چاہنے والو! اے اہلسنت کے دعویدارو!

ربیع الاول ہے! صبح سے شام تک آپ ﷺ کی سنتوں پر عمل کرنے کا نام۔

ربیع الاول ہے! شام سے رات تک آپ ﷺ کی اداؤں کو اپنانے کا نام۔

ربیع الاول ہے! رات سے صبح تک آپ ﷺ کی بتائی ہوئی باتوں پر چلنے کا نام۔

ربیع الاول ہے! صبح سے شام تک آپ کی بتائی ہوئی دعاؤں کو پڑھنے کا نام۔

ربیع الاول ہے! شام سے رات تک آپ ﷺ کے وظائف کو دور کرنے کا نام۔

ربیع الاول ہے! رات سے صبح تک آپ ﷺ کی طرح قرب الہی پانے کا نام۔

اس لیے کہ ہم رہا ہوں کہ مومن کی زندگی کا ہر لمحہ ربیع الاول ہے اللہ تعالیٰ بجاہ نبی کریم ﷺ اس بات کی ہمیں اجی طرح سمجھ اور عمل کرنے کی توفیق مل جائے۔

یاد رہے کہ اصحاب کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے درود شریف، میلاد شریف اور نذر نیاز کے لیے صرف ربیع الاول کو مخصوص نہیں کیا تھا بلکہ ہر وقت اچھے نیتے، سوتے جاتے، چلتے پھرتے درود شریف پڑھتے رہتے اور سنتوں پر عمل کرتے رہتے ہمیشہ ہر ماہ کے ہر دن میں جب موقع ملا اپنی حیثیت کے مطابق ضرورت مندوں کو کھلاتے پلاتے، کپڑے پہناتے، حلاوت کلام پاک اور درود شریف کے ساتھ دیگر وظائف پڑھتے۔ ان کے نزدیک یہی نذر و نیاز ہے یہی ایصال ثواب ہے کہ جنت بے قرار ہے بموکل کو کھانا کھلانے والوں کے لیے، بنگلوں کو کچران پہنانے والوں کے لیے، حلاوت کلام پاک کرنے والوں کے لیے اور درود شریف و دیگر وظائف پڑھنے والوں کے لیے۔ یاد رکھیں! صمدتہ و خیرات کا ثواب حسب موقع مرحومین کو پہنچاتے رہنا چاہیے کیونکہ سال میں ایک دفعہ جمع ہو کر کھانا کھلا دینے سے ضرورت مندوں کو فائدہ نہیں ہوتا کیونکہ کھانے پینے کی ضرورت تو انسان کو ہر روز ہوتی ہے اور صرف ربیع الاول میں جو ہم لوگ دعوت کرتے ہیں اس میں امیر و صاحب حیثیت بھی کھاتے ہیں اور غریب بھی حالانکہ ایک دن کے کھانا کھلانے سے نہ تو غریب کا فائدہ ہوتا ہے اور نہ امیر کا۔ اس کے علاوہ میں دیکھتا ہوں کہ ربیع الاول میں پیارے پیارے بیٹے زنگا گئے جاتے ہیں جن پر مختلف پیارے پیارے کھلات و فخرے و نعلین مبارک پرنٹ ہوتے ہیں لائٹ اور چراغاں ہوتا ہے تو میرا دل باغ

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَ سَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ﴿﴾ عَلٰی حَبِيْبِكَ خَيْرِ خَلْقِي كُلِّهِمْ

باغ ہو جاتا ہے لیکن جب وقت گزرتا ہے تو دیکھتا ہوں کہ چند غیبت لوگ ان بیٹے زکو چھاڑ دیتے ہیں اور ہوا میں ان بیٹے زکو اڑھاتی ہیں اور یہ تار تار ہو جاتے ہیں مڑکوں اور گلیوں میں قدموں کے نیچے آتے ہیں تو میرا دل خون کے آنسو روتا ہے خدا را! اس مسئلے پر غور و فکر کیجئے اور آئندہ ایسا کوئی اہتمام ہو کہ جشن میلاد النبی ﷺ بھی ہو اور بے حرمتی بھی نہ ہو۔ یاد رہے کہ انہی کریم ﷺ اس شخص کے زیادہ قریب ہوں گے جو ہر ماہ کے ہر دن ہر لمحے میں آپ ﷺ کو یاد رکھتا ہے کہ آپ ﷺ کیسے سوتے اور جاتے تھے، نمازیں کس طرح پڑھتے تھے، مگر اور باہر والوں کے ساتھ آپ ﷺ کا حسن سلوک کیا تھا وغیرہ وغیرہ لہذا قرب الہی و نبی کریم ﷺ اور جنت کے حصول کے لیے ہمیں اپنی زندگی کو آپ ﷺ کے طریقے میں ڈھالنا ہو گا بقول اللہ تعالیٰ! کہہ دیجئے کہ اگر تم چاہتے ہو کہ اللہ تم سے محبت کرے تو میری اتباع کرو اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ معاف کر دے گا۔

چنانچہ سال میں ایک دفعہ رسم کے طور پر میلاد شریف منانے کے بجائے روزانہ ہر لمحہ نبی کریم ﷺ کے طریقے پر زندگی گزارنا چاہئے تاکہ ہماری زندگی کا ہر لمحہ ربیع الاول ہو جائے۔

اے مبلغو! اس بات کا یقین کرو کہ نبی کریم ﷺ کی ایک ایک ادائے زندگی کو بالکل صحیح طور پر بیان کر رہے ہو تاکہ ہر امتی کی زندگی کا ہر لمحہ ربیع الاول کی طرح گزرتا رہے۔

اے خطیبو! روزِ جمعہ نبی کریم ﷺ اور اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہونا ہے اس کا خیال کرتے ہوئے اور ذاتی غرض و غایت سے ماوراء ہو کر منبر رسول اکرم ﷺ پر جب تم وعظ بیان کرو تو اس طرح کہ ہر امتی کی زندگی کا ہر لمحہ ربیع الاول کی طرح بن جائے۔

اے امامو! اپنا احتساب کرتے ہوئے معنی نبی کریم ﷺ پر کھڑے ہو کر اسوۂ حسنہ کا بیان کرو کہ ہر امتی کی زندگی کا ہر لمحہ ربیع الاول بن جائے۔

اے حکمرانو! نبی کریم ﷺ کی زندگی کا بغور مطالعہ کرتے ہوئے اس پر عمل کرو کہ تمہارا اور ہماری زندگی کا ہر لمحہ ربیع الاول کی طرح ہو جائے۔

اے ملازمو! نبی کریم ﷺ نے جس طرح حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بحیثیت ملازم (بطور تاجر شادی سے پہلے) ایمان داری اور دیانتداری سے اپنے عہدے کا حق ادا کیا تم بھی اس پر عمل کرو کہ تمہارا اور ہر امتی کی زندگی کا ہر لمحہ ربیع الاول کی طرح بن جائے۔

اے مزدورو! فرمان نبی کریم ﷺ کے مطابق مزدوری کرو تاکہ اللہ تعالیٰ کا حبیب اور آپ ﷺ کا محبوب بن جاؤ اور ہر امتی کی طرح تمہاری زندگی کا ہر لمحہ ربیع الاول بن جائے۔

اے معلمو! علم و عمل کے خزانے جو تم نے سنت حبیب خدا ﷺ سے حاصل کیے ہیں انہیں آگے ہر امتی میں تقسیم کرو تاکہ ان پر عمل کرتے ہوئے تمہاری اور ان کی زندگی کا ہر لمحہ ربیع الاول ہو جائے۔

اے علمایو! علم دین (احکام الہی بزبان نبی کریم ﷺ) ہی اصل علم ہے جو دنیا و آخرت کی بھلائی اور کامیابی کی چابی ہے۔ اسے حاصل کرو تاکہ تمہاری اور ہر امتی کی زندگی کا ہر لمحہ ربیع الاول ہو جائے۔

اے رہنماو! نبی کریم ﷺ جس طرح رہنما بنے اسی طرح تم بھی رہنما بن جاؤ اگر نبی کریم ﷺ کا راستہ چھوڑو گے شیطان اور ان کے چیلوں کی پیروی کرو گے تو سمجھ لو اور مت بھولو کہ اللہ جبار و قہار بھی اور اس کی چکڑ بڑی شدید ہے اگر عادی و رہنما حضرت محمد ﷺ کی پیروی کرو گے تو تمہاری اور تمہاری رہنمائی میں آگے بڑھنے والوں کی زندگی کا ہر لمحہ ربیع الاول ہو جائے گا۔

اے مسلمانو! خدا را اپنی زندگی کے صحیح شام کا احتساب کرو اور اپنی زندگی کے ہر لمحے کو نبی کریم ﷺ کی زندگی کی طرح بنا

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ﴿﴾ عَلٰی حَبِيْبِكَ خَيْرِ خَلْقِي كُلِّهِمْ



لو تو انشا اللہ تمہاری زندگی کا ہر لمحہ ربیع الاول بن جائے گا۔

✽ اے تاجرو!! نبی کریم ﷺ نے بھی تجارت کی اگر عافیت چاہتے ہو تو تجارت میں آپ ﷺ کی پیروی کرو ان کا رنگ و صبغ اختیار کرو۔ دنیا بھی تمہاری ہوگی اور آخرت بھی اور پھر تمہاری زندگی کا ہر لمحہ ربیع الاول ہوگا۔

✽ اے دکاندرو!! نبی کریم ﷺ کے فرمان اور حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم پر عذاب آنے کی وجہ اگر تم اپنے سامنے رکھو تو تمہارا بھی زندگی کا ہر لمحہ ربیع الاول ہوگا۔

✽ اے دانشورو!! اللہ تعالیٰ اور نبی کریم ﷺ کی پسند اور ناپسند کو اپنانا اور ماسوا سے قطع تعلق دانشمندی ہے اس پر خود بھی عمل کرو اور جہاں تک ہو سکے ہر تعلق رکھنے والوں کو بھی اس راہ پر چلانے کی ترغیب دو تا کہ زندگی کا ہر لمحہ ربیع الاول بن جائے۔

✽ اے ادیبو!! یاد رکھو کہ تمہارے تحریر شدہ ایک ایک لفظ پر مواخذہ ہوگا لہذا اپنی نگارشات، تخلیقات، رشحات قلم کو اللہ تعالیٰ اور نبی کریم ﷺ کے بنائے ہوئے طریقوں پر چلاؤ تا کہ تمہاری اور ہماری زندگی کا ہر لمحہ ربیع الاول بن جائے۔

✽ اے شاعرو!! حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ اور کئی دوسرے قابل احترام شاعروں کی طرح ظن، گمان، قیاس اور بے عملی کی دنیا سے باہر نکل کر اپنے تمام اشعار نبی کریم ﷺ کے عشق اور اتباع سنت کے سدا بہار گہائے رحمتیں و شکار سے مزین کرو تا کہ ان کو پڑھ کر ہماری اور تمہاری زندگی کا ہر لمحہ ربیع الاول بن جائے۔

✽ اے مالدارو!! نبی کریم ﷺ کے بنائے ہوئے طریقوں پر عمل کرتے ہوئے مال کماد اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی طرح سخاوت کرو تا کہ تمہاری اور تمہارے سے تعلق رکھنے والوں کی زندگی کا ہر لمحہ ربیع الاول بن جائے۔

✽ اے منصفو!! مت بھولو کہ ایک دن تم سے بڑے منصف و عادل کے سامنے پیش ہونا ہے اور ہر عمل کا جواب دینا ہے لہذا نبی کریم ﷺ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی طرح منصف و عادل بن جاؤ تا کہ زندگی کا ہر لمحہ ربیع الاول بن جائے۔

✽ اے گواہو!! جھوٹی گواہی سے پرہیز اور ہمیشہ سچ کا ساتھ دو ہر گواہی کے وقت اللہ تعالیٰ اور نبی کریم ﷺ کے فرمان عالی شان کو اپنے سامنے رکھو انشا اللہ تمہاری زندگی کا ہر لمحہ ربیع الاول بن جائے گا۔

✽ اے اہل سنت کے دعویدارو!! کیا تم نبی کریم ﷺ کی کامل اطاعت و اتباع کر رہے ہو یا صرف کھوکھلے دعووں کا پرچار ہو رہا ہے خدا را اپنے احوال و اقوال و اعمال پر نظر ڈالو کیا یہ نبی کریم ﷺ کے فرمان کے مطابق ہیں یا درہے کہ کھوکھلے اور خالی دعووں کی کوئی وقعت و حقیقت نہیں ہوتی۔ بے عمل اور دعویدار اپنے ساتھ دوسروں کو بھی لے کر مرتا ہے لہذا مرنے سے پہلے مرجاؤ۔ صبح و شام ہر وقت ہر لمحہ اپنا احتساب کرتے رہو تا کہ تمہاری زندگی کا ہر لمحہ ربیع الاول بن جائے۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ سب کو یہ بات سمجھے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین

زیر نظر کتاب میں نبی کریم ﷺ کی بیان کردہ پیاری پیاری مسنون دعاؤں (صبح تا شام اور شام تا رات) کے علاوہ دنیا و آخرت کے مسائل کے حل کے لیے آسان و مجرب اذکار اور وظائف بھی جمع کئے ہیں۔

زیر نظر کتاب جناب طاہر القادری صاحب کی محبت اور شفقت کی مرہون منت ہے دور حاضر میں ان دعاؤں اور اذکار کی سخت ضرورت ہے لہذا اسی جذبے کے تحت اس کتاب کو شاعت کیا ہے (دنیاوی کوئی لالچ نہیں)۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور محترم جناب طاہر القادری صاحب اور پڑھنے و عمل کرنے والوں کو دنیا و آخرت کی بھلائی نصیب ہو۔ آمین ہم آمین بجاہ التبی الکرم

امیدوار رحمت و شفاعت

صوفی محمد ندیم محمدی

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ✽ عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ خَلْقٍ كُلِّهِمْ

## بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

○

وہی جو دکھ بھرے موسم کی دیرانی میں سینوں پر دردھنک لمحوں کی خوشبو سے مہکتا ہاتھ رکھتا ہے دلوں کو جوڑتا ہے اور پھر ان میں محبت نام کی سوغات رکھتا ہے سفر میں راستے گم ہوں روئے گری کتنی ہی میل ہو غموں کی دھوپ بھیلی ہو اسے کوئی کہیں جس وقت اور جس حال میں آواز دیتا ہے وہ سنتا ہے۔ بہت ہی ہریان ہے۔ رحم کرتا ہے۔ وہی سچ ہے ہمیں سچ بولنے کا حکم دیتا ہے سو اس کو یاد کرتے ہیں۔ اسی کے نام سے آغاز کرتے ہیں۔

(سلیم کوثر)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ✽ عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ خَلْقٍ كُلِّهِمْ



## دُعائے مانگنے کی فضیلت کا بیان

۱۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دُعَا مانگنا بعینہ عبادت ہے۔ پھر آپ نے (بطور دلیل) قرآن کریم کی آیت تلاوت فرمائی۔  
وَقَالَ رَبِّكُمْ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ

ترجمہ:- اور تمہارے رب نے فرمایا ہے مجھ سے دُعَا مانگنا کرو میں تمہاری دُعَا قبول کروں گا بیشک جو لوگ (ازراہ تکبر) میری عبادت سے سرتابی کرتے ہیں وہ ضرور جہنم میں داخل ہوں گے۔ ذیل و خوار ہو کر۔

۲۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:-

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جس شخص کے لئے دُعَا کا دروازہ کھول دیا گیا (یعنی دُعَا مانگنے کی توفیق دیدی گئی) اس کے لئے رحمت کے دروازے کھول دیئے گئے اللہ تعالیٰ سے جو دُعائیں مانگی جاتی ہیں۔ ان میں اللہ کو سب سے زیادہ پسند ہے کہ اس سے (دنیا اور آخرت میں) عافیت کی دُعَا مانگی جائے۔ اسی حدیث کے بعض طریقے میں (فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ) اس کے لئے جنت کے دروازے کھول دیئے گئے، آیا ہے اور بعض طریقے میں (فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ) (اس کے لئے قبولیت کے دروازے کھول دیئے گئے، آیا ہے تینوں کا مطلب ایک ہی ہے)

۳۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:-

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دُعَا کے سوا کوئی چیز قضا (تقدیر کے فیصلہ) کو رد نہیں کر سکتی اور نیکی (عمل خیر کے سوا کوئی چیز عمر کو نہیں بڑھا سکتی)۔

۴۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ (قضا و قدر سے بچنے کی کوئی

بَلَّغِ الْعُلَى بِكَمَالِهِ۔ كَشَفِ الدُّجَى بِجَمَالِهِ۔ حَسَنْتَ جَمِيعُ خَصَالِهِ۔ صَلَّوْا عَلَيْهِ وَآلِهِ

تدبیر فائدہ نہیں دیتی (ہاں) اللہ سے دُعَا مانگنا اس (آفت اور مصیبت) میں بھی جو ابھی تک نازل نہیں ہوئی اور بے شک بلا نازل ہونے کو ہوتی ہے کہ اتنے میں دُعَا اس سے جالمتی ہے پس قیامت تک ان دونوں میں کشمکش ہوتی رہتی ہے (اور انسان دُعَا کی بدولت اس بلا سے بچ جاتا ہے)

۵۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں دُعَا سے زیادہ اور کسی کی وقعت نہیں۔

۶۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:-

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ سے کوئی سوال نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس شخص سے ناراض ہو جاتے ہیں۔ اسی حدیث کے بعض طریقے میں مَنْ لَمْ يَدْعُ اللَّهَ غَضِبَ عَلَيْهِ (جو اللہ تعالیٰ سے دُعَا نہیں مانگتا اللہ اس سے ناراض ہو جاتا ہے) آیا ہے (دونوں کا مطلب ایک ہی ہے)

۷۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:-

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے خطاب کر کے فرمایا:- تم اللہ سے دُعَا مانگنے میں عاجز نہ بنو (اور کوتاہی نہ کرو) اس لئے کہ دُعَا کرتے رہنا اکی صورت میں ہرگز کوئی شخص (کسی ناگہانی آفت سے ہلاک نہ ہو گا)۔

۸۔ ایک اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ:-

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:- جو شخص یہ چاہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی دُعَا سختیوں اور مصیبتوں کے وقت قبول فرمائیں۔ اس کو چاہئے کہ وہ فراخی اور خوشحالی میں بھی کثرت سے دُعَا مانگا کرے۔

۹۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دُعَا مومن کا ہتھیار ہے۔ دین کا ستون ہے اور آسمان و زمین کا نور ہے۔

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ﴿﴾ عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ خَلْقٍ كُلِّهِمْ



۱۰ ایک اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ۔

ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسی قوم کے پاس سے گزرے جو کسی مصیبت میں گرفتار تھی تو ان کی حالت دیکھ کر آپ نے فرمایا کیا یہ لوگ اللہ سے عافیت کی دُعا نہیں مانگا کرتے تھے۔

۱۱ ایک اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ:-

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو بھی مسلمان (کسی چیز کے) مانگنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی جانب اپنا منہ اٹھاتا ہے۔ (اور دُعا مانگتا ہے) اللہ تعالیٰ اس کو وہ چیز ضرور دیتے ہیں۔ یا وہی چیز اس کو فی الفور دے دیتے ہیں۔ یا اس کے واسطے (دنیا یا آخرت میں) اس کو ذخیرہ کر دیتے ہیں۔

## دُعَا مانگنے کے آداب کا بیان

دُعا مانگنے کے بعض آداب تو رکینیت کے درجہ کو پہنچتے ہیں اور بعض شرط کے درجے کو پہنچتے ہیں۔ (یعنی بعض رکن ہیں اور بعض شرط) اور کچھ مامورات ہیں جن کے اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور کچھ منہیات ہیں (جن سے منع کیا گیا ہے) وہ آداب یہ ہیں۔

۱ کھانے، پینے، پہننے اور کمانے (روزہ کی کمانے کے ذرائع) میں حرام سے بچنا۔ (شرط)

۲ اللہ جل شانہ کے لئے اخلاص (رکن)

۳ دُعا مانگنے سے پہلے کوئی نیک کام کرنا (مثلاً صدقہ دینا، یا نماز پڑھنا وغیرہ) سختیوں اور مصیبتوں کے وقت خاص طور پر اپنے نیک اعمال کا ذکر کرنا (یعنی ان کے واسطے سے دُعا مانگنا) (مستحب)

۴ (ناپاکی اور نجاست، کُندگی اور غلاظت سے) پاک اور (میل کپیل سے) صاف و

ستھرا ہونا۔ (مستحب)

بَلِّغِ الْعُلَى بِكَمَالِهِ - كَشَفِ الدُّجَى بِجَمَالِهِ - حَسَنْتِ جَمِيعَ خِصَالِهِ - صَلَّوْا عَلَيْهِ وَآلِهِ

۵ وضو کرنا۔ (مستحب)

۶ قبلہ کی طرف رُخ کرنا۔ (مستحب)

۷ دُعا مانگنے سے پہلے (پہلے) نماز (حاجت) پڑھنا۔ (مستحب)

۸ دُعا مانگنے کے لئے (روزانہ) بیٹھنا۔ (مستحب)

۹ دُعا مانگنے سے پہلے اور بعد میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرنا (مستحب)

۱۰ اس طرح (دُعا کے) اول و آخر میں نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود و سلام

بھیجنا۔ (مستحب)

۱۱ دونوں ہاتھ پھیلا کر دُعا مانگنا۔ (مستحب)

۱۲ (سائل کی طرح) دونوں ہاتھ اوپر اٹھانا۔ (مستحب)

۱۳ دونوں ہاتھوں کو مونڈھوں تک اٹھانا۔ (مستحب)

۱۴ دونوں ہاتھوں کو کھلا رکھنا۔ (مستحب)

۱۵ دُعا کے وقت قولاً اور عملاً اللہ تعالیٰ کے شایان شان آداب و احترام کو اختیار کرنا (مستحب)

۱۶ دُعا مانگنے میں عاجزی اور انکساری کرنا۔ (مستحب)

۱۷ گر گڑانا۔ (مستحب)

۱۸ دُعا مانگنے کے وقت آسمان کی جانب نگاہ نہ اٹھانا۔ (مکروہ)

۱۹ اللہ جل شانہ کے اسماء حسنیٰ اور اعلیٰ صفات کا واسطہ دے کر دُعا مانگنا۔ (مستحب)

۲۰ دُعا میں بتکلف قافیہ بندی سے پرہیز کرنا۔ (مکروہ)

۲۱ دُعا میں بالقصد نغمہ سرائی اور بتکلف خوش الحانی اختیار کرنا۔ (مکروہ)

۲۲ انبیاء علیہم السلام کے وسیلے سے دُعا مانگنا۔ (مستحب)

۲۳ اللہ کے نیک بندوں (اولیاء اللہ) کے وسیلے سے دُعا مانگنا۔ (مستحب)

۲۴ دُعا میں آواز کو پست رکھنا (نبی آواز میں دُعا مانگنا)۔ (مستحب)

۲۵ اپنے گناہوں کا اقرار کرنا۔ (مستحب)

۲۶ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو دعائیں صحیح احادیث میں منقول ہیں انہی

لَا رَبَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ دَائِباً أَبَداً ﴿ عَلَى حَبِيْبِكَ خَيْرٌ خَلْقٍ كُلِّهِمْ



کو اختیار کرنا کیوں کہ آپ نے کسی دوسرے کو بتلانے کی ضرورت ہی نہیں چھوڑی ہے، یعنی وہ تمام ضروریات و حوائج جن کے لئے انسان دُعا مانگتا ہے آپ نے ان سب کے لئے دُعائیں بتلا دی ہیں۔ (مستحب)

۲۷۔ جامع (تمام ضروریات و حوائج پر حاوی) دُعائیں اختیار کرنا۔ (مستحب)

۲۸۔ اپنی ذات سے دُعا شروع کرے اور پھر اپنے ماں، باپ اور تمام مومن بھائیوں کے لئے دُعا کرے (یعنی پہلے اپنے لئے پھر درجہ بدرجہ اوروں کے لئے دُعا مانگے۔) (مستحب)

۲۹۔ اگر امام ہو تو تنہا اپنے لئے دُعا نہ مانگے۔ بلکہ اپنے اور تمام مقتدیوں کے لئے دُعا مانگے۔ مثلاً "میری کے بجائے ہمارے" یا "میں کے بجائے ہم" کے الفاظ استعمال کرے۔ (مستحب)

۳۰۔ پورے یقین کے ساتھ اور قطعی طور پر دُعا مانگنا کہ اللہ تعالیٰ دُعائے قبول کرتے ہیں۔ اور میں بغیر کسی تذبذب و تردد کے دُعا مانگتا ہوں۔ نیز دُعا کو اپنی طرف سے کسی چیز پر موقوف بھی نہ کرے۔ مثلاً یہ نہ کہے کہ اگر تو چاہے تو میرا قرض ادا کرے۔ بلکہ اس طرح دُعا مانگے "اللہ میرا قرض ادا کرے" (رکن)

۳۱۔ انتہائی رغبت و شوق کے ساتھ دُعا مانگے (بے دلی سے دُعا نہ مانگے۔) (مستحب)

۳۲۔ دل کی گہرائیوں سے پوری کوشش و محنت سے دُعا مانگے اور دل (دُعا کی طرف پوری طرح متوجہ ہو اور اللہ سے حسن ظن رکھے۔) (رکن)

۳۳۔ ایک ہی دُعا بار بار مانگنے کا کم سے کم درجہ تین مرتبہ ہے یعنی ہر دُعا کم سے کم تین مرتبہ مانگے۔ (مستحب)

۳۴۔ کسی دُعا پر اصرار نہ کرے کہ میری یہ دُعا تجھے قبول کرنی ہی ہوگی، (مکر وہ)

۳۵۔ کسی گناہ کی یا قطع رحمی کی دُعا نہ کرے۔ (شرط)

۳۶۔ جو چیز روز ازل سے ہو چکی ہے۔ اس (کے خلاف) دُعا نہ مانگے (مثلاً الہی تو مجھے عورت سے مرد یا مرد سے عورت بنائے) (شرط)

۳۷۔ دُعائیں حد سے تجاوز نہ کرے۔ کہ کسی حال اور ناممکن امر کی دُعا مانگے۔ (شرط)

۳۸۔ اللہ کی رحمت میں تنگی نہ کرے (مثلاً الہی تو میری ہی مغفرت کر اور کسی کی نہ کر) (مکر وہ)

بَلِّغِ الْعُلَى بِكَمَالِهِ۔ كَشَفِ الدُّجَى بِجَمَالِهِ۔ حَسَّنْتَ جَمِيعَ خِصَالِهِ۔ صَلِّوْا عَلَيْهِ وَآلِهِ

۳۹۔ اپنی تمام حاجتیں (جھوٹی ہوں یا بڑی کتنی ہی معمولی کیوں نہ ہوں اللہ سے مانگے) (شرط)

۴۰۔ دُعا مانگنے والا اور سننے والا دونوں (امین کہیں۔) (مستحب)

۴۱۔ دُعا سے فارغ ہو کر دونوں ہاتھ منہ پر پھیرے (مستحب)

۴۲۔ دُعا کی قبولیت میں جلد بازی نہ کرے۔ مثلاً یوں کہے "دُعا پوری ہونے میں ہی نہیں آتی۔" یا میں نے دُعا کی تم قبول ہی نہیں ہوئی۔ (شرط)

## اُن لوگوں کا بیان

### جنکی دُعائیں بارگاہ الہی میں جلد قبول ہوتی ہیں

①

(احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ) مذکورہ ذیل لوگوں کی دُعائیں خاص طور پر قبول ہوتی ہیں۔

(۱) مجبور و لاچار اور بے بس لوگ

(۲) مظلوم اور ستم رسیدہ لوگ (ایک روایت میں ہے کہ) اگرچہ وہ گنہگار ہوں (ایک اور روایت میں ہے) اگرچہ وہ کافر ہی ہوں۔

(۳) باپ کی دُعا (اپنی اولاد کے لئے)

(۴) امام عادل کی دُعا (عدل و انصاف کرنے والے خلیفہ یا بادشاہ یا حکمران کی دُعا اپنی رعایا کے لئے)

(۵) ہر نیکو کار آدمی کی دُعا

(۶) ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والی خدمت گزار اولاد کی دُعا (اپنے ماں باپ کے لئے)

(۷) مسافر کی دُعا

(۸) روزہ دار کی دُعا (روزانہ افطار کرنے کے وقت)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ۞ عَلٰی حَبِيْبِكَ خَيْرِ خَلْقٍ كُلِّهِمْ



(۹) ایک مسلمان کی دُعا اپنے دوسرے مسلمان بھائی کے لئے اس کے پس پشت  
(۱۰) ہر مسلمان کی دُعا جب تک کہ وہ کسی پر ظلم کرنے یا قطع رحمی (قرابتداروں کی  
حق تلفی) کی دُعا نہ کرے یا (دُعا کر کے اظہار مایوسی یا شکایت کے طور پر) یہ نہ کہے کہ  
میں نے دُعا مانگی تھی۔ وہ قبول ہی نہیں ہوئی۔

(۱۱) ایک حدیث میں آیا ہے کہ  
اللہ تعالیٰ کے کچھ عذاب جہنم سے، آزاد کردہ بندے ہیں جن میں سے ہر ایک  
کردہ بندے ہیں جن میں سے ہر ایک کی دن رات میں ایک دُعا ضرور قبول ہوتی ہے۔  
اور جامع ابو منصور میں (ایک روایت ہے کہ:-  
"صبح دُعا حاجی کی ہوتی ہے پہاں تک کہ وہ (اپنے گھر حج سے) واپس آجائے۔"

## ان مقامات (جگہوں) کا بیان جہاں دُعا قبول ہوتی ہے

①

۱ = تمام مقدس مقامات۔ امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے اہل مکہ کے نام ایک  
خط لکھا ہے، اس خط میں وہ (مکہ معظمہ میں) دُعا کے قبول ہونے کے یہ ۱۵ مقامات  
بیان کرتے ہیں۔

(۱) طواف گاہ طواف میں

(۲) ملترم کے پاس (خانہ کعبہ کا وہ حصہ جس سے طواف کرنے والے چلتے ہیں، یہ  
حجر اسود اور خانہ کعبہ کے دروازے کے درمیان چار ہاتھ کے بقدر جگہ ہے۔

(۳) میزاب (خانہ کعبہ کی چھت کے پیرنالہ) کے نیچے،

(۴) بیت اللہ کے اندر

(۵) صفا اور مروۃ (پہاڑیوں) پر

بَلَّغَةُ الْعُلَى بِكَمَالِهِ - كَشَفَ الدُّجَى بِجَمَالِهِ - حَسَنَتْ جَمِيعُ خِصَالِهِ - صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ

(۶) مستحق (صفا اور مروۃ کے درمیان دوڑنے کی جگہ) میں

(۷) مقام ابراہیم کے پیچھے۔

(۸) (میدان) عرفات میں (جہاں ۹ رذی الحج کو ذوال کے بعد سے غروب تک  
ٹھہرتے ہیں۔ اور یہی حج کا اصلی رکن ہے)

(۹) مزدلفہ میں (جہاں حجاج عرفات سے واپس آکر مغرب و عشا کی نماز پڑھتے  
ہیں۔ اور رات گزارتے ہیں)

(۱۰) مسنّی میں (جہاں دسویں تاریخ کو حاجی جمروں پر کنکریاں پھینکتے قربانی  
کرتے ہیں۔

(۱۱) تینوں جمروں کے پاس (یہ تین ٹیلے ہیں جن پر حاجی کنکریاں مالتے ہیں  
۲ = امام جزری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

"اگر نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روضہ اقدس کے پاس دُعا قبول نہ ہوگی تو  
پھر کس جگہ قبول ہوگی (یعنی روضہ اقدس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو دُعا قبول  
ہونے کا وہ مقدس مقام ہے کہ اس کو تو سر فہرست (سب سے پہلے شمار) ہونا چاہیے  
باقی ملترم کے پاس دُعا کی قبولیت کی ایک حدیث مسلسل بھی ہیں مکہ کے راویوں  
سے پہنچی ہے۔"

## ان وقتوں کا بیان

جن میں دُعا قبول ہوتی ہے

②

۱ = شب قدر (زیادہ تر امید یہ ہے کہ شب قدر ماہ رمضان کے آخری عشرہ کے  
طاق راتوں میں یعنی ۲۱، ۲۳، ۲۵، ۲۷، ۲۹، شب میں آتی ہے۔ اکیسویں اور  
ستائیسویں شب کے متعلق سب سے زیادہ گمان ہوتا ہے۔

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ❀ عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ خَلْقٍ كُلِّهِمْ



- ۲ = عرفہ کا پورا دن (ذی الحجہ کی نویں تاریخ)
- ۳ = رمضان المبارک کا پورا مہینہ
- ۴ = جمعہ کی رات (یعنی جمعرات اور جمعہ کی درمیانی رات)
- ۵ = جمعہ کا پورا دن
- ۶ = (روزانہ) رات کا دوسرا آدھا حصہ
- ۷ = (روزانہ) رات کا تہائی حصہ
- ۸ = (روزانہ) رات کا آخری تہائی حصہ
- ۹ = (روزانہ) صبح کے وقت
- ۱۰ = سب سے زیادہ دُعا کے قبول ہونے کی امید جمعہ کی (دُعا قبول ہونے کی) ساعت اجابت میں ہے، اس ساعت کے وقت (کے متعلق مختلف احادیث کے تحت حسب ذیل اقوال ہیں۔
- ۱ = یہ ساعت امام کے خطبہ کے لئے (منبر پر) بیٹھنے سے لیکر نماز جمعہ ختم ہونے تک ہے۔
- ۲ = جماعت کھڑی ہونے کے وقت سے لے کر سلام پھیرنے تک ہے۔
- ۳ = دُعا کرنے والا جب کھڑا ہوا جمعہ کی نماز پڑھ رہا ہو وہ وقت ہے۔
- ۴ = بعض علماء کہتے ہیں (جمعہ کے دن) عصر کی نماز کے بعد سے سورج غروب ہونے تک ہے۔
- ۵ = بعض علماء کہتے ہیں جمعہ کے دن کی آخری ساعت ہے۔
- ۶ = بعض علماء کہتے ہیں۔ (جمعہ کے دن) صبح صادق نکلنے سے سورج طلوع ہونے تک
- ۷ = بعض علماء کہتے ہیں (جمعہ کے دن) سورج طلوع ہونے کے بعد ہے۔
- ۸ = مشہور صحابی ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہما کا طریقہ یہ ہے۔ کہ ساعتِ اجابت (جمعہ کے دن) دو پہر کی سورج ڈھلنے کے ذرا دیر بعد سے ایک ہاتھ کے بقدر سورج ڈھلنے تک
- ۹ = امام لودوی رحمۃ اللہ علیہ کا کہنا ہے کہ

بَلَّغَةُ الْعُلَى بِكَمَالِهِ۔ كَشَفَ الدُّجَى بِجَمَالِهِ۔ حَسَنَتْ جَمِيعُ خَصَالِهِ۔ صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ

(اس ساعت کا) صبح بلکہ ایسا درست ترین (وقت) کہ اس کے علاوہ کسی قول کو اختیار کرنا ہی جائز نہیں، وہ ہے جو صبحِ مسلم میں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے (کہ ساعتِ اجابت کا وقت امام کے خطبہ کے لئے منبر پر بیٹھنے سے لے کر نماز ختم ہونے تک ہے) یہی سب سے پہلا قول ہے۔

## ان حالتوں کا بیان جن میں دُعا قبول ہوتی ہے

- (دُعا کرنے والا مذکورہ ذیل حالتوں میں دُعا کرے تو امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ضرور قبول فرمائیں گے)
- ۱ = نماز کی اذان ہونے کے وقت (یعنی اذان سننے اذان کا جواب دینے اور اذان کی دُعا پڑھنے کے بعد دُعا کرے۔
  - ۲ = اذان اور تکبیر کے درمیان (یعنی اذان واقامت کے درمیان جہاں بھی موقع مل جائے۔ دُعا کرے۔
  - ۳ = جو شخص کسی مصیبت یا سختی میں گرفتار ہو۔ حسی علی الصلوٰۃ حسی علی الفلاح کے بعد دُعا کرے۔
  - ۴ = اللہ کی راہ میں (جہاد) میں صفیں باندھنے کی حالت میں دُعا کرے۔
  - ۵ = جب گھمسان کی جنگ ہو رہی ہو ایک دوسرے پر حملے کر رہے ہوں اس حالت میں دُعا کرے۔
  - ۶ = فرض نمازوں کے بعد (یعنی جماعت سے نماز پڑھے اور سلام پھیرنے کے بعد دُعا کرے۔
  - ۷ = اور (نماز میں) سجدہ کے اندر ادھی دُعا مانگے جو قرآن و حدیث میں آئی ہو۔
  - ۸ = قرآن کریم کی تلاوت (سے فارغ ہونے) کے بعد

بَارِئٌ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ﴿﴾ عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ خَلْقٍ كُلِّهِمْ



۹. خاص کر ختم قرآن کے بعد (خواہ خود ختم کیا ہو، خواہ کسی دوسرے نے)
۱۰. خاص طور پر قرآن ختم کرنے والے کی دُعا۔

۱۱. زم زم کا پانی پینے کی حالت میں (یعنی چاہ زم زم پر کھڑے ہو کر پانی پیئے اور دُعا کرے)
۱۲. مرنے والے کی جاں کنی کے وقت (خود مرنے والا بھی دُعا کرے۔)
۱۳. مُرغ کی اذان کے وقت (یعنی مرغ کی اذان سن کر دُعا کرے)
۱۴. مسلمانوں کی (دینی، اجتماعیات میں) ان مسلمانوں کے ساتھ یا تنہا دُعا کرے۔
۱۵. ذکر کی مجلسوں میں (خواہ ذکر اللہ کا حلقہ ہو خواہ درس قرآن و حدیث کا خواہ وعظ و نصیحت کا)

۱۶. امام کے ولا الضالین کہنے کے بعد۔

۱۷. میت کی آنکھیں بند کرنے کے وقت۔

۱۸. نماز کی اقامت (تکبیر) کے وقت

۱۹. بارش برسنے کے وقت۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "الامریں

اس حدیث کو مرسل راویت کیا ہے۔ اور فرمایا ہے کہ "میں نے بہت سے علماء حدیث سے بارش برسنے کے وقت دُعا قبول ہونے (کی حدیث کو سنا اور) حفظ کیا ہے۔

۲۰. امام جزری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

کعبہ مکرمہ کو دیکھنے کے وقت (خواہ مکہ معظمہ پہنچ کر پہلی مرتبہ دیکھئے، یا جس وقت بھی خانہ کعبہ پر نظر پڑے دُعا کرے۔)

○

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ اَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ

## اللہ کے ذکر کی فضیلت کا بیان

۱ = حدیث قدسی میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔  
"میں اپنے بندہ کے گمان کے ساتھ ہوں (جیسا وہ میرے متعلق گمان رکھتا ہے میں ویسا ہوتا ہوں) اور میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ جب وہ میرا ذکر کرتا ہے چنانچہ اگر وہ اپنے دل میں میرا ذکر کرتا ہے۔ تو میں بھی اپنی تنہا ہی میں اسے یاد کرتا ہوں۔ اور اگر وہ کسی مجمع میں میرا ذکر کرتا ہے تو میں بھی اس کے مجمع سے بہتر مجمع میں (فرشتوں کے مجمع میں) اس کا ذکر کرتا ہوں۔

۲ = ایک حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔  
"کیا میں تمہیں وہ عمل نہ بتلاؤں؟ جو تمہارے اعمال میں سب سے بہتر ہے۔ اور تمہارے مالک (پروردگار) کے نزدیک سب سے زیادہ پاکیزہ ہے۔ اور تمہارے درجات کو سب سے زیادہ بلند کرنے والا ہے اور سونے چاندی کے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرنے سے بھی بہتر ہے اور اس سے بھی بہتر ہے کہ تم اپنے دشمن سے (میدان جہاد میں) مقابلہ کرو اگر پھر تم ان کی گردنیں کاٹو اور وہ تمہاری گردنیں کاٹیں؟ (صحابہ نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ ضرور بتلائیے۔ آپ نے ارشاد فرمایا (ادہ عمل) اللہ کا ذکر ہے۔"

۳ = ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی صدقہ (عمل خیر) اللہ کے ذکر سے افضل نہیں ہے۔

۴ = ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتلایا کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے (اس پر امور) ہیں کہ راستوں میں گھوم پھر کر اللہ کا ذکر کرنے والوں کو تلاش کرتے رہتے ہیں۔

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا \* عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ خَلْقٍ كُلِّهِمْ

بَلِّغِ الْعُلَى بِكَمَالِهِ۔ كَشَفِ الدُّجَى بِجَمَالِهِ۔ حَسَنَتْ جَمِيعُ خَصَالِهِ۔ صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ



پس جب وہ کسی جماعت کو اللہ جل شانہ کا ذکر کرتے ہوئے پاتے ہیں۔ تو آپس میں ایک دوسرے کو آواز دیتے ہیں کہ اول اپنے مقصود ذکر اللہ کی طرف آجاؤ۔ تو وہ سب فرشتے مل کر آسمان دنیا تک ان ذکر کرنے والوں کو اپنے بازوؤں کے سائے میں لے لیتے ہیں۔ آخر حدیث تک۔

۵ = ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس شخص کی مثال جو اپنے پروردگار کا ذکر کرتا ہے اور اس شخص کی جو اپنے پروردگار کا ذکر نہیں کرتا۔ زندہ اور مرنے کی مثال؟

۶ = ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بھی کوئی جماعت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے لئے بیٹھتی ہے تو فوراً رحمت کے فرشتے ان کو چاروں طرف سے اکھیرتے ہیں اور اللہ کی رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے۔ سکون و اطمینان ان پر برسرے لگتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ان فرشتوں سے ان ذکر کرنے والوں کا تذکرہ کرتے ہیں۔ جو اس کے پاس موجود رہتے ہیں۔

۷ = ایک حدیث میں آیا ہے کہ

ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسلام کے موجب اجر و ثواب احکام تو بہت ہو گئے آپ تو مجھے کوئی ایسی چیز بتا دیجئے جس کو میں مضبوط پا کر لوں (اور برابر کرتا رہوں) آپ نے فرمایا۔ تمہاری زبان برابر اللہ کے ذکر سے تروتازہ رہی جائے۔

۸ = ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ

ایک صحابی (معاذ بن جبل) کہتے ہیں کہ آخری بات جس پر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مجاہد ہوا ہوں وہ یہ ہے کہ میں نے آپ سے دریافت کیا کون سا عمل اللہ کو سب سے زیادہ پسند ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا۔ (وہ عمل یہ ہے) کہ تمہیں اس حالات میں موت آئے کہ تمہاری زبان اللہ کے ذکر سے تر ہو۔

۹ = ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ

بَلِّغِ الْعُلَى بِكَمَالِهِ۔ كَشَفَ الدُّجَى بِجَبَالِهِ۔ حَسَنَتْ جَمِيعُ خَصَالِهِ۔ صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ

ان ہی صحابی (معاذ) نے عرض کیا ہے یا رسول اللہ آپ مجھے (کچھ) وصیت کیجئے۔ آپ نے فرمایا اپنے مقدور بھرا اللہ کے تقویٰ (خوف و خشیت) کو اپنے اوپر لازم کر لو اور ہر حرج و شجر کے پاس (یعنی ہر جگہ) اللہ کا ذکر کیا کرو اور جو بھی کوئی برا کام کرنا مقصود اللہ تعالیٰ کے سامنے اس سے از سر نو توبہ کرو، پوشیدہ گناہ کی پوشیدہ توبہ، اور علانیہ گناہ کی علانیہ توبہ۔

۱۰ = ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی بھی آدمی نے کوئی عمل ایسا نہیں کیا جو اللہ کے ذکر سے زیادہ اس کو اللہ کے عذاب سے نجات دلانے والا ہو۔

۱۱ = اسی روایت میں آیا ہے کہ

”صحابہ نے عرض کیا۔ (یا رسول اللہ، اللہ کی راہ میں جہاد؟ آپ نے فرمایا۔ (ہاں) نہ اللہ کی راہ میں جہاد بجز اس شخص کے جو اپنی تلوار سے دشمنوں کی گردنیں اس قدر کاٹے کہ وہ ٹوٹ جلیں (آخری جلد) آپ نے تین مرتبہ فرمایا۔

۱۲ = ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ

اگر لک آدمی کی گود میں درہم (روپے بھرے) ہوں اور وہ ان کو برابر تقسیم کر رہا ہو اور دوسرا آدمی برابر اللہ کا ذکر کر رہا ہو تو اللہ کا ذکر کرنے والا اس درہم تقسیم کرنے والے سے افضل و اعلیٰ ہو گا۔

۱۳ = ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم بہشت کے سبزہ زاروں میں گذرا کرو تو سیر ہو کر چلنا اور اللہ کی نعمت خوب اچھی طرح حاصل کر لیا کرو (صحابہ نے عرض کیا۔ بہشت کے باغ کیا ہیں؟ ذکر کے حلقے (مجھے)

۱۴ = ایک اور حدیث قدسی میں ہے کہ

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے۔ آج تمام محشر کو معلوم ہو جائے گا کہ کرم (عزت و احترام) کے لائق کون لوگ ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا یا رسول اللہ یہ عزت اور احترام کے لائق کون لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا وہ مسجدوں میں ذکر کی

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ ذَاهِباً أَبَدًا ﴿۱﴾ عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرُ خَلْقِي كُلِّهِمْ



جلسیں منعقد کرنے والے (ذاکرین) ہیں۔

۱۵ = ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ

ہر آدمی کے دل میں دو کوٹھڑیاں ہوتی ہیں ایک میں فرشتہ (رہتا ہے) اور دوسری میں شیطان۔ پس جب وہ شخص اللہ کے ذکر میں مصروف ہو جاتا ہے تو شیطان پیچھے ہٹ جاتا ہے۔ اور جب اللہ کا ذکر نہیں کرتا تو شیطان اپنی چوٹی اس کے دل میں رکھ دیتا ہے (یعنی اس کے دل پر مسلط ہو جاتا ہے) اور (طرح طرح کے دوسرے ڈالتا رہتا ہے) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ۔

۱۶ = "جس شخص نے فجر کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کی اور پھر سورج نکلنے تک (وہیں) بیٹھا ہوا اللہ کا ذکر کرتا رہا۔ پھر دو رکعتیں (اشراق کی) پڑھیں (پھر مسجد سے واپس آیا تو اس کو ایک حج اور ایک عمرہ کا مانند اجر ملے گا۔ پورے حج و عمرہ کا پورے حج و عمرہ کا اسی روایت کے دوسرے الفاظ یہ ہیں۔ وہ ایک حج اور ایک عمرہ کا اجر ملے گا۔

۱۷ = ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ

(ذکر اللہ سے) غافل لوگوں (کے ماحول) میں اللہ کا ذکر کرنے والا اس مجاہد کی مانند ہے۔ جو (میدان جنگ سے) بھاگنے والوں کی جماعت میں ثابت قدم رہا۔

۱۸ = ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ

جو کوئی جماعت کسی بھی مجلس میں جمع ہوئی اور اللہ کا ذکر کئے بغیر وہاں سے منتشر ہو گئی تو یوں سمجھو کہ وہ ایک دروازہ کی نعش پر جمع ہوئے تھے۔ اور اسے کھا کر منتشر ہو گئے اور ان کی یہ مجلس قیامت کے دن ان کے لئے بڑی حسرت و افسوس کا موجب ہوگی۔

۱۹ = ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ

"جو شخص بھی کسی ماسۃ پر (کسی کام کے لئے) چلا اور اس (اشنا) میں اللہ کا ذکر نہیں کیا تو یہ (غفلت اس کے لئے حسرت و حرمان کا موجب ہوگی۔ اور جو شخص بھی

بَلِّغِ الْعُلَى بِكَمَالِهِ۔ كَشَفَ الدُّجَى بِجَمَالِهِ۔ حَسَنَتْ جَمِيعُ خِصَالِهِ۔ صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ

اپنے بستر پر لیٹا اور اس نے اللہ کا ذکر نہیں کیا تو یہ غفلت) اس کے لئے حسرت و حرمان کا موجب ہوگی۔

۲۰ = ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ

"ایک پہاڑ دوسرے پہاڑ کو اس کا نام لے کر آواز دیتا ہے۔ کہلے فلاں (پہاڑ) کیا تیرے پاس سے کوئی ایسا آدمی گزرا ہے۔ جس نے (گزرے وقت) اللہ کا ذکر کیا ہے تو جب وہ (جواب میں) کہتا ہے۔ "ہاں" تو وہ خوش ہوتا ہے (اور اس کو مبارکباد دیتا ہے۔ آخر حدیث تک۔

۲۱ = ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ

"اللہ کے نیک بندے ہیں جو اللہ کے ذکر کے لئے سورج، چاند، اور ستاروں اور سایوں کی دیکھ بھال رکھتے ہیں (اور ہر وقت اور موقع کے مناسب اللہ کا ذکر کرتے ہیں) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ

۲۲ = (قیامت کے دن) جنت والے کسی چیز پر افسوس نہ کریں گے۔ بجز اس ساعت کے جو ان پر گزر گئی۔ اور اس میں انہوں نے اللہ کا ذکر کرنے اور اس کا بھی اجر و ثواب پاتے

۲۳ = ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ

"تم اتنی کثرت سے اللہ کا ذکر کیا کرو کہ لوگ تم کو دیوار کہنے لگیں۔

۲۴ = ایک اور حدیث میں آیا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کو حکم فرمایا کرتے تھے۔ کہ وہ تکبیر (اللہ اکبر) تقدیس (سبحان الملك القدوس) اور تہلیل (لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ) کی تعداد کا خیال رکھا کریں۔ اور انہیں انگلیوں پر شمار کیا کریں، فرمایا اس لئے کہ قیامت کے دن ان انگلیوں سے دریافت کیا جائے گا۔ اور انہیں (قوت گویائی دے کر) بلوایا جائے گا۔ (اور وہ بتلائیں گی کہ کتنی تعداد میں تکبیر و تقدیس و تہلیل کی تھی۔

۲۵ = ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے خطاب کر کے فرمایا۔ تم تبیغ

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِبًا أَبَدًا ﴿۱﴾ عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ خَلْقٍ كُلِّهِمْ



(سبحان اللہ تقدیس سبحان الملک القدوس) اور تہلیل (لا الہ الا اللہ) کو اپنے اوپر لازم کرو اور کہیں ان سے غفلت نہ کرو کہ تم اللہ کی رحمت سے فراموش (محرور) کر دی جاؤ۔

۲۶ = ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سیدھے ہاتھ کی انگلیوں پر تسبیح پڑھتے ہوئے دیکھا۔

۲۷ = رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے صبح کی نماز کے بعد سے سورج نکلنے تک اللہ کا ذکر کرنے والے لوگوں کے ساتھ بیٹھنا اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں حضرت اسمعیل کی نسل کے چار غلاموں کو آزاد کروں اور اسی طرح میں ان لوگوں کے ساتھ بیٹھوں جو عصر کی نماز کے بعد سے سورج ڈوبنے تک اللہ کا ذکر کرتے رہتے ہیں۔ یہ مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں چار غلام (اولاد اسماعیل) کے آزاد کروں۔

۲۸ = ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ

(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تنہا سفر کرنے والے سبقت لے گئے۔ صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ تنہا سفر کرنے والے کون لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا: کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے والے مرد اور عورتیں۔

اسی روایت کے دوسرے الفاظ میں ہے۔ اللہ کے ذکر کے شیعہ اسی یہ اللہ کا ذکر ان کے دگنا ہوں گے، بوجھ بھگے کرتا رہتا ہے چنانچہ قیامت کے دن (اللہ کے دربار میں) ہلکے پھلکے ہو کر آئیں گے۔

۲۹ = ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتلایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کو پانچ باتوں کا حکم دیا کہ وہ خود بھی ان پر عمل کریں۔ اور بنی اسرائیل کو بھی حکم دیں۔ کہ وہ بھی ان پر عمل کریں۔ (راوی نے) پوری حدیث بیان کی۔ یہاں تک کہ حضرت یحییٰ نے کہا کہ میں تم کو حکم دیتا ہوں کہ تم کثرت سے اللہ کا ذکر کیا کرو اس لئے

بَلِّغُوا الْعُلَمَاءَ بِكَمَالِهِ۔ كَشَفَ الدُّلْجَى بِجَمَالِهِ۔ حَسَنَتْ جَمِيعُ خِصَالِهِ۔ صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ

کہ اس ذکر کرنے والے کی مثال اس شخص کی سی ہے جس کے تعاقب میں دشمن انتہائی تیز رفتاری کے ساتھ نکلا ہوا۔ اور وہ شخص بھاگتے بھاگتے ایک محفوظ قلعے تک پہنچ گیا ہو۔ اور اس میں پناہ گزیں ہو کر دشمن سے اپنی جان بچالی ہو۔ بالکل اسی طرح اللہ کا بندہ اپنے دشمن (شیطان) سے اللہ تعالیٰ کے ذکر کے سوا اور کسی چیز سے اپنے کو نہیں بچا سکتا۔

۳۰ = ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خدا کی قسم دنیا میں کچھ لوگ نہ ہو گداز بستروں پر لیٹ کر بھی (سوئے کے بجائے) اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرتے ہیں۔ انہیں اللہ تعالیٰ جنت کے اعلیٰ درجات میں داخل فرمائے گا۔

۳۱ = ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ بیشک وہ لوگ جن کی زبانیں ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تروتازہ رہتی ہیں۔ وہ ہستے ہوئے جنت میں جائیں گے۔

## ذِکْرُ اللّٰہِ

### اللہ کے ذکر کے آداب کا بیان

عُلَمَاءُ دُفُؤَانٌ وَحَدِيثٌ (نے فرمایا ہے کہ)

۱۔ ذکر جس جگہ ذکر کرے وہ جگہ (ان تمام چیزوں سے جو توجہ کو ہٹانے اور خیالات کو پراگندہ کرنے والی ہوں) خالی اور پاک و صاف ہونی چاہیے۔

۲۔ اور ذکر کرنے والا (دُعا کے آداب میں) مذکورہ بالا صفات (مثلاً اخلاص، خشوع و خضوع، ظاہری و باطنی طہارت و نظافت وغیرہ) سے موصوف ہونا چاہیے (اس لئے کہ ذکر کو اللہ سب سے افضل عبادت ہے اس لئے اس میں دُعا سے بدرجہا زیادہ تعظیم و احترام اور احتیاط و اہتمام کی ضرورت ہے)۔

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ﴿۱﴾ عَلٰی حَبِيْبِكَ خَيْرِ خَلْقٍ كُلِّهِمْ



- ۳۔ اور ذکر کا منہ اور زبان بالکل پاک و صاف ہونی چاہیے۔ اگر کسی چیز کی بونہ میں ہو تو مسواک کر کے اس کو ضرور دُور کر لینا چاہیے۔
- ۴۔ اگر کسی جگہ بیٹھ کر ذکر کر رہا ہو تو رُخ قبلہ کی طرف ہونا چاہیے۔
- ۵۔ اور عاجزی و انکساری، سکون و اطمینان، وقار و اہتمام اور دل کی پوری توجہ کے ساتھ ذکر کے لئے بیٹھے۔
- ۶۔ اور جو بھی ذکر کرے اس کے معنی و مفہوم کو اچھی طرح سمجھے اور ان میں غور و فکر کرے۔
- ۷۔ اور اگر کسی ذکر کے معنی نہ جانتا ہو تو کسی عالم سے دریافت کرے اور سمجھے۔
- ۸۔ اور تعداد زیادہ کرنے کے خیال سے جلد بازی نہ کرے۔ اسی لئے علمائے کلمہ طیبہ کے ذکر میں لا الہ الا اللہ میں لا کے مد کو خوب اچھی طرح کھینچنے اور لا اللہ پر زور دینے کو مستحب فرمایا ہے۔

- ۹۔ اور جو بھی ذکر شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ثابت ہے خواہ واجب ہو خواہ مستحب، جب تک اس کو زبان سے اس طرح ادا نہ کرے کہ خود سن لے اس وقت تک اس کا کچھ اعتبار نہیں (یعنی دل ہی دل میں سوچنا ذکر نہیں کہلاتا)
- ۱۰۔ اور سب سے زیادہ فضیلت والا ذکر قرآن عظیم ہے بحران افکار کے جو شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام سے خصوصیت کے ساتھ ثابت ہیں۔ (کہ اس جگہ وہی ذکر کرنا چاہیے جو آپ نے بتلایا ہے مثلاً رکوع میں آپ نے سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ بتلایا ہے، اور سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ لَبْدَا رکوع اور سجدہ میں یہی پڑھنا چاہیے۔ قرآن نہیں پڑھنا چاہیے اسی لئے آپ نے رکوع اور سجدہ میں قرآن پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔
- ۱۱۔ اور ذکر اللہ کی فضیلت تہلیل (لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ) تبسیع (سُبْحَانَ اللَّهِ) تکبیر (اللَّهُ أَكْبَرُ) میں مختصر نہیں ہے بلکہ کسی بھی عمل (قول یا فعل) میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے والا، اللہ کا ذکر کرنے والا ہے (اور وہ عمل ذکر ہے)

۱۲۔ اور جب بندہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول مختلف اذکار مختلف حالات اور مختلف اوقات میں رات دن صبح و شام پابندی کے ساتھ پڑھتا رہے گا تو اللہ تعالیٰ کے

بَلَّغَ الْعُلَىٰ بِحَمْدِهِ - كَشَفَ الدُّجَىٰ بِحَمْدِهِ - حَسَنَتْ جَمِيعُ خِصَالِهِ - صَلَّوْا عَلَيْهِ وَآلِهِ

ہاں کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے والے مردوں اور عورتوں میں شامل ہو جائے گا۔ (جن کا ذکر قرآن عظیم میں آیا ہے)

۱۳۔ اور جس شخص کا کوئی وظیفہ رات یا دن کے کسی حصہ میں یا کسی نماز کے بعد یا ان کے علاوہ اور کسی بھی وقت اور حالت میں مقرر ہو (اور وہ پابندی کے ساتھ اس کو پڑھا کرتا ہو) اگر کسی دن وہ چھوٹ جائے تو اس کا تدارک (قضا) ضرور کر لینا چاہیے اور جس وقت بھی ممکن ہو اس کو پڑھ لینا اور کر لینا چاہیے اور اسے اس دن بالکل ہی نہ چھوڑ دینا چاہیے تاکہ وہ پابندی کی عادت برقرار رہے۔ اس کی قضا میں سستی ہرگز نہ برتنی چاہیے (کہ سخت مضر ہے۔)

بَلَّغَ الْعُلَىٰ بِحَمْدِهِ  
كَشَفَ الدُّجَىٰ بِحَمْدِهِ  
حَسَنَتْ جَمِيعُ خِصَالِهِ  
صَلَّوْا عَلَيْهِ وَآلِهِ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

فرمان باری تعالیٰ

رُودِ سَلَامِ پڑھنے سے اللہ تعالیٰ کے عَم کی تعمیل ہوتی ہے

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

○

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ اٰلِهِ

وَعَلَىٰ اٰلِهِ وَسَلَّمَ

افصل الصلوة

○

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ يُحْيِي وَيُمِيتُ  
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ اٰلِهِ وَسَلَّمَ  
سَلَامًا كَثِيرًا وَسَلَامًا مُبَارَكًا وَسَلَامًا مُبَارَكًا وَسَلَامًا مُبَارَكًا

بَلَّغَ الْعُلَى بِكَمَالِهِ - كَشَفَ الدُّجَى بِجَمَالِهِ - حَسَنَتْ جَمِيعُ خِصَالِهِ - صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ

سونے اور جاگنے کی دعائیں اور اذکار

○

○ "حضرت حذیفہ ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ رات کے وقت جب خواب گاہ میں تشریف لے جاتے تو اپنا ہاتھ رخسار مبارک کے نیچے رکھ لیتے پھر فرماتے: ﴿اللَّهُمَّ، بِاسْمِكَ أُمُوتُ وَأُحْيَا﴾ (اے اللہ! میں تیرے نام کے ساتھ سوتا اور جاگتا ہوں۔) اور جب بیدار ہوتے تو فرماتے: ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ﴾ (اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ جس نے ہمیں مرنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف لوٹنا ہے۔)"

((اس حدیث کو امام بخاری، ترمذی، ابو داؤد، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔))

○ "حضرت حذیفہ ؓ نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب بستر پر تشریف لے جاتے تو فرماتے: ﴿اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَحْيَا وَأُمُوتُ﴾ "اے اللہ! میں تیرے نام کے ساتھ جیتا اور مرتا (سوتا اور جاگتا) ہوں۔" اور جب بیدار ہوتے تو فرماتے: ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ﴾ "سب تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں مر جانے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف (روز قیامت) جمع ہونا ہے۔"

((اس حدیث کو امام بخاری، احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔))

○ "حضرت براء بن عازب ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم سونے لگو تو نماز جیسا وضو کر لیا کرو۔ پھر داہنی کروٹ لیٹ جاؤ پھر یوں کہو: ﴿اللَّهُمَّ، أَسْلَمْتُ وَجْهِيَ إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَالْجَنَاتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مُنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، اللَّهُمَّ، أَمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ، وَبَنِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ﴾ (اے اللہ! میں نے اپنا چہرہ تیری طرف موڑ دیا)

بَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِبًا أَبَدًا \* عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ خَلْقٍ كُلِّهِمْ



دیا اور اپنا معاملہ تیرے سپرد کر دیا اور تجھ سے رغبت اور خوف رکھتے ہوئے اپنی پیٹھ جھکا دی۔ تیرے سوا کوئی جائے پناہ اور نجات کی جگہ نہیں۔ اے اللہ! میں تیری کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل کی اور تیرے نبی پر ایمان لایا جسے تو نے بھیجا۔ اور اگر تم اس رات میں مر گئے تو تم فطرت پر ہو گے اور ان کلمات کو اپنا آخری کلام بناؤ۔“

(( یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ ))

○ ”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، آپ فرماتی ہیں کہ رات کو جب بھی حضور نبی اکرم ﷺ اپنے بستر پر آرام فرما ہوتے تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کو اکٹھا کر کے ان پر سورۃ اخلاص، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھ کر دم فرماتے، پھر آپ ﷺ اپنے ہاتھوں اپنے جسد اقدس پر جہاں تک ممکن ہوتا پھیرتے تھے اور ہاتھ پھیرنے کی ابتداء اپنے سر مبارک، چہرے اور سامنے سے کرتے تھے۔ یہ عمل آپ ﷺ تین مرتبہ دہراتے۔“

(( اس حدیث کو امام بخاری، ترمذی، ابو داؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ ))

○ ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے بستر پر جانے لگے تو اپنے کسی کپڑے کے سرے سے اس (بستر) کو تین دفعہ جھاڑے اور کہے: ﴿بِاسْمِكَ رَبِّ وَضَعْتَ جَنْبِي وَبِكَ أَرْفَعُهُ إِنْ أُنْسَكَ نَفْسِي فَأَغْفِرْ لَهَا وَإِنْ أُرْسَلَتْهَا فَاخْضُطَّهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ﴾ (اے رب! میں تیرے نام کے ساتھ اس پر اپنی کروٹ رکھتا ہوں اور تیرے نام سے اٹھاؤں گا۔ اگر تو میری روح کو (اپنے پاس) روک لے تو اُس کی مغفرت فرما دینا اور اگر اسے (واپس اس دنیا میں) بھیج دے تو اس کی حفاظت کرنا جیسے تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت فرماتا ہے۔“

(( یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ ))

○ اور امام ترمذی نے یہ اضافہ بیان کیا: ”اور جب نیند سے بیدار ہو تو یوں کہے: ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَافَانِي فِي جَسَدِي وَرَدَّ عَلَيَّ رُوحِي وَأَذِنَ لِي بِذِكْرِهِ﴾ (اس بَلَمَ الْعُلَى بِكَمَالِهِ كَشَفَ الدُّجَى بِجَمَالِهِ حَسَنَتْ جَمِيعُ خَصَالِهِ صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ

اللہ تعالیٰ کے لیے سب تعریفیں ہیں جس نے میرے جسم میں مجھے عافیت دی، میری روح میری طرف لوٹائی اور مجھے اپنے ذکر کی اجازت و توفیق دی۔“

○ ”حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے ہاتھوں میں چکی پیسنے کے باعث چھالے پڑ گئے تھے چنانچہ وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں خادم مانگنے کے لیے حاضر ہوئیں لیکن آپ ﷺ کو موجود نہ پایا۔ لہذا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس امر کا تذکرہ کیا۔ جب حضور ﷺ واپس تشریف لائے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کو خبر دی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ پھر آپ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم اپنے بستروں پر لیٹ چکے تھے، میں کھڑا ہونے لگا تو فرمایا: اپنی جگہ پہ رہو۔ پھر آپ ﷺ ہمارے درمیان بیٹھ گئے یہاں تک کہ میں نے آپ ﷺ کے قدموں کی ٹھنڈک اپنے سینے میں محسوس کی، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جو تمہارے لیے خادم سے بہتر ہو جب تم اپنے بستروں پر لیٹنے لگو یا اپنی خواب گاہ سنبھالو تو تینتیس مرتبہ اللہ اکبر، تینتیس مرتبہ سُبْحَانَ اللہ کہو اور تینتیس مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہہ لیا کرو، یہ تمہارے لیے خادم سے بہتر ہے۔ امام ابن سیرین نے بیان کیا: سُبْحَانَ اللہ کہنا چونتیس مرتبہ فرمایا۔“

(( یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ ))

○ علامہ ابن القیم الوابل الصیب میں بیان کرتے ہیں کہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے فرمایا: ”ہمیں یہ چیز پہنچی ہے جو شخص ان کلمات کا مستقل ورد کرتا ہے تو وہ جس کام وغیرہ سے بھی دو چار ہوتا ہے اس میں اسے کوئی مشکل پیش نہیں آتی۔“

○ ”اُمّ المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب سونے کا ارادہ فرماتے تو اپنا دایاں ہاتھ اپنے رخسار مبارک کے نیچے رکھتے اور تین مرتبہ یہ فرماتے: ﴿اللَّهُمَّ قِنِي غَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعُثُ عِبَادَكَ﴾ (اے اللہ! مجھے اس روز عذاب سے بچانا جب تو اپنے بندوں کو (دوبارہ زندہ کر کے) اٹھائے گا۔“

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ﴿ عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ خَلْقِي كُلِّهِمْ



(اس حدیث کو امام ابو داود، ترمذی، نسائی، احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔)

○ ”حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب اپنے بستر مبارک پر تشریف لے جاتے تو یہ دعا فرماتے: ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَّنَا وَآوَانَا فَكُم مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهُ وَلَا مُؤَيِّدٍ﴾ (اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور ہمیں (ہر مشکل میں) کافی ہوا اور ہمیں ٹھکانا عطا کیا کیونکہ کتنے ہی ایسے لوگ ہیں جنہیں نہ کوئی کفایت کرنے والا ہے نہ ٹھکانے دینے والا)۔“

(اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی، ابو داود، نسائی اور بخاری نے ’الادب المفرد‘ میں روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔)

○ ”حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص رات کو (ڈر کر) اُٹھے تو یوں کہے: ﴿لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ﴾ (اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اُسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لیے سب تعریفیں ہیں، وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے، سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں اور اللہ پاک ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور اللہ بہت بڑا ہے اور (نیکی کرنے کی) طاقت اور (گناہ سے بچنے کی) قوت اللہ ہی کی توفیق سے ہے۔) پھر کہے: (اے اللہ! مجھے بخش دے)۔ یا دعا کرے تو (اس کی دعا) قبول کی جائے گی اور اگر وضو کرے اور نماز ادا کرے تو اس کی نماز قبول کی جائے گی۔“

(اس حدیث کو امام بخاری، ترمذی، ابو داود اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔)

○ ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے صدقہ فطر

بَلَّغِ الْعُلَى بِكَمَالِهِ - كَشَفِ الدُّجَى بِجَمَالِهِ - حَسَنْتَ جَمِيعَ خَصَالِهِ - صَلَّوْا عَلَيْهِ وَآلِهِ

کی حفاظت پر متعین فرمایا۔ پس (ایک رات) کوئی (چور) آیا اور کھانے کی چیزوں میں سے لپ بھر کر لے جانے لگا۔ تو میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ میں تجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کروں گا۔ پھر (طویل) حدیث بیان کی آخر کار چور نے کہا کہ جب تم بستر پر جانے لگو تو آیت الکرسی پڑھ لیا کرو تو اللہ تعالیٰ ہر وقت تمہاری حفاظت فرماتا رہے گا اور صبح تک شیطان تمہارے نزدیک نہیں آئے گا۔ (یہ سن کر) حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس نے بات سچی کہی ہے حالانکہ وہ خود جھوٹا ہے۔ وہ (چور) شیطان تھا۔“

(اس حدیث کو امام بخاری، ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔)

○ ”حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے سورۃ البقرہ کی آخری دو آیتیں رات کے وقت پڑھیں تو وہ اسے (صبح تک ہر پریشانی سے) کفایت کریں گی۔ (یہ حدیث متفق علیہ ہے۔)

○ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں کسی شخص کو اس وقت تک عقلمند نہیں سمجھتا جب تک کہ وہ رات سونے سے پہلے سورۃ بقرہ کی ان آخری آیات کی تلاوت نہ کر لے۔ (اس حدیث کو امام دارمی نے روایت کیا ہے۔)

○ ”حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص بستر پر جاتے وقت تین مرتبہ یہ کلمات کہے: ﴿أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الْعَظِيمَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْخَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ﴾ (میں اللہ تعالیٰ سے بخشش چاہتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ زندہ قائم رکھنے والا ہے میں اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں)۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے سارے گناہ بخش دیتا ہے اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ، درختوں کے پتوں، باہم ملی جلی ریت (کے ذرات) اور دنیا کے دنوں کے برابر ہوں۔“

(اس حدیث کو امام ترمذی، احمد اور ابویعلیٰ نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے

فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔)

بَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ❀ عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ خَلْقِي كُلِّهِمْ



○ ”حضرت ابو امامہ باہلی ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص با وضو ہو کر اپنے بستر پر لیٹے اور نیند آنے تک ذکر الہی میں مشغول رہے وہ رات کی جس گھڑی میں اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی بھلائی مانگے اللہ تعالیٰ عطا فرمائے گا۔“  
(اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی، ابن ابی شیبہ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔  
امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے، اور امام منذری نے بھی اسے حسن کہا ہے۔)

○ ”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب رات کو بیدار ہوتے تو فرماتے: ﴿لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ، اللَّهُمَّ اسْتَغْفِرُكَ لِدُنْيِي وَأَسْأَلُكَ رَحْمَتَكَ، اللَّهُمَّ زِدْنِي عِلْمًا وَلَا تَزِغْ قَلْبِي بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنِي وَهَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ﴾ (اے اللہ! تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ تو پاک ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے اپنی لغزشوں کی معافی چاہتا ہوں اور تجھ سے تیری رحمت کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! میرے علم میں اضافہ فرما اور ہدایت دینے کے بعد میرے دل کو ٹیڑھا نہ فرما اور مجھے اپنے پاس سے رحمت عنایت فرما، بے شک تو بہت ہی عطا فرمانے والا ہے۔“

(اس حدیث کو امام ابو داؤد، نسائی اور ابن ابی دنیا نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔)

○ ”حضرت بریدہ ؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید مخزومی ؓ نے بارگاہ نبوی ﷺ میں بے خوابی (و بے چینی) کی شکایت کرتے ہوئے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں رات کو سو نہیں سکتا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم اپنے بستر پر جاؤ تو یہ کلمات پڑھو: ﴿اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَمَا أَظْلَلْتُ، وَرَبَّ الْأَرْضِينَ وَمَا أَقْلَلْتُ، وَرَبَّ الشَّيَاطِينِ وَمَا أَضَلْتُ، كُنْ لِي جَارًا مِنْ شَرِّ خَلْقِكَ كُلِّهِمْ جَمِيعًا أَنْ يَغْرُطَ عَلَيَّ أَحَدٌ مِنْهُمْ أَوْ أَنْ يَبْغِيَ عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ لَا بَلَاءَ لِعَلَى بِكَمَالِهِ، كَشَفَ الدُّجَى بِجَمَالِهِ، حَسَنَتْ جَمِيعُ خِصَالِهِ، صَلَّوْا عَلَيْهِ وَآلِهِ

إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ﴾ (اے اللہ! سات آسمانوں اور جن پر وہ آسمان سایہ نگیں ہیں ان کے رب، ساتوں زمینوں اور جو کچھ انہوں نے (بو جھ) اٹھایا ہوا ہے ان کے رب، شیطان اور جن کو انہوں نے گمراہ کیا، کے رب! اپنی تمام مخلوق کے شر سے کہ ان میں سے کوئی مجھ پر زیادتی یا ظلم کرے مجھے نجات عطا فرما۔ تیری پناہ میں آیا ہوا غالب ہے اور تیری تعریف عظیم ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔“

(اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ابی شیبہ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ اور امام منذری نے فرمایا: اس کی سند جید ہے، اور امام بیہقی نے بھی فرمایا: اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔)

○ ”حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نیند کی حالت میں (خواب یا کسی اور وجہ سے) ڈر جائے تو یہ کلمات پڑھے: ﴿أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمْزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَحْضُرُونَ﴾ (میں اللہ تعالیٰ کے مکمل و تمام کلمات کے ذریعہ اس کے غضب و عذاب، بندوں کے شر، شیطانی دوسوں اور ان کے آ موجود ہونے سے پناہ چاہتا ہوں۔) تو وہ خواب (کوئی اور شے) اس شخص کو کوئی نقصان نہیں پہنچائے گی۔ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ اپنی بالغ اولاد کو یہ کلمات سکھاتے اور نابالغ بچوں کے لئے کاغذ پر لکھ کر ان کے گلے میں ڈال دیتے تھے۔“

(اس حدیث کو امام ترمذی، ابو داؤد، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔)

○ ”حضرت ابو امامہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت خالد بن ولید ؓ نے حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت بیان کرتے ہوئے ان خوفناک چیزوں کے بارے میں بتایا جنہیں وہ رات کے وقت دیکھتے (ڈر جاتے) اور جو ان کی تہجد کی نماز کے درمیان میں حائل ہو جاتیں۔ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے خالد بن ولید! میں تجھے ایسے کلمات سکھاتا ہوں جنہیں تم رات کو تین مرتبہ پڑھا کرو یہاں تک کہ تمہاری وہ کیفیت

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ خَلْقِكَ كُلِّهِمْ



زائل ہو جائے۔ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیوں نہیں، میرے والدین آپ پر قربان ہوں اور میں نے بھی تو آپ سے علاج کی امید کرتے ہوئے اس چیز کی شکایت کی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ پڑھا کرو: ﴿أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ الثَّمَانَةِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمْزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَخْضَرُونَ﴾ (میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی اس کے غضب، اس کی سزا اور اس کے بندوں کے شر سے، اور شیاطین کے دوسووں سے اور یہ کہ وہ میرے پاس آئیں۔) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ چند ہی دن گزرے ہوں گے کہ حضرت خالد بن ولید تشریف لائے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے والدین آپ پر قربان ہوں، اور اس ذات کی قسم جس نے حق کے ساتھ آپ کو مبعوث فرمایا! آپ کے تعلیم کردہ وہ کلمات میں نے تین مرتبہ بھی پورے نہیں کئے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وہ کیفیت دور کر دی جس سے میں دو چار تھا، اب مجھے کوئی ڈر نہیں یہاں تک کہ رات کے وقت شیر کی پناہ گاہ میں داخل ہو جاؤں۔“

(اس حدیث کو امام مالک، احمد، ابن ابی شیبہ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔  
مذکورہ الفاظ طبرانی کے ہیں۔)

○ ”حضرت ابو قرقصہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنے بستر میں داخل ہونے کے بعد سورہ تبارک پڑھتا ہے اور پھر یوں کہتا ہے: ﴿اللَّهُمَّ، رَبِّ الْجَلِّ وَالْأَعْلَى، وَرَبِّ الْبَلَدِ الْحَرَامِ، وَرَبِّ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ، وَرَبِّ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ، وَبِحَقِّ كُلِّ آيَةٍ أَنْزَلْتَهَا فِي شَهْرِ رَمَضَانَ، بَلِّغْ رُوحَ مُحَمَّدٍ ﷺ مِنِّي تَحِيَّةً وَسَلَامًا﴾ (اے حلال و حرام کے رب! اے حرمت والے شہر کے رب! اے رکن اور مقام کے رب! اور مشعر الحرام کے رب! تو ہر اس آیت کے واسطے سے جسے تو نے شہر رمضان میں نازل فرمایا، حضرت محمد ﷺ کی روح مقدسہ کو میری طرف سے سلام بھیج۔) اور وہ اس طرح چار مرتبہ کہے تو اللہ تعالیٰ دو فرشتوں کو مقرر فرما دیتا ہے کہ وہ آپ ﷺ کی بارگاہ میں جا کر اسی طرح عرض

يَلْتَمِ الْعَلِيُّ بِكَمَالِهِ، كَشَفَ الدُّجَى بِجَمَالِهِ، حَسَنَتْ جَمِيعُ خَصَالِهِ، صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ

کریں تو آپ ﷺ بھی (اس کا جواب عنایت) فرماتے ہیں کہ فلاں بن فلاں کو میری طرف سے بھی سلام ہو اور (اے) اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکت عطا ہو۔“

(اے امام ابن حبان نے روایت کیا ہے۔)

## آلَايَاتُ الْقُرْآنِيَّةِ

۱. اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَّةٌ وَلَا نَوْمٌ لَهُ مَا فِي السَّمُوتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمُوتِ وَالْأَرْضَ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ○ (البقرة، ۲: ۲۵۵)

”اللہ، اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے (سارے عالم کو اپنی تدبیر سے) قائم رکھنے والا ہے، نہ اس کو ادگھ آتی ہے اور نہ نیند، جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اسی کا ہے، کون ایسا شخص ہے جو اس کے حضور اس کے اذن کے بغیر سفارش کر سکے، جو کچھ مخلوقات کے سامنے (ہو رہا ہے یا ہو چکا) ہے اور جو کچھ ان کے بعد (ہونے والا) ہے (وہ) سب جانتا ہے، اور وہ اس کی معلومات میں سے کسی چیز کا بھی احاطہ نہیں کر سکتے مگر جس قدر وہ چاہے، اس کی کرسی (سلطنت و قدرت) تمام آسمانوں اور زمین کو محیط ہے، اور اس پر ان دونوں (یعنی زمین و آسمان) کی حفاظت ہرگز دشوار نہیں، وہی سب سے بلند رتبہ بڑی عظمت والا ہے“ ○

۲. إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ

بَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِبًا أَبَدًا ﴿ عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ خَلْقٍ كُلِّهِمْ



لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۝ الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَمًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ ۖ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَذَا بَاطِلًا ۖ سُبْحَنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝

(آل عمران، ۱۹۰:۳، ۱۹۱)

”بے شک آسمانوں اور زمین کی تخلیق میں اور شب و روز کی گردش میں عقل سلیم والوں کے لیے (اللہ کی قدرت کی) نشانیاں ہیں ۝ یہ وہ لوگ ہیں جو (سراپا نیاز بن کر) کھڑے اور (سراپا ادب بن کر) بیٹھے اور (ہجر میں تڑپتے ہوئے) اپنی کروٹوں پر (بھی) اللہ کو یاد کرتے رہتے ہیں اور آسمانوں اور زمین کی تخلیق (میں) کارفرما اس کی عظمت اور حسن کے جلووں میں فکر کرتے رہتے ہیں (پھر اس کی معرفت سے لذت آشنا ہو کر پکار اٹھتے ہیں) اے ہمارے رب! تو نے یہ (سب کچھ) بے حکمت اور بے تدبیر نہیں بنایا، تو (سب) کوتاہیوں اور مجبوریوں سے پاک ہے پس ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے ۝“

۳. يُسَبِّحُونَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُونَ ۝ (الأنبياء، ۲۱:۲۰)

”وہ رات دن (اس کی) تسبیح کرتے رہتے ہیں اور معمولی سا وقفہ بھی نہیں کرتے ۝“

۴. وَادْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ۝ وَمِنَ اللَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهُ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيلًا ۝ (الإنسان، ۷۶:۲۵-۲۶)

”اور صبح و شام اپنے رب کے نام کا ذکر کیا کریں ۝ اور رات کی کچھ گھڑیاں اس کے حضور سجدہ ریزی کیا کریں اور رات کے (بقیہ) طویل حصہ میں اس کی تسبیح کیا کریں ۝“

۵. قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا

بَلَغَ الْعُلَىٰ بِكَمَالِهِ ۖ كَشَفَ الدُّجَىٰ بِجَمَالِهِ ۖ حَسَنَتْ جَمِيعُ خِصَالِهِ ۖ صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَقَب ۝ وَمِنْ شَرِّ النَّفْثِ فِي الْعُقَدِ ۝ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ۝

(الفلق، ۱۱۳:۱-۵)

”آپ عرض کیجئے کہ میں (ایک) دھاکے سے انتہائی تیزی کے ساتھ (کائنات کو) وجود میں لانے والے رب کی پناہ مانگتا ہوں ۝ ہر اس چیز کے شر (اور نقصان) سے جو اس نے پیدا فرمائی ہے ۝ اور (بالخصوص) اندھیری رات کے شر سے جب (اس کی) ظلمت چھا جائے ۝ اور گرہوں میں پھونک مارنے والی جادو گرہیوں (اور جادو گروں) کے شر سے ۝ اور ہر حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے ۝“

۶. قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ مَلِكِ النَّاسِ ۝ إِلَهِ النَّاسِ ۝ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۝ الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ ۝ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝ (الناس، ۱۱۴:۱-۶)

”آپ عرض کیجئے کہ میں (سب) انسانوں کے رب کی پناہ مانگتا ہوں ۝ جو (سب) لوگوں کا بادشاہ ہے ۝ جو (ساری) نسل انسانی کا معبود ہے ۝ دوسرے انداز (شیطان) کے شر سے جو (اللہ کے ذکر کے اثر سے) پیچھے ہٹ کر چھپ جانے والا ہے ۝ جو لوگوں کے دلوں میں دوسرے ڈالتا ہے ۝ خواہ وہ (دوسرے انداز شیطان) جنات میں سے ہو یا انسانوں میں سے ۝“



اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ مُحَمَّدٍ بَعْدَ كُلِّ ذَرَّةٍ مِّائَةِ أَلْفِ مَرَّةٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا \* عَلَىٰ حَبِيبِكَ خَيْرِ خَلْقٍ كُلِّهِمْ



﴿بیت الخلاء میں داخل ہونے اور باہر نکلنے کی دعائیں﴾

○

○ ”حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے (اور ایک روایت کے مطابق: جب داخل ہونے کا ارادہ فرماتے) تو فرماتے: ﴿اللَّهُمَّ، إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ﴾ (اے اللہ! میں ناپاکوں اور ناپاکوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں)۔“

(یہ حدیث متفق علیہ ہے۔)

○ ”حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بنی آدم میں سے کسی کا بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت ﴿بِسْمِ اللَّهِ﴾ پڑھنا ان کی شرمگاہوں اور جنات کی نگاہوں کے درمیان پردہ بن جاتا ہے۔“

(اسے امام ترمذی، ابن ماجہ، بزار اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔)

○ ”حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ شیاطین (ناپاک جگہوں پر) حاضر ہوتے رہتے ہیں لہذا جب تم میں سے کوئی بیت الخلاء میں جائے تو کہے: ﴿أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ﴾ (میں اللہ تعالیٰ کی پناہ لیتا ہوں ناپاک اور ناپاک (شیطانوں) سے)۔“

(اس حدیث کو امام ابو داؤد، ابن ماجہ، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس کی اسناد صحیح حدیث کی شرائط پر ہے۔)

○ ”حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی بیت الخلاء میں داخل ہو تو یہ دعا پڑھے بغیر نہ رہے: ﴿اللَّهُمَّ،

بَلِّغْ الْعُلَى بِكَمَالِهِ - كَشَفْ الدُّجَى بِجَمَالِهِ - حَسَنْتَ بِمِيعَةٍ خَصَالِهِ - صَلِّوْا عَلَيْهِ وَآلِهِ

إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الرَّجْسِ النَّجِسِ الْخَبِيثِ الْمُخْبِثِ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ﴾ (اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں سراپا گندگی، خبیث اور خباست پھیلانے والے شیطان مردود سے)۔ (اس حدیث کو امام ابن ماجہ، ابن ابی شیبہ، حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔)

○ ”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب بیت الخلاء سے باہر تشریف لاتے تو یہ دعا فرماتے: ﴿غُفْرَانَكَ﴾ (اے اللہ! میں تیری بخشش چاہتا ہوں)۔“

(اس حدیث کو امام ترمذی، ابو داؤد، نسائی ابن ماجہ اور داری نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے اور امام حاکم نے بھی فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔)

○ ”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب بیت الخلاء سے باہر تشریف لاتے تو فرماتے: ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنِّي الْأَذَى وَعَافَانِي﴾ (اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ جس نے مجھ سے تکلیف دور کر دی اور مجھے عافیت بخشی)۔“

(اس حدیث کو امام ابن ماجہ، ابن ابی شیبہ، طبرانی اور ابن فضیل نے روایت کیا ہے۔)

## الآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

۱. وَقُلْ رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيْطَانِ ۝ وَأَعُوذُ بِكَ رَبِّ أَنْ يَحْضُرُونِ ۝ (المؤمنون، ۲۳: ۹۷-۹۸)

”اور آپ (دعا) فرمائیے: اے میرے رب! میں شیطانوں کے دوسوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں ۝ اور اے میرے رب! میں اس بات سے (بھی) تیری پناہ مانگتا ہوں کہ وہ میرے پاس آئیں ۝“

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ۝ عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ خَلْقٍ كُلِّهِمْ



۲۔ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ (الفلق، ۱: ۱۱۳-۳)

”آپ عرض کیجئے کہ میں (ایک) دھماکے سے انتہائی تیزی کے ساتھ (کائنات کو) وجود میں لانے والے رب کی پناہ مانگتا ہوں ۝ ہر اس چیز کے شر (اور نقصان) سے جو اس نے پیدا فرمائی ہے“

الصلوة والسلام عليك يا سيدي يا رسول الله

وَرُوْتُ خَصِيْنَا



اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا  
مُحَمَّدٍ صَلَوةً تُنَجِّنَا بِهَا مِنْ جَمِيعِ الْأَهْوَالِ  
وَالْأَفَاتِ وَتَقْضِي لَنَا بِهَا جَمِيعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَهِّرَنَا  
بِهَا مِنْ جَمِيعِ السَّيِّئَاتِ وَتَرْفَعَنَا بِهَا عِنْدَكَ أَعْلَى  
الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغَنَا بِهَا أَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيعِ  
الْخَيْرَاتِ فِي الْحَيَاتِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ إِنَّكَ عَلَى  
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

بَلِّغْ الْعُلَى بِكَمَالِهِ، كَشَفِ الدُّجَى بِجَمَالِهِ، حَسَنْتَ جَمِيعَهُ خَصَالِهِ، صَلَّوْا عَلَيْهِ وَآلِهِ

صبح و شام کے اذکار کا بیان ﴿

○

○ ”حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے کہ سید الاستغفار یہ ہے کہ تم یہ پڑھو: ﴿اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوءُ لَكَ بِذُنُوبِي فَاعْفُرْ لِي، فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ﴾ (اے اللہ! تو میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں اور جو تجھ سے عہد و وعدہ کیا اس پر اپنی بساط بھر قائم ہوں۔ اپنے اعمال کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ جن نعمتوں سے تو نے مجھے نوازا ان کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہ کا بھی اقرار کرتا ہوں سو تو مجھے بخش دے کیونکہ تیرے سوا گناہوں کو کوئی معاف نہیں کر سکتا۔) آپ ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی یقین کے ساتھ دن میں یہ پڑھے اور پھر شام ہونے سے پہلے مر جائے تو وہ جنتی ہے اور جو یقین کے ساتھ رات کو یہ کلمات پڑھے اور صبح ہونے سے پہلے فوت ہو جائے تو وہ جنتی ہے۔“

(اس حدیث کو امام بخاری، ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔)

○ ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! گزشتہ رات مجھے بچھو نے کاٹ لیا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم شام کے وقت یہ پڑھ لیتے: ﴿أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ﴾ (میں ہر مخلوق کے شر سے اللہ تعالیٰ کے کلمات تامہ کی پناہ میں آتا ہوں) تو تمہیں یہ بچھو تکلیف نہ دے پاتا۔“

(اس حدیث کو امام مسلم، ابو داؤد نے اسی طرح، نسائی، مالک اور احمد نے روایت کیا ہے۔)

﴿

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ﴿ عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ خَلْقِي كُلِّهِمْ



○ ”حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب دو محافظ (فرشتے) اللہ تعالیٰ کے پاس رات یا دن (میں لوگوں) کے جو اعمال (کتاب میں لکھ کر) محفوظ کئے ہوتے ہیں پہنچاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے کہ صحیفے کے شروع اور آخر میں (یعنی دن کے آغاز اور اختتام کے وقت) نیکی (درج) ہے تو وہ اپنے فرشتوں سے کہتا ہے: میں تمہیں گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے اپنے بندے کے وہ گناہ معاف کر دیئے جو اس صحیفے کے دو کناروں کے درمیان میں ہیں۔“

(اس حدیث کو امام ترمذی اور ابویعلیٰ نے روایت کیا ہے۔)

○ ”حضرت ابان بن عثمان نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص روزانہ صبح و شام تین تین مرتبہ یہ کلمات کہے اسے کوئی چیز ضرر نہیں دے گی: ﴿بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ﴾ (اس اللہ کے نام کے ساتھ جس کے نام کی برکت سے زمین و آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں دے سکتی اور وہ خوب سننے والا اور اچھی طرح جاننے والا ہے۔) حضرت ابان کے جسم کی ایک طرف فالج زدہ تھی تو ایک شخص ان کی طرف دیکھنے لگا تو انہوں نے فرمایا: کیا دیکھتے ہو؟ حدیث اسی طرح ہے جس طرح میں نے تم سے بیان کی لیکن میں نے اس دن یہ دعا نہیں پڑھی تھی کیونکہ اللہ تعالیٰ مجھ پر اپنی تقدیر پوری کر چکی تھی۔“

(اسے امام ترمذی، ابو داؤد، ابن ماجہ اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے

فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔)

○ ”حضرت ابوسلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حصص کی مسجد میں تھے کہ ایک آدمی ان کے پاس سے گزرا تو لوگوں نے کہا: یہ حضور نبی اکرم ﷺ کے خادم ہیں۔ وہ ان کی طرف کھڑے ہوئے اور عرض کیا: مجھے ایسی حدیث سنائیے جو آپ نے رسول اللہ ﷺ

بَلَّغَ الْعُلَى بِكَمَالِهِ۔ كَشَفَ الدُّجَى بِجَبَالِهِ۔ حَسَنَتْ جَمِيعُ خَصَالِهِ۔ صَلَّوْا عَلَيْهِ وَآلِهِ

سے خود سنی ہو اور جس میں حضور نبی اکرم ﷺ اور آپ کے درمیان کسی کا واسطہ نہ ہو۔ انہوں نے فرمایا: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے صبح کے وقت اور شام کے وقت یہ کہا: ﴿رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا﴾ (میں اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد مصطفیٰ ﷺ کے رسول (برحق) ہونے پر راضی ہوں۔) تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر ہے کہ اُسے راضی کر دے۔“

(اس حدیث کو امام ترمذی، ابو داؤد نے مذکورہ الفاظ میں، ابن ماجہ اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔)

○ ”حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص سو مرتبہ صبح اور سو مرتبہ شام کو ”سبحان اللہ“ پڑھے وہ سو حج کرنے والے کی مانند ہے۔ جو آدمی صبح و شام سو سو مرتبہ ”الحمد للہ“ پڑھے وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں سو مجاہدوں کو گھوڑوں پر سوار کیا (یعنی انہیں سواری دی) یا فرمایا: وہ سو غزوات لڑنے والے غازی کی طرح ہے۔ جو شخص صبح و شام سو سو مرتبہ ”لا الہ الا اللہ“ پڑھے وہ اس آدمی کی طرح ہے جس نے حضرت اسماعیل (علیہ السلام) کی اولاد سے سوغلام آزاد کئے اور جس نے صبح و شام سو سو مرتبہ ”اللہ اکبر“ پڑھا تو اس دن اس سے اچھا عمل کسی نے نہیں کیا البتہ وہ شخص جو یہی کلمات اسی طرح پڑھے یا اس سے زائد بار پڑھے۔“

(اسے امام ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔)

○ ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ اپنے اصحاب کو تعلیم دیتے ہوئے فرماتے: جب تم میں سے کوئی صبح کرے تو یہ پڑھے: ﴿اللَّهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوتُ وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ﴾ (اے اللہ! تیرے فضل و کرم سے ہم نے صبح کی اور تیرے ہی فضل و کرم سے شام کی ہے اور تیری عنایت و مہربانی سے ہی ہم زندہ ہیں اور اسی پر اعتماد کرتے ہوئے دار دنیا سے دار آخرت

نَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ﴿ عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ خَلْقٍ كُلِّهِمْ



کی طرف رخت سفر باندھیں گے اور ہمیں تیری طرف ہی لوٹنا ہے۔) اور جب شام کرے تو پڑھے: ﴿اللَّهُمَّ بِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ نَعْيَا وَبِكَ نَمُوتُ وَإِلَيْكَ النُّشُورُ﴾ (اے اللہ! تیرے فضل و کرم سے ہم نے شام اور تیرے ہی فضل و کرم سے صبح کی ہے اور تیری عنایت و مہربانی سے ہی ہم زندہ ہیں اور تیری ہی طرف رخت سفر باندھیں گے اور ہم تیری ہی طرف جمع کیے جائیں گے)۔“

(اس حدیث کو امام ترمذی اور ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔)

○ ”حضرت معقل بن یسار ؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص صبح کے وقت یہ کلمات ﴿أَعُوذُ بِاللَّهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ﴾ اور سورہ حشر کی آخری تین آیات پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ستر ہزار فرشتے مقرر کر دیتا ہے جو شام تک اس کے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں اور اگر اسی دن مر جائے تو شہید کی موت مرے گا اور جو شخص شام کے وقت اسے پڑھے اس کا بھی یہی مرتبہ ہے۔“

(اسے امام ترمذی، احمد اور دارمی نے روایت کیا ہے۔)

○ ”حضرت جابر ؓ بیان کرتے ہیں کہ جب کوئی شخص اپنے گھر میں داخل ہوتا ہے یا اپنے بستر پر (سونے کے لئے) لیٹتا ہے تو جلدی سے اس کی طرف فرشتہ اور شیطان لپکتے ہیں۔ پس فرشتہ کہتا ہے کہ تو (اپنے دن بھر کے اعمال کا) خیر کے ساتھ خاتمہ کر اور شیطان کہتا ہے کہ شر کے ساتھ خاتمہ کر۔ پھر اگر اس نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی اور اسے یاد کیا تو شیطان کو بھگا دیا اور فرشتہ رات بھر اس کی حفاظت کرتا رہتا ہے پھر جب وہ بیدار ہوتا ہے تو پھر جلدی سے فرشتہ اور شیطان اس کی طرف آتے ہیں، اور اسی طرح کا کلام دہراتے ہیں۔ پھر اگر وہ شخص اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے اور (یہ) کہتا ہے: ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي رَزَقَنَا نَفْسِي بَعْدَ مَوْتِهَا وَلَمْ يُمَيِّتْهَا فِي مَنَاجِبِهَا، الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي يُنْفِصُ السَّمَاءَ أَنْ تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِ إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَرُؤُوفٌ رَحِيمٌ﴾ (تمام تعریفیں بلکہ العلّٰی بکمالہ، کشف الدجی بجمالہ، حسنّت جمیعہ خصالہ، صلّوا علیہ وآلہ

اس رب کے لئے ہیں جس نے میرے نفس کو اس کی موت کے بعد واپس میری طرف لوٹایا، اور جسے اس نے اس کی نیند میں نہیں مارا، تمام تعریفیں اس رب کے لئے ہیں جس نے آسمانوں اور زمین کو زائل ہونے سے روکا ہوا ہے اور اگر وہ زائل ہو جائیں تو اس کے بعد انہیں کوئی نہ تقام سکے۔ بے شک وہ حلم والا اور بخشنے والا ہے، تمام تعریفیں اس رب کے لئے ہیں جس نے آسمان کو زمین پر اپنی اجازت کے بغیر گرنے سے روکا ہوا ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بہت زیادہ مہربان اور رحم فرمانے والا ہے۔) اگر (وہ یہ دعا مانگ کر) فوت ہوا تو شہید کی موت مرے گا، اور اگر اٹھ کر اس نے نماز ادا کی تو بڑے رتبے والی نماز ہوگی۔“

(اس حدیث کو امام بخاری نے ’الأدب المفرد‘، نسائی نے ’السنن الکبریٰ‘ میں اور ابن حبان اور ابو یعلیٰ نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث امام مسلم کی شرائط پر صحیح ہے، اور امام منذری نے فرمایا: اس کی سند صحیح ہے۔ اور امام بیہقی نے فرمایا: اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔)

○ ”حضرت ابو ہریرہ ؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب کوئی شخص دن کا آغاز اور اس کا اختتام بھی نیکی کے ساتھ کرے، تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے: (اس کے سارے گناہ) مٹا دو، میرے بندے کے (صبح و شام) کے درمیان والے گناہ بھی نہ لکھو۔“

(اسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام منذری اور بیہقی نے فرمایا: اسے امام طبرانی نے سند حسن اور ثقہ رجال کے ساتھ روایت کیا ہے۔)

○ ”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص صبح کے وقت یہ کہتا ہے: ﴿اللَّهُمَّ إِنِّي أَصْبَحْتُ مِنْكَ فِي نِعْمَةٍ وَعَافِيَةٍ وَسَبْرٍ، فَاتِمِّمْ نِعْمَتَكَ عَلَيَّ وَعَافِيَتَكَ وَسَبْرَكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ﴾ (اے اللہ! میں نے تیری طرف سے نعمت، عافیت اور پردہ پوشی میں صبح کی، سو تو مجھ پر دنیا کا ربّ صلّ و سلّم دالہا ابدًا ﴿﴾ عَلَيَّ حَبِيبِكَ خَيْرِ خَلْقٍ كُلِّهِمْ



و آخرت میں اپنی نعمت، عافیت اور پردہ پوشی پوری فرما۔) ایسا صبح و شام تین مرتبہ کہے تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر ہے کہ اُس کی حاجت کو پورا فرمائے۔“

(اس حدیث کو امام ابن السنی نے روایت کیا ہے۔)

۵ ”حضرت ابو کاهل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ابو کاهل! جو شخص بھی تین دفعہ دن کو اور تین دفعہ رات کو مجھ پر شوق اور محبت کے ساتھ درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس بندے کے اس رات اور دن کے گناہوں کو بخشنا خود پر واجب کر لیتا ہے۔“ (اسے امام طبرانی اور منذری نے روایت کیا ہے۔)

۶ ”حضرت ابو ذر داء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص صبح کے وقت اور شام کے وقت مجھ پر دس دفعہ درود بھیجے گا اُسے قیامت کے روز میری شفاعت نصیب ہوگی۔“

(امام منذری اور بیہقی کے مطابق اسے امام طبرانی نے دو اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے۔ ان میں سے ایک کی سند جید ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔)

## آيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

۱. وَادْكُرْ رَبَّكَ كَثِيرًا وَسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْإِبْكَارِ

(آل عمران، ۴۱: ۳)

”اور اپنے رب کو کثرت سے یاد کرو اور شام اور صبح اس کی تسبیح کرتے رہو۔“

۲. وَادْكُرْ رَبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَخِيفَةً وَدُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ وَلَا تَكُنْ مِنَ الْغَافِلِينَ

(الأعراف، ۲۰: ۷)

بَلِّغِ الْعُلَى بِكَمَالِهِ، كَشَفِ الدُّجَى بِجَمَالِهِ، حَسَنَتْ جَمِيعُ خِصَالِهِ، صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ

”اور اپنے رب کا اپنے دل میں ذکر کیا کرو عاجزی و زاری سے اور خوف و خشکی سے اور میانہ آواز سے پکار کر بھی، صبح و شام (ذکر حق جاری رکھو) اور غافلوں میں سے نہ ہو جاؤ۔“

۳. يُسَبِّحُونَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُونَ (الأنبياء، ۲۱: ۲۰)

”وہ رات دن (اس کی) تسبیح کرتے رہتے ہیں اور معمولی سا وقفہ بھی نہیں کرتے۔“

۴. فِي بُيُوتِ الَّذِينَ اللَّهُ أَنْ تَرْفَعَ وَيُذَكَّرَ فِيهَا اسْمُهُ لَا يَسْبَحُ لَهُ فِيهَا بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ (النور، ۲۴: ۳۶)

”(اللہ کا یہ نور) ایسے گھروں (مساجد اور مراکز) میں (میسر آتا ہے) جن (کی قدر و منزلت) کے بلند کیے جانے اور جن میں اللہ کے نام کا ذکر کیے جانے کا حکم اللہ نے دیا ہے (یہ وہ گھر ہیں کہ اللہ والے) ان میں صبح و شام اس کی تسبیح کرتے ہیں۔“

۵. فَسُبِّحْ اللَّهَ حِينَ تُمْسُونَ وَحِينَ تُصْبِحُونَ (الروم، ۳۰: ۱۷)

”پس تم اللہ کی تسبیح کیا کرو جب تم شام کرو (یعنی مغرب اور عشاء کے وقت) اور جب تم صبح کرو (یعنی فجر کے وقت)۔“

۶. يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا وَسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا (الأحزاب، ۴۱: ۳۳-۴۲)

”اے ایمان والو! تم اللہ کا کثرت سے ذکر کیا کرو اور صبح و شام اس کی تسبیح کیا کرو۔“

۷. فَاصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ خَلْقٍ كُلِّهِمْ



بِالْعَشِيِّ وَالْإِبْكَارِ ۝ (غافر، ۴۰: ۵۵)

”پس آپ صبر کیجئے، بے شک اللہ کا وعدہ حق ہے اور اپنی امت کے گناہوں کی بخشش طلب کیجئے اور صبح و شام اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کیا کیجئے“

۸. فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَطْعُ مِنْهُمْ اِثْمًا اَوْ كُفُورًا ۝ وَاذْكُرْ

اِسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّاَصِيلاً ۝ وَمِنَ اللَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهُ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيلاً ۝

(الدھر، ۷۶: ۲۴-۲۶)

”سو آپ اپنے رب کے حکم کی خاطر صبر (جاری) رکھیں اور ان میں سے کسی کاذب و گنہگار یا کافر و ناشکر گزار کی بات پر کان نہ دھریں ۝ اور صبح و شام اپنے رب کے نام کا ذکر کیا کریں ۝ اور رات کی کچھ گھنٹیاں اس کے حضور سجدہ ریزی کیا کریں اور رات کے (بقیہ) طویل حصہ میں اس کی تسبیح کیا کریں ۝“

رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا  
وَبِالْاِسْلَامِ دِينًا  
وَبِعُمَرَ مَوْلًى

بَلَّمَ الْعُلَى بِكَمَالِهِ - كَشَفَ الدُّجَى بِجَمَالِهِ - حَسَنَتْ جَمِيعُهُ خِصَالِهِ - صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ

﴿گھر میں داخل ہونے اور باہر نکلنے کی دعائیں﴾

○

۵. ”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ

نے فرمایا: جب کوئی شخص اپنے گھر میں جائے اور گھر میں داخل ہوتے وقت اور کھانا شروع کرتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام لے، تو شیطان (خود سے) کہتا ہے کہ یہاں نہ تمہارے ٹھہرنے کی کوئی جگہ ہے نہ ہی کھانے کی، اور جب کوئی شخص گھر جائے اور داخل ہوتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام نہ لے تو شیطان (خود سے) کہتا ہے کہ تم نے اپنا ٹھکانا پالیا، اور جب وہ کھانے کے وقت اللہ تعالیٰ کا نام نہ لے تو شیطان کہتا ہے تم نے ٹھکانا اور کھانا دونوں پالے ہیں۔“

(اس حدیث کو امام مسلم، ابو داؤد، ابن ماجہ، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔)

۶. ”حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے

فرمایا: جب کوئی آدمی اپنے گھر میں داخل ہونے لگے تو یوں کہے: ﴿اَللّٰهُمَّ، اِنِّیْ اَسْأَلُكَ خَيْرَ الْمَوَلِیِّ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللّٰهِ خَوَجْنَا وَعَلٰی اللّٰهِ رَبِّنَا نَوَكُلُنَا﴾ (اے اللہ! میں تجھ سے (گھر میں) بھلائی کے ساتھ داخل ہونے اور بھلائی کے ساتھ باہر نکلنے کا سوال کرتا ہوں۔ اللہ کے نام کے ساتھ ہم داخل ہوئے اور اللہ کے نام کے ساتھ ہم نکلے اور اپنے رب اللہ پر ہم نے بھروسہ کیا۔) پھر اپنے گھر والوں کو سلام کرے۔ (اسے امام ابو داؤد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔)

۷. ”حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: حضور نبی

اکرم ﷺ جب بھی میرے گھر سے نکلتے تو آسمان کی طرف دیکھ کر یہ دعا پڑھتے: ﴿اَللّٰهُمَّ، اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اُضِلَّ اَوْ اُضِلَّ اَوْ اُزَلَّ اَوْ اُزَلَّ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اُجْهَلَ اَوْ یُجْهَلَ عَلَیَّ﴾ (اے اللہ! میں گمراہ ہونے یا گمراہ کئے جانے، بہکنے یا بہکائے جانے، ظلم کرنے یا

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ﴿﴾ عَلٰی حَبِیْبِكَ خَيْرِ خَلْقٍ کُلِّهِمْ



ظلم کئے جانے اور جاہل بننے یا جاہل بنائے جانے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“

(اس حدیث کو امام ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔  
امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔)

• ”حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے فرمایا: اے میرے بیٹے! جب اپنے گھر میں داخل ہو تو (اہل خانہ کو) سلام کیا کرو۔ تمہارے اور تمہارے اہل خانہ کے لیے باعث برکت ہوگا۔“

(اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔)

• ”حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنے گھر سے باہر جاتے وقت یہ کلمات کہے: ﴿بِسْمِ اللَّهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ﴾ (اللہ تعالیٰ کے نام سے (باہر نکلتا ہوں)، میں نے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیا، تکی کرنے اور برائی سے باز رہنے کی طاقت اسی (کی توفیق) سے ہے۔) تو ایسے آدمی کو کہا جاتا ہے کہ تیری کفایت کر دی گئی، اور تو (شر سے) بچا لیا گیا اور شیطان اس سے دور رہتا ہے۔“

(اس حدیث کو امام ترمذی، ابو داؤد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔)

• ”حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ گھر سے باہر تشریف لے جاتے وقت یہ کلمات کہتے: ﴿بِسْمِ اللَّهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ اللَّهُمَّ، إِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ أَنْ نَزُولَ أَوْ نُفْضَلَ أَوْ نُظْلَمَ أَوْ نُظْلَمَ أَوْ نُجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيْنَا﴾ (اللہ تعالیٰ کے نام سے (نکلتا ہوں) اللہ تعالیٰ پر میں نے بھروسہ کیا۔ اے اللہ! ہم لغزش کرنے، گمراہ ہونے، ظلم کرنے یا کئے جانے، جاہل ہونے یا جاہل بنائے جانے سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔“

بَلِّغْ الْعُلَى بِكَمَالِهِ۔ كَشَفْ الدُّجَى بِجَمَالِهِ۔ حَسَنْتَ جَمِيعَ خَصَالِهِ۔ صَلِّوْا عَلَيْهِ وَآلِهِ

(اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔)

### آلَايَاتُ الْقُرْآنِ بَيِّنَةٌ

۱. رَبِّ ادْخُلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاَجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا ○  
(الاسراء، ۱۷: ۸۰)

”اور آپ (اپنے رب کے حضور یہ) عرض کرتے رہیں: اے میرے رب! مجھے سچائی (خوشنودی) کے ساتھ داخل فرما (جہاں بھی داخل فرمانا ہو) اور مجھے سچائی (د خوشنودی) کے ساتھ باہر لے آ (جہاں سے بھی لانا ہو) اور مجھے اپنی جانب سے مددگار غلبہ و قوت عطا فرمادے ○“

۲. يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتَّى تَسْتَأْذِنُوا وَتُسَلِّمُوا عَلَى أَهْلِهَا ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ○

(النور، ۲۴: ۲۷)  
”اے ایمان والو! اپنے گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں داخل نہ ہوا کرو، یہاں تک کہ تم ان سے اجازت لے لو اور ان کے رہنے والوں کو (داخل ہوتے ہی) سلام کہا کرو، یہ تمہارے لیے بہتر (صحیح) ہے تاکہ تم (اس کی حکمتوں میں) غور و فکر کرو ○“

۳. فَإِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوتًا فَسَلِّمُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةٌ مِّنْ عِنْدِ اللَّهِ مُبَرَكَاةٌ طَيِّبَةٌ كَذٰلِكَ يَبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ○

(النور، ۲۴: ۶۱)  
”پھر جب تم گھروں میں داخل ہوا کرو تو اپنے (گھر والوں) پر سلام کہا کرو (یہ) اللہ کی طرف سے بابرکت پاکیزہ دعا ہے، اس طرح اللہ اپنی آیتوں کو تمہارے لیے واضح فرماتا ہے تاکہ تم (احکام شریعت اور آداب زندگی کو) سمجھ سکو ○“

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ○ عَلَى حَبِيْبِكَ خَيْرِ خَلْقِي كُلِّهِمْ



﴿اچھے یا برے خواب دیکھنے پر پڑھے جانے والی دعائیں﴾

○

○ ”حضرت ابو قتادہ ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی جانب سے اور برا خواب شیطان کی طرف سے ہے۔ سو جب تم میں سے کوئی برا خواب دیکھے اور ڈر جائے تو اسے چاہیے کہ اپنی بائیں جانب تھوک دے اور کہے: **أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا** پھر وہ خواب اسے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔“

(یہ حدیث متفق علیہ ہے۔)

○ ”حضرت ابو قتادہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور برا خواب شیطان کی جانب سے ہے۔ سو جس شخص نے کوئی خواب دیکھا اور اس میں سے کوئی چیز اسے بری لگے تو اسے چاہیے کہ تین بار اپنی بائیں جانب تھوک دے اور شیطان کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے، تو پھر وہ خواب اسے کوئی ضرر نہیں دے گا، اور وہ خواب کسی سے بیان بھی نہ کرے اور اگر اچھا خواب دیکھے تو اسے بیان کرے اور صرف اس سے بیان کرے جو اس سے محبت کرتا ہو۔“

(یہ حدیث متفق علیہ ہے جبکہ مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔)

○ ”حضرت ابوسلمہ ؓ بیان فرماتے ہیں کہ میں جب خواب دیکھتا ہوں تو بیمار پڑ جاتا ہوں، یہاں تک کہ میں نے حضرت ابو قتادہ ؓ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں بھی جب خواب دیکھتا ہوں تو بیمار پڑ جاتا ہوں، یہاں تک کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے۔ جب تم میں سے کوئی پسندیدہ خواب دیکھے تو کسی سے اس کا ذکر نہ کرے مگر جس سے وہ محبت رکھتا ہو (تو اس سے بیان کرے) اور جب ایسی چیز دیکھے جو اسے ناپسند ہو تو اس کے شر سے اور شیطان کے شر سے پناہ مانگنی چاہیے اور تین مرتبہ اپنی (بائیں جانب) تھکار دے اور اسے کسی سے

بَلِّغِ الْعُلَى بِكَمَالِهِ۔ كَشَفَ الدُّجَى بِجَمَالِهِ۔ حَسَنَتْ جَمِيعَ خِصَالِهِ۔ صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ

بیان نہ کرے تو وہ (خواب) کوئی نقصان نہیں دے گا۔“ (یہ حدیث متفق علیہ ہے۔)

○ ”حضرت ابو سعید خدری ؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے سنا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی خواب دیکھے جسے وہ پسند کرے تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے، لہذا اسے چاہیے کہ اس پر خدا کا شکر ادا کرے اور اسے بیان کر دے اور جب اس کے برعکس دیکھے جسے وہ ناپسند کرے تو وہ خواب شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔ لہذا اسے چاہیے کہ اس کے شر سے پناہ مانگے اور کسی سے اس (خواب) کا ذکر نہ کرے تو وہ خواب اسے کوئی نقصان نہیں دے گا۔“

(اس حدیث کو امام بخاری، ترمذی، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے، امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔)

○ ”حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب قرب قیامت کا زمانہ قریب ہوگا تو قریب ہے کہ مسلمان کے خواب جھوٹے ہوں اور تم میں سے سچے خواب والا تم میں سب سے زیادہ سچ بولنے والا ہے، اور مسلمان کا خواب نبوت کے پینتالیس اجزاء میں سے ایک جزء ہے۔ اور خواب تین قسم کے ہوتے ہیں: ایک صالح خواب ہوتا ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت ہوتا ہے، اور غمگین و پریشان کر دینے والا خواب شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔ اور ایک خواب انسان کے اپنے خیالات ہوتے ہیں (جو وہ دن بھر سوچتا رہتا ہے۔) لہذا جب تم میں سے کوئی ناپسندیدہ بات دیکھے تو اسے چاہیے کہ اٹھ کھڑا ہو اور نماز پڑھے اور وہ خواب کسی سے بیان بھی نہ کرے۔ اور آپ ﷺ یہ بھی فرماتے تھے کہ مجھے (خواب میں) قید پسند ہے اور طوق کو میں پسند نہیں کرتا (کیونکہ) قید دین پر ثابت قدمی (کی علامت) ہے۔“

(امام ترمذی نے ان الفاظ کا اضافہ بیان کیا: ”اور آپ ﷺ یہ بھی فرماتے تھے: جس نے (خواب میں) مجھے دیکھا اس نے حقیقتاً مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میرا ہمشکل نہیں بن سکتا۔ اور آپ ﷺ یہ بھی فرماتے: اپنا خواب کسی عالم یا اپنے کسی خیر خواہ کے سوا

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ﴿ عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ خَلْقٍ كُلِّهِمْ



کسی اور کے سامنے بیان نہ کیا کرو۔“ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

○ ”حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص ناپسندیدہ خواب دیکھے تو تین بار اپنی بائیں جانب تھوک دے اور تین بار شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے اور کروٹ بدل لے۔“

(اسے امام مسلم، ابن ماجہ، احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔)

### الآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

۱. اِذْ يُرِيكُهُمُ اللَّهُ فِي مَنَامِكَ قَلِيلًا وَلَوْ أَرَاكَهُمْ كَثِيرًا لَّفَتَسَلَّمْتَ وَلَنَتَارَعْتُمْ فِي الْأَمْرِ وَلَكِنَّ اللَّهَ سَلَّمَ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّلُورِ ○

(الأنفال، ۸: ۴۳)

”(وہ واقعہ یاد دلائیے) جب آپ کو اللہ نے آپ کے خواب میں ان کافروں (کے لشکر) کو تھوڑا کر کے دکھایا تھا اور اگر (اللہ) آپ کو وہ زیادہ کر کے دکھاتا تو (اے مسلمانو!) تم ہمت ہار جاتے اور تم یقیناً اس (جنگ کے) معاملے میں باہم جھگڑنے لگتے لیکن اللہ نے (مسلمانوں کو بزدلی اور باہمی نزاع سے) بچا لیا۔ بے شک وہ سینوں کی (چھپی) باتوں کو خوب جاننے والا ہے۔“

۲. لَهُمُ الْبُشْرَىٰ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ ذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ○

(یونس، ۱۰: ۶۴)

”ان کے لیے دنیا کی زندگی میں (بھی عزت و مقبولیت کی) بشارت ہے اور آخرت میں (بھی مغفرت و شفاعت کی/ یا دنیا میں بھی نیک خواہوں کی صورت میں پاکیزہ روحانی مشاہدات ہیں اور آخرت میں بھی حسن مطلق کے جلوے اور دیدار)، اللہ کے فرمان

بَلِّغِ الْعُلَمَاءَ بِكَمَالِهِ كَشَفِ الدُّجَىٰ بِجَمَالِهِ حَسَنَتْ جَمِيعُهُمْ خَصَالِهِ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَآلِهِ

بدلائیں کرتے، یہی وہ عظیم کامیابی ہے۔“

۳. اِذْ قَالَ يُوسُفُ لِأَبِيهِ يَا أَبَتِ إِنِّي رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَأَيْتُهُمْ لِي سَاجِدِينَ ○ قَالَ يَبْنَىٰ لَا تَقْصُصْ رُءُوكَ عَلَىٰ إِخْوَتِكَ فَيَكِيدُوا لَكَ كَيْدًا إِنَّ الشَّيْطَانَ لِلْإِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ○ وَكَذَلِكَ يَجْتَبِيكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَعَلَىٰ آلِ يَعْقُوبَ كَمَا أَتَمَّهَا عَلَىٰ أَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ ○ إِنَّ رَبَّكَ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ○

(یوسف، ۱۲: ۴-۶)

”جب یوسف (علیہ السلام) نے اپنے باپ سے کہا: اے میرے والد گرامی! میں نے (خواب میں) گیارہ ستاروں کو اور سورج اور چاند کو دیکھا ہے، میں نے انہیں اپنے لیے سجدہ کرتے ہوئے دیکھا ہے ○ انہوں نے کہا: اے میرے بیٹے! اپنا یہ خواب اپنے بھائیوں سے بیان نہ کرنا، ورنہ وہ تمہارے خلاف کوئی پُر فریب چال چلیں گے۔ بے شک شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے ○ اسی طرح تمہارا رب تمہیں (بزرگی کے لیے) منتخب فرما لے گا اور تمہیں باتوں کے انجام تک پہنچنا (یعنی خوابوں کی تعبیر کا علم) سکھائے گا اور تم پر اور اولاد یعقوب پر اپنی نعمت تمام فرمائے گا جیسا کہ اس نے اس سے قبل تمہارے دونوں باپ (یعنی پردادا اور دادا) ابراہیم اور اسحاق (علیہما السلام) پر تمام فرمائی تھی۔ بے شک تمہارا رب خوب جاننے والا بڑی حکمت والا ہے۔“

۴. وَرَفَعَ أَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ وَخَرُّوا لَهُ سُجَّدًا ○ وَقَالَ يَا أَبَتِ هَذَا تَأْوِيلُ رُءُوكَ مِن قَبْلُ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّي حَقًّا ○ وَقَدْ أَحْسَنَ بِي إِذْ أَخْرَجَنِي مِنَ السِّجْنِ وَجَاءَ بِكُم مِّنَ الْبَدْوِ مِن بَعْدِ أَنْ نَزَغَ الشَّيْطَانُ بَيْنِي وَبَيْنَ إِخْوَتِي ○ إِنَّ رَبِّي لَطِيفٌ لِّمَا يَشَاءُ ○ إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ○ رَبِّ قَدْ يَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا ○ عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرٌ خَيْرِي كُلِّهِمْ



اَتَيْتَنِي مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِي مِنْ تَاْوِيلِ الْاَحَادِيثِ ۚ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ اَنْتَ وَلِيّٰ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ تَوْفِىْ مُسْلِمًا وَّالْحَقِيْنِيْ بِالصَّلٰحِيْنَ ۝

(یوسف، ۱۰۰: ۱۰۱، ۱۰۲)

”اور یوسف (ﷺ) نے اپنے والدین کو اوپر تخت پر بٹھا لیا اور وہ (سب) یوسف (ﷺ) کے لیے عجبہ میں گر پڑے، اور یوسف (ﷺ) نے کہا: اے ابا جان! یہ میرے (اس) خواب کی تعبیر ہے جو (بہت) پہلے آیا تھا (اکثر مفسرین کے نزدیک اسے چالیس سال کا عرصہ گزر گیا تھا) اور بے شک میرے رب نے اسے سچ کر دکھایا ہے، اور بے شک اس نے مجھ پر (بڑا) احسان فرمایا جب مجھے جیل سے نکالا اور آپ سب کو صحرا سے (یہاں) لے آیا اس کے بعد کہ شیطان نے میرے اور میرے بھائیوں کے درمیان فساد پیدا کر دیا تھا، اور بے شک میرا رب جس چیز کو چاہے (اپنی) تدبیر سے آسان فرما دے، بے شک وہی خوب جاننے والا بڑی حکمت والا ہے ۝ اے میرے رب! بے شک تو نے مجھے سلطنت عطا فرمائی اور تو نے مجھے خوابوں کی تعبیر کے علم سے نوازا، اے آسمانوں اور زمین کے پیدا فرمانے والے! تو دنیا میں (بھی) میرا کارساز ہے اور آخرت میں (بھی)۔ مجھے حالت اسلام پر موت دینا اور مجھے صالح لوگوں کے ساتھ ملا دے ۝“

۵۔ فَبَشِّرْنَاهُ بِعِلْمِهِ ۝ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يَبْنَى اِنِّىْ اَرَى فِى الْمَنَامِ اَنِّىْ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى ۚ قَالَ يٰنَابِتْ اَفْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ۚ سَتَجِدُنِيْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ مِنَ الصَّابِرِيْنَ ۝

(الصافات، ۱۰۱: ۱۰۲، ۱۰۳)

”پس ہم نے انہیں بڑے بُردبار بیٹے (اسماعیل علیہ السلام) کی بشارت دی ۝ پھر جب وہ (اسماعیل علیہ السلام) ان کے ساتھ دوڑ کر چل سکنے (کی عمر) کو پہنچ گیا تو (ابراہیم علیہ السلام) نے) فرمایا: اے میرے بیٹے! میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں سو غور کرو کہ تمہاری کیا رائے ہے۔ (اسماعیل علیہ السلام) نے) کہا ابا جان! وہ کام بَلَّغَ الْعُلَى بِكَمَالِهِ۔ كَشَفَ الدُّجَى بِبَهَائِهِ۔ حَسَنَتْ جَمِيعُ خَصَالِهِ۔ صَلَّوْا عَلَيْهِ وَآلِهِ

(نورا) کر ڈالیے جس کا آپ کو حکم دیا جا رہا ہے۔ اگر اللہ نے چاہا تو آپ مجھے مبر کرنے والوں میں سے پائیں گے ۝“

۶۔ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا ۚ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ۝

(الصافات، ۱۰۵: ۱۰۶)

”واقعی تم نے اپنا خواب (کیا خوب) سچا کر دکھایا۔ بے شک ہم محسنوں کو ایسا ہی صلہ دیا کرتے ہیں (سو تمہیں مقامِ خلت سے نواز دیا گیا ہے) ۝“

۵

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْأَلُكَ  
عِلْمًا نَافِعًا  
وَعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا  
وَرِزْقًا طَيِّبًا

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ۞ عَلَى حَبِيْبِكَ خَيْرِ خَلْقٍ كُلِّهِمْ



﴿مسجد میں داخل ہونے اور باہر نکلنے کی دعائیں﴾

○

○ ”حضرت ابو حمید الساعدی یا ابو أسید الانصاری رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو اسے چاہئے کہ رسول اللہ ﷺ پر سلام بھیجے پھر کہے: ﴿اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ﴾ (اے اللہ! میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔) اور جب مسجد سے باہر نکلے تو کہے: ﴿اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ﴾ (اے اللہ! میں تجھ سے تیرا فضل مانگتا ہوں۔)“

(اس حدیث کو امام مسلم، ابو داؤد نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ، ابن ماجہ اور داری نے روایت کیا ہے۔ امام ابو حاتم الرازی نے بیان کیا کہ امام ابو ذرؓ نے فرمایا: حضرت ابو حمید اور ابو اسید رضی اللہ عنہما دونوں سے مروی روایات اصح (صحیح تر) ہوتی ہیں۔)

(اور امام مناوی نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو اسے احتیاباً، تاکیداً اور وجوباً، حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کرنا چاہئے کیونکہ مساجد ذکر کرنے کی جگہ ہیں اور حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کرنا بھی ذکر الہی ہی ہے۔)

○ ”حضرت فاطمہ بنت حسین رضی اللہ عنہما اپنی دادی جان سیدہ کائنات فاطمہ الکبریٰ سلام اللہ علیہا سے روایت کرتی ہیں، انہوں نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ مسجد میں داخل ہوتے وقت محمد مصطفیٰ ﷺ پر صلاۃ و سلام پڑھتے اور اس کے بعد (تعلیم امت کے لئے) یہ دعا کرتے: ﴿رَبِّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ﴾ (اے رب! میرے گناہ بخش دے اور میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔) اور مسجد سے باہر تشریف لاتے وقت بھی محمد مصطفیٰ ﷺ پر صلاۃ و سلام پڑھتے اور پھر (تعلیم امت کے لئے) یوں دعا کرتے: ﴿رَبِّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ فَضْلِكَ﴾ (اے میرے رب! میرے گناہ بخش دے اور میرے لئے اپنے فضل کے دروازے کھول دے۔)

بَلِّغْهُ الْعِلْمَ بِكَمَالِهِ. كَشَفَ الدُّجَىٰ بِجَمَالِهِ. حَسَنَتْ جَمِيعَ خَصَالِهِ. صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ

(اس حدیث کو امام ترمذی، احمد اور عبد الرزاق نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن ہے۔)

○ ”اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ فرماتے: ﴿بِسْمِ اللَّهِ وَالسَّلَامِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ﴾ (اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ پر بھی سلام ہو۔.....) اس کے بعد اسی طرح حدیث بیان کی۔“

(اے امام ابن ماجہ اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔)

○ ”اور ایک اور روایت میں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے تو محمد مصطفیٰ ﷺ پر سلام بھیجتے..... اور اسی طرح مسجد سے نکلنے وقت بھی محمد مصطفیٰ ﷺ پر سلام بھیجتے..... اس کے بعد سابقہ حدیث کی دعا بیان کی۔ (اے امام احمد، ابو یعلیٰ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔)

○ ”اور ایک روایت میں ہے کہ سیدہ کائنات رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا: آپ ﷺ یوں فرماتے: ﴿السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ رِزْقِكَ﴾ (اے اللہ کے نبی! آپ پر سلامتی اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں، اے میرے رب! میرے گناہ بخش دے اور میرے لئے اپنے رزق کے دروازے کھول دے۔)“

(اس حدیث کو امام ابو یعلیٰ نے المعجم میں روایت کیا ہے۔)

○ ”حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو اسے چاہئے کہ وہ (اپنے) نبی (ﷺ) کی خدمت میں سلام عرض کرے اور (اس کے بعد) یوں کہے: ﴿اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ﴾ (اے اللہ! میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔) اور جب مسجد سے باہر نکلے تو تب بھی حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کرے اور

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ﴿عَلَىٰ حَبِيبِكَ خَيْرِ خَلْقٍ كُلِّهِمْ﴾



(اس کے بعد) کہے: ﴿اللَّهُمَّ اغْصِنِي مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ﴾ (اے میرے اللہ! مجھے شیطان مردود سے بچا)۔ اور ایک روایت کے مطابق فرمایا: اسے چاہئے کہ وہ (سلام عرض کرنے کے بعد) کہے: ﴿اللَّهُمَّ بَاعِذْنِي مِنَ الشَّيْطَانِ﴾ (اے اللہ! مجھے شیطان مردود سے دور رکھ)۔

(اس حدیث کو امام ابن ماجہ، نسائی، ابن خزیمہ، ابن حبان اور بخاری نے التاریخ الکبیر میں روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث امام بخاری اور مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔ امام کنانی نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح اور اس کے رجال ثقات ہیں۔)

○ ”حضرت ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت کعب احبار ؓ نے فرمایا: اے ابو ہریرہ! مجھ سے دو چیزیں جن کی میں تمہیں وصیت کر رہا ہوں، یاد کر لو، جب تم مسجد میں داخل ہو تو حضور نبی اکرم ﷺ پر درود ضرور بھیجو اور پھر یوں کہو: ﴿اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ﴾ (اے اللہ! مجھ پر اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔) اور جب مسجد سے باہر نکلو تو حضور نبی اکرم ﷺ پر درود ضرور بھیجو اور پھر یوں کہو: ﴿اللَّهُمَّ اخْفِظْنِي مِنَ الشَّيْطَانِ﴾ (اے اللہ! مجھے شیطان مردود سے محفوظ رکھ)۔“

(اس حدیث کو امام نسائی، ابن ابی شیبہ اور ابن السنی نے روایت کیا ہے)

○ ”حضرت ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے دن کے علاوہ کوئی دن ایسا نہیں جس میں سورج طلوع اور غروب ہوا ہو اور وہ جمعہ کے دن سے بہتر ہو۔ پھر حضرت کعب ؓ تشریف لائے تو حضرت ابو ہریرہ ؓ نے کہا: حضور نبی اکرم ﷺ نے جمعہ کے دن میں ایک ایسی گھڑی کا ذکر فرمایا کہ جس میں کوئی مومن نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے جو چیز بھی مانگتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اُسے ضرور عطا کرتا ہے۔ حضرت کعب ؓ نے فرمایا: سچ ہے۔ اس ذات کی قسم! جس نے حضور ﷺ کو عزت و تکریم بخشی، بے شک میں بھی دو چیزیں کہنے لگا ہوں، سو آپ انہیں بھی بھولنا مت، جب آپ

بَلَغَ الْعُلَى بِكَمَالِهِ - كَشَفَ الدُّجَى بِبَحَالِهِ - حَسَنَتْ جَمِيعُ خِصَالِهِ - صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ

مسجد میں داخل ہو تو حضور نبی اکرم ﷺ پر درود و سلام ضرور بھیجو اور پھر یوں کہو: ﴿اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ﴾ (اے اللہ! میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔) اور جب مسجد سے نکلے لگو تو اسی طرح حضور نبی اکرم ﷺ پر درود و سلام ضرور بھیجو اور پھر یوں کہو: ﴿اللَّهُمَّ اخْفِظْنِي مِنَ الشَّيْطَانِ﴾ (اے اللہ! مجھے شیطان مردود سے محفوظ رکھ)۔“

(اس حدیث کو امام نسائی اور ابن السنی نے روایت کیا اور فرمایا: اس حدیث کی سند میں ابن عجلان راوی ہے اور وہ ثقہ ہے۔)

○ ”حضرت محمد بن عبد الرحمن ؓ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن سلام ؓ جب کبھی مسجد میں داخل ہوتے تھے، تو حضور نبی اکرم ﷺ پر سلام بھیجتے اور پھر کہتے: ﴿اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ﴾ (اے اللہ! مجھ پر اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔) اور جب مسجد سے باہر نکلتے تو تب بھی حضور نبی اکرم ﷺ پر سلام بھیجتے اور پھر شیطان مردود سے پناہ مانگتے (حضور ﷺ کے وصال مبارک کے بعد بھی ان کا مستقل یہ معمول تھا)۔ (اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔)

○ ”اور ایک روایت میں حضرت علقمہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ جب وہ مسجد میں داخل ہوتے تھے، تو کہتے تھے: ﴿السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ صَلَّى اللَّهُ وَمَلَائِكَتُهُ عَلَى مُحَمَّدٍ ﷺ﴾ (اے نبی! مختتم! آپ پر سلامتی ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکات ہوں، (ہیشہ) اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمت اور اس کے فرشتوں کی طرف سے بھی محمد مصطفیٰ ﷺ پر درود و برکات ہوں)۔“

(اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔)

○ ”اور ایک روایت میں حضرت ابراہیم ؓ سے مروی ہے کہ جب وہ مسجد میں داخل ہوتے تو کہتے: ﴿بِسْمِ اللَّهِ وَالصَّلَاةُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ﴾ (اللہ تعالیٰ کے نام اور حضور نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنے کے ساتھ) (میں اس مسجد میں داخل ہوتا ہوں)۔ اور جب

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِبًا أَبَدًا ❀ عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ خَلْقٍ كُلِّهِمْ



کسی ایسے گھر میں داخل ہوتے جس میں کوئی بھی نہ ہوتا تو کہتے: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ (آپ پر سلامتی ہو)۔ (اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔)

## آلَايَاتُ الْقُرْآنِيَّةِ

يَنْبِيَّ آدَمَ خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ (الأعراف، ۳۱:۷)

”اے اولادِ آدم! تم ہر نماز کے وقت اپنا لباسِ زینت (پہن) لیا کرو اور کھاؤ اور پیو اور حد سے زیادہ خرچ نہ کرو کہ بے شک وہ بے جا خرچ کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا“

## ﴿اذان کے بعد دعا کا بیان﴾

○

○ ”حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم مؤذن کو اذان دیتے ہوئے سنو تو اسی طرح کہو جس طرح وہ کہتا ہے پھر مجھ پر درود بھیجو پس جو بھی شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ سے وسیلہ طلب کرو بے شک وسیلہ جنت میں ایک منزل ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے صرف ایک کو ملے گی اور مجھے امید ہے کہ وہ بندہ میں ہی ہوں گا۔ سو جس نے اس (مقام) وسیلہ کو میرے لئے طلب کیا اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔“

(اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی، ابوداؤد، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔)

○ ”حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے اذان سنتے وقت یہ کہا: ﴿اللَّهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةُ التَّامَّةُ وَالصَّلَاةُ الْقَائِمَةُ صَلَّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآرَضْ عَنْهُ رِضًا لَا تَسْخَطُ بَعْدَهُ﴾ (اے میرے اللہ! اے اس دعوتِ کامل اور نفع دینے والی نماز کے رب! تو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر درود بھیج اور ان سے اس طرح راضی ہو کہ اس کے بعد کبھی ناراض نہ ہو) تو اللہ تعالیٰ (اس کے بعد مانگی جانے والی) اس بندے کی دعا (ضرور) قبول فرما لیتا ہے۔“

(اس حدیث کو امام احمد، طبرانی اور ابن اسنی نے روایت کیا ہے۔)

○ ”حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب اذان کی آواز سنتے تو یہ فرماتے: ﴿اللَّهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةُ التَّامَّةُ وَالصَّلَاةُ الْقَائِمَةُ صَلَّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَاجْعَلْنَا فِي شَفَاعَتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾ (اے میرے اللہ، اے اس دعوتِ کامل اور قائم ہونے والی نماز کے رب! تو اپنے بندے اور رسول حضرت

بَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ﴿ عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ خَلْقِي كُلِّهِمْ

○

وَاللَّهُمَّ  
يُعْطِ الْفَاتِنَا  
قَابِ مِمَّا

بَلَّغَ الْعُلَى بِكَمَالِهِ - كَشَفَ الدُّجَى بِجَمَالِهِ - حَسَنَتْ جَمِيعُ خِصَالِهِ - صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ



محمد (ﷺ) پر درود بھیج اور قیامت کے روز ہمیں ان کی شفاعت عطا فرما۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے اذان سنتے وقت یہ کلمات کہے تو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اسے میری شفاعت عطا فرمائے گا۔

(اس حدیث کو امام طبرانی اور منذری نے روایت کیا ہے۔ امام بیہقی نے فرمایا: اس کی سند میں صدق بن عبد اللہ السمن راوی ہے جسے امام وحیم، ابو حاتم اور احمد بن صالح المصری سب نے ثقہ قرار دیا ہے۔)

○ ”حضرت انس بن مالک ؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب کسی شخص نے مؤذن کی اذان سن کر یہ کہا: ﴿اللَّهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدُّعْوَةُ التَّامَّةُ وَالصَّلَاةُ الْقَائِمَةُ أَعْطِ مُحَمَّدًا سُلُوكَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾ (اے میرے اللہ! اے اس دعوت کامل اور قائم ہونے والی نماز کے رب! تو محمد مصطفیٰ ﷺ کو قیامت کے روز ان کا اجر عطا فرما۔) تو (قیامت کے دن) وہ شخص حضور ﷺ کی شفاعت کا حقدار ٹھہرے گا۔“

اسے امام طبرانی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

○ ”حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھ پر درود بھیجا کرو بے شک تمہارا مجھ پر درود بھیجنا تمہاری زکوٰۃ ہے اور اللہ تعالیٰ سے میرے لئے وسیلہ طلب کیا کرو تو صحابہ کرام ؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ وسیلہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک وسیلہ جنت میں ایک اعلیٰ درجہ کا نام ہے اور اسے صرف ایک شخص ہی حاصل کر پائے گا اور میں امید کرتا ہوں کہ وہ شخص میں ہی ہوں گا۔“

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ اور ابو یعلیٰ نے روایت کیا ہے۔ امام بیہقی نے فرمایا: اسے امام ہزار نے روایت کیا ہے۔ اس کی سند میں داود بن علیہ نامی راوی ہے۔ اسے امام ابن نمیر نے ثقہ قرار دیا ہے۔

○ ”حضرت حسن بن علی ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھ

بَلِّغِ الْعُلَى بِكَمَالِهِ - كَشَفِ الدُّجَى بِجَمَالِهِ - حَسَنَتْ جَمِيعُ خِصَالِهِ - صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ

پر کثرت سے درود پڑھا کرو کیونکہ تمہارا مجھ پر درود بھیجنا تمہارے گناہوں کے لئے باعث مغفرت ہے، اور (مجھ پر درود بھیجنے کے علاوہ) اللہ تعالیٰ سے میرے لئے بلندی درجات (یعنی مزید تقرب الہی) اور مقام وسیلہ کی دعا بھی مانگا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں میرا مقام وسیلہ (تمہارے حق میں) مقام شفاعت ہے۔ (اسے امام ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔)

## درود ابراہیمی

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ  
مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ  
وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ  
اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ  
مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى  
آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ



## ﴿فرض نمازوں کے بعد کے اذکار کا بیان﴾

○

”حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ ہر فرض نماز کے بعد فرماتے تھے اور بخاری کی ایک اور روایت میں ہے: حضور نبی اکرم ﷺ ہر نماز کے بعد جب سلام پھیرتے تو فرمایا کرتے تھے اور مسلم کی روایت میں ہے: جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوتے اور سلام پھیرتے تو اس کے بعد (یہ کلمات ادا) فرماتے: **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَنَّةِ مِنْكَ الْجَدُّ** (اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لئے سب تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ اے اللہ! جسے تو دے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جسے تو روکے اسے کوئی دینے والا نہیں اور تیرے سامنے کسی دولت مند کی دولت کچھ نفع نہیں دے گی۔“

(یہ حدیث متفق علیہ ہے۔)

○ ”حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے غلام و زاد کا بیان ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ مجھے وہ شے لکھ بھیجیں جو آپ نے حضور نبی اکرم ﷺ کو نماز کے بعد پڑھتے ہوئے سنا ہو چنانچہ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے مجھے لکھوایا۔ انہوں نے فرمایا: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو نماز کے بعد یہ کلمات پڑھتے سنا اور ایک روایت میں فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ ہر نماز کے بعد یہ کلمات پڑھا کرتے تھے: **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَنَّةِ مِنْكَ الْجَدُّ** (اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اے اللہ! جسے تو دے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جسے تو روکے اسے کوئی دینے والا نہیں اور

بَلِّغْهُ الْعُلَى بِكَمَالِهِ۔ كَشَفَ الدُّجَى بِجَمَالِهِ۔ حَسَنَتْ جَمِيعُ خِصَالِهِ۔ صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ

تیرے سامنے کسی دولت مند کی دولت کچھ نفع نہیں دے گی۔) امام ابن جریر نے فرمایا: مجھے حضرت عبیدہ نے بتایا کہ انہیں (حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے غلام) و زاد نے بھی ایسے ہی بتایا تھا، پھر میں یہ پیغام لے کر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں گیا تو میں نے سنا کہ وہ لوگوں کو اس حدیث کے مطابق نماز کے بعد یہی دعا مانگنے کا حکم دیتے تھے۔“

(یہ حدیث متفق علیہ ہے۔)

○ ”حضرت ابو الزبیر نے بیان کیا کہ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما ہر نماز میں سلام پھیرنے کے بعد (دعا میں) پڑھا کرتے تھے: **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ، لَهُ الْبَغْضَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ، وَلَهُ الشَّاءُ الْحَسَنُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ** (اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے، اور اسی کے لئے تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔ نیک کرنے کی توفیق اور برائی سے بچنے کی طاقت اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر (ممكن) نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور ہم اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں کرتے، سب نعمتیں اسی کی ہیں اور سب فضیلتیں اور تمام اچھی تعریفیں اسی کی ہیں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں) ہم صرف اسی کی عبادت کرنے والے ہیں) اسی کا دین خالص ہے اگرچہ کافروں کو یہ ناگوار گزرے۔“

(اس حدیث کو امام مسلم، ابو داؤد، نسائی، احمد اور شافعی نے روایت کیا ہے، اور امام شافعی رضی اللہ عنہ کی روایت کے الفاظ ہیں: ”حضور نبی اکرم ﷺ ان کلمات کو ہر نماز کے بعد بلند آواز سے ادا فرماتے تھے۔ پھر آگے اسی طرح حدیث ذکر کی۔“)

○ ”حضرت ابو معبد مولیٰ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے انہیں بتایا: عہد نبوی میں فرض نماز سے فارغ ہونے کے بعد ذکر بالجہر (یعنی بلند آواز سے ذکر) کرنا رائج تھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب میں اس ذکر

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ﴿١﴾ عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ خَلْقٍ كُلِّهِمْ



کی آواز سنتا تو جان لیتا کہ لوگ نماز سے فارغ ہو چکے ہیں۔

(یہ حدیث متفق علیہ ہے۔)

○ ”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی نماز کے اختتام کو تکبیر کی آواز (یعنی بلند آواز سے اللہ اکبر کا ذکر کرنے) سے جان لیا کرتے تھے۔“ (روایت متفق علیہ ہے، مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔)

○ اور مسلم کی ایک روایت میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی الفاظ یوں ہیں: ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی نماز ختم ہونے کو صرف اللہ اکبر (کی بلند آوازوں) کے ساتھ ہی پہچانتے تھے۔

”امام نووی فرماتے ہیں کہ حضور قلب کے ساتھ زبان سے ذکر بالجہر کرنا (صرف) ذکر بالقلب سے افضل ہے۔“

○ ”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی نماز کے ختم ہو جانے کو آپ ﷺ کی اس دعا: ﴿سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ﴾ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿﴾ (آپ کا رب، جو عزت کا مالک ہے اُن (باتوں) سے پاک ہے جو وہ بیان کرتے ہیں اور (تمام) رسولوں پر سلام ہو اور سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے) کے پڑھنے سے جان لیتے تھے۔“

(اسے امام ترمذی اور طبرانی نے مذکورہ الفاظ میں روایت کیا ہے۔)

○ ”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاذیہ رضی اللہ عنہا کا گزر مسجد میں حلقہ ذکر میں بیٹھے ہوئے لوگوں پر ہوا، انہوں نے دریافت فرمایا: تم (یہاں) کیوں بیٹھے ہو؟ انہوں نے کہا: ہم اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے بیٹھے ہیں۔ انہوں نے کہا: بخدا کیا تم صرف اسی لیے بیٹھے ہو؟ انہوں نے جواب دیا: بخدا! ہم صرف اسی مقصد سے یہاں بیٹھے

بَلَّغَ الْعُلَى بِكَمَالِهِ - كَشَفَ الدُّجَى بِجَمَالِهِ - حَسَنَتْ جَمِيعُ خِصَالِهِ - صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ

ہیں۔ حضرت معاذیہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے تم پر کسی بدگمانی کی وجہ سے تم سے قسم نہیں لی۔ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی احادیث کو سب سے کم روایت کرنے والا ہوں اور بے شک ایک بار حضور نبی اکرم ﷺ کا اپنے اصحاب کے ایک حلقہ سے گزر ہوا، آپ ﷺ نے اُن سے دریافت فرمایا: تم یہاں کیوں بیٹھے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: ہم اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے بیٹھے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں اسلام کی طرف ہدایت دے کر ہم پر جو احسان فرمایا ہے اُس کا شکر ادا کرنے بیٹھے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بخدا تم صرف اسی وجہ سے بیٹھے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: بخدا! ہم اسی وجہ سے بیٹھے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے تم پر کسی بدگمانی کی وجہ سے تم سے قسم نہیں لی، بلکہ ابھی میرے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے تھے اور انہوں نے مجھے خبر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری وجہ سے فرشتوں پر فخر کر رہا ہے۔“ (اس حدیث کو امام مسلم، نسائی اور ابویعلیٰ نے روایت کیا ہے۔)

○ ”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے بیان فرمایا: لوگوں نے قبرستان میں روشنی دیکھی تو وہاں گئے۔ دیکھا تو حضور نبی اکرم ﷺ ایک قبر میں کھڑے فرما رہے تھے: اپنا ساتھی (یعنی اس کی میت) مجھے پکڑاؤ۔ کیونکہ وہ ایسا آدمی تھا جو بلند آواز سے ذکر الہی کیا کرتا تھا۔“

(اس حدیث کو امام ابوداؤد، حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔)

○ ”حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک رات باہر نکلے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آہستہ آواز میں نماز پڑھ رہے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو وہ بلند آواز میں نماز پڑھ رہے تھے۔ جب حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں دونوں حضرات اکٹھے ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر! میں تمہارے پاس سے گزرا تو تم آہستہ آواز کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے۔ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اس (رب) کو سنا رہا تھا جس سے سرگوشی کر رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عمر! میں تمہارے پاس سے بھی گزرا تو تم بلند آواز سے نماز پڑھ رہے تھے۔ انہوں نے

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ﴿﴾ عَلَى حَبِيْبِكَ خَيْرِ خَلْقٍ كُلِّهِمْ



عرض کیا: یا رسول اللہ! میں سونے والوں کو جگا رہا تھا اور شیطان کو بھگا رہا تھا۔ (اس حدیث کے راوی) امام حسن نے اپنی روایت میں یہ بھی بیان کیا کہ حضور ﷺ نے فرمایا: اے ابو بکر! تم اپنی آواز تھوڑی بلند کر لو اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم اپنی آواز تھوڑی پست کر لیا کرو۔“

(اس حدیث کو امام ابو داؤد، ابن خزیمہ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث امام مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔)

○ ”حضرت عبد الرحمن بن ابی بکر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب نماز سے سلام پھیر لیتے تو تین مرتبہ ﴿سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ﴾ کہتے اور تیسری مرتبہ آواز بلند فرماتے۔“

(اس حدیث کو امام نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس کی سند بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔)

○ ”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی قوم ذکر الہی کے لئے جمع ہوتی ہے اور اس سے اس کا مقصد صرف رضاء الہی کا حصول ہو تو آسمان سے ایک منادی انہیں ندا کرتا ہے کہ کھڑے ہو جاؤ اس حال میں کہ تم بخش دیئے گئے ہو۔ بے شک تمہارے گناہ نیکوں میں بدل دیئے گئے ہیں۔“

(اس حدیث کو امام احمد، ابو یعلیٰ، ابن ابی شیبہ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام منذری نے فرمایا: اسے امام احمد نے روایت کیا ہے اور اس کے راوی صحیح حدیث میں حجت ہیں۔ جبکہ امام مقدسی نے بھی فرمایا: اس کی اسناد حسن ہے اور امام بیہقی نے فرمایا: امام احمد کی سند کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔)

○ ”حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ

بَلَّمَ الْعُلَى بِكَمَالِهِ، كَشَفَ الدُّجَى بِجَمَالِهِ، حَسَنَتْ جَمِيعُ خِصَالِهِ، صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ

نبی کریم ﷺ کی پرنور دعائیں

تعالیٰ فرماتا ہے: قیامت کے دن جمع ہونے والوں کو پتہ چلے گا کہ بزرگی والے کون ہیں؟ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! بزرگی والے کون لوگ ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مساجد میں مجالس ذکر منعقد کرنے والے لوگ۔“

(اس حدیث کو امام احمد، ابن حبان، ابو یعلیٰ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام بیہقی نے فرمایا: امام احمد نے اسے دو اسناد سے بیان کیا ہے ان میں سے ایک حسن ہے۔)

○ ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے ہر نماز کے بعد تینتیس بار سُبْحَانَ اللَّهِ، تینتیس بار اَلْحَمْدُ لِلَّهِ اور چونتیس بار اَللَّهُ أَكْبَرُ پڑھا تو یہ ننانوے کلمات ہو گئے اور سو کا عدد پورا کرنے کے لیے یہ پڑھا: ﴿لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾ (اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے بادشاہی اور اسی کے لئے تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر ایک شے پر قدرت رکھنے والا ہے۔) تو اس کے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے، خواہ وہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔“

(اس حدیث کو امام مسلم، نسائی، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ امام بیہقی نے فرمایا: اس کی سند کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔)

○ ”حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم فرض نماز ادا کر چکو تو (کیا تم نہیں چاہتے کہ) ہر نماز کے بعد ایک غلام آزاد کرو؟ تو ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم اس عمل کی طاقت نہیں رکھتے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم فرض نماز پڑھ لو تو ہر نماز کے بعد دس مرتبہ ﴿لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾ (اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے بادشاہت ہے، اور تمام تعریفیں بھی اسی کے لئے ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔) تو اس کے لئے اتنا اجر لکھ دیا جائے گا کہ گویا اس نے ایک غلام آزاد کیا ہے۔“ (اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔)

لَا رِبَّ صَلٍّ وَ سَلَّمَ دَائِمًا أَبَدًا ﴿ عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرٌ خَلْقٍ كُلِّهِمْ



○ ”حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نماز سے فارغ ہونے کے بعد تین بار استغفار کرتے اور فرماتے: ﴿اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ﴾ (اے اللہ! تو سلامتی عطا کرنے والا ہے اور تجھ سے ہی سلامتی ہے، اے صاحب جلال و اکرام تو بڑی برکت والا ہے۔) حضرت ولید (راوی) کہتے ہیں: میں نے امام اوزاعی سے پوچھا: استغفار کیسے کیا کرتے تھے؟ فرمایا: یوں کہتے: اَسْتَغْفِرُ اللَّهَ، اَسْتَغْفِرُ اللَّهَ۔ (اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔)

○ ”حضرت عون بن عبد اللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے پہلو میں (کھڑے ہو کر) نماز پڑھی، تو اس نے آپ کو سلام پھیرنے کے بعد یہ دعا پڑھتے ہوئے سنا: ﴿أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ﴾ پھر اس شخص نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے پہلو میں (کھڑے ہو کر) نماز پڑھی اور انہیں بھی یہی دعا مانگتے سنا، تو وہ آدمی ہنس پڑھا۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے اس سے دریافت فرمایا: تم کس بات پر ہنسے ہو؟ اس نے عرض کیا: میں نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے پہلو میں نماز پڑھی تو انہیں بھی یہی پڑھتے ہوئے سنا جو آپ پڑھ رہے تھے۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔“

(اس حدیث کو امام نسائی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ اور امام بیہقی نے فرمایا: اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔)

○ ”حضرت عبد اللہ بن ابی ہذیل بیان کرتے ہیں کہ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) پسند کرتے تھے (اور ایک روایت میں ہے کہ مستحب جانتے تھے) کہ جب کوئی شخص اپنی نماز پڑھ چکے تو یہ کہے: ﴿اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ﴾ (اے اللہ! تو ہی سلامتی دینے والا ہے اور تجھ ہی سے سلامتی ہے، اور اے بزرگی و اکرام والے رب! تو برکت والا ہے۔“

بَلَّغِ الْعُلَى بِكَمَالِهِ۔ كَشَفِ الدُّخَانِ بِجَمَالِهِ۔ حَسَّنْتَ جَمِيعَ خَصَالِهِ۔ صَلِّوْا عَلَيْهِ وَآلِهِ

(اس حدیث کو امام ابو یعلیٰ نے روایت کیا ہے۔ امام بیہقی نے فرمایا: اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔)

○ ”حضرت صہیب بن زفر بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کو نماز کے بعد یہ پڑھتے سنا: ﴿اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ﴾ پھر میں نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے پہلو میں نماز پڑھی تو انہیں بھی یہی کلمات پڑھتے سنا۔ آپ بیان کرتے ہیں کہ تب میں نے ان سے پوچھا: میں نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کو بھی یہی کلمات پڑھتے سنا ہے جو آپ پڑھ رہے تھے؟ تو حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ بھی یہی کلمات ادا فرمایا کرتے تھے۔ (اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔)

○ ”حضرت عبد اللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ (نماز کے بعد) تین دفعہ دعا اور تین دفعہ استغفار کرنا پسند فرماتے تھے۔“

(اس حدیث کو امام ابو داؤد، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔)

○ ”حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے ہر نماز کے بعد یہ پڑھا: ﴿اَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ﴾ (میں اللہ تعالیٰ سے بخشش چاہتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ہمیشہ زندہ اور ہمیشہ قائم رہنے والا ہے اور میں اسی کی جانب (اپنے گناہوں سے نادم ہو کر) رجوع کرتا ہوں۔) تو اسے بخش دیا جائے گا اگرچہ وہ جہاد سے بھاگا ہوا ہی کیوں نہ ہو۔“

(اسے امام ترمذی، ابو داؤد اور بخاری نے ’التاریخ الكبير‘ میں روایت کیا علاوہ ازیں اسے امام طبرانی نے بھی روایت کیا یہ الفاظ طبرانی کے ہیں۔ امام حاکم نے بھی اسے ’المستدرک‘ میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور فرمایا: یہ حدیث امام بخاری اور مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ﴿﴾ عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ خَلْقٍ كُلِّهِمْ



○ امام ابن السنی اور امام عبد الرزاق نے بھی اسے موقوفاً حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے اس اضافے کے ساتھ روایت کیا: ”جس نے (ہر نماز کے بعد) تین مرتبہ مذکورہ بالا کلمات ادا کئے تو اللہ تعالیٰ اس کے (تمام) گناہ مٹا دیتا ہے اگرچہ وہ میدان جہاد سے ہی فرار ہوا ہو۔“

○ ”حضرت زاذان بیان کرتے ہیں کہ مجھے ایک انصاری شخص نے کہا کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرض نماز کے بعد (یہ دعا) فرماتے ہوئے سنا: **اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي، وَتُبْ عَلَيَّ، إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ** (اے اللہ مجھے بخش دے اور میری توبہ قبول فرما، بے شک تو بہت توبہ قبول فرمانے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔) یہاں تک کہ آپ ﷺ نے سو مرتبہ یہ کلمات ادا فرمائے۔“ (اسے امام نسائی نے روایت کیا ہے۔)

○ ”حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: فرض نمازوں کے بعد کئے جانے والے کچھ اذکار ایسے ہیں جنہیں پڑھنے والا یا کرنے والا کبھی ناکام نہیں ہوتا (جن میں سے) تینتیس (۳۳) بار سبحان اللہ، تینتیس (۳۳) بار الحمد للہ اور چونتیس (۳۴) بار اللہ اکبر (پڑھنا) بھی ہے۔“

(اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔)

○ ”حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دو وظیفے ایسے ہیں کہ جو مسلمان بندہ ان کی حفاظت کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ وہ پڑھنے میں نہایت آسان ہیں لیکن انہیں پڑھنے والے تھوڑے ہیں یعنی ہر فرض نماز کے بعد دس دفعہ **سُبْحَانَ اللَّهِ** دس دفعہ **الْحَمْدُ لِلَّهِ** اور دس دفعہ **اللَّهُ أَكْبَرُ** پڑھے۔ یہ زبان پر تو ڈیڑھ سو اور میزان میں ڈیڑھ ہزار ہیں۔ دوسرا وظیفہ یہ ہے کہ چونتیس دفعہ **اللَّهُ أَكْبَرُ** پڑھے جبکہ سونے لگے اور تینتیس دفعہ **الْحَمْدُ لِلَّهِ** اور تینتیس دفعہ **سُبْحَانَ اللَّهِ** پڑھے۔ یہ زبان پر تو ڈیڑھ سو اور میزان میں ڈیڑھ ہزار ہیں اور جب وہ بستر پر جائے

بَلِّغِ الْعُلَى بِكَمَالِهِ، كَشَفِ الدُّجَى بِجَمَالِهِ، حَسَنْتَ جَمِيعَ خَصَالِهِ، صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ

چونتیس مرتبہ **اللَّهُ أَكْبَرُ** پڑھے، تینتیس مرتبہ **الْحَمْدُ لِلَّهِ** پڑھے اور تینتیس مرتبہ **سُبْحَانَ اللَّهِ** پڑھے۔ پس یہ زبان پر تو سوا دو میزان میں ایک ہزار ہیں۔ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ انہیں اٹکیوں پر شمار فرمایا کرتے تھے۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ان کا پڑھنا تو اتنا آسان ہے پھر ان پر عمل کرنے والے تھوڑے کیوں ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی سونے لگتا ہے تو ان کلمات کے کہنے سے پہلے شیطان اسے سلا دیتا ہے اور اس کی نماز کے اندر آتا ہے اور انہیں پڑھنے سے پہلے کوئی دوسرا کام یاد کر دیتا ہے۔“

(اس حدیث کو امام ابو حنیفہ، ترمذی، ابو داؤد نے مذکورہ الفاظ میں، ابن ماجہ اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔)

○ ”حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: ہمیں (یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) ہر نماز کے بعد تینتیس مرتبہ **سُبْحَانَ اللَّهِ** (یعنی سبحان اللہ)، تینتیس مرتبہ **تَحْمِيدُ اللَّهِ** (یعنی الحمد للہ) اور چونتیس مرتبہ **تَعْبِيرُ اللَّهِ** (یعنی اللہ اکبر) پڑھنے کا حکم صادر فرمایا گیا۔ پھر ایک انصاری صحابی نے خواب میں دیکھا کہ کسی نے کہا: حضور نبی اکرم ﷺ نے تمہیں ہر نماز کے بعد تینتیس بار سبحان اللہ، تینتیس بار الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر پڑھنے کا حکم فرمایا ہے۔ انہوں نے کہا: ہاں، اس کہا: تم ہر ایک کلمہ کو پچیس پچیس بار پڑھو اور ان کے ساتھ پچیس بار تحلیل (یعنی لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ) کو شامل کر لو (یہ ملا کر کل تعداد سو ہو جائے گی)۔ صبح کے وقت انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سارا ماجرا عرض کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایسے ہی کرو۔“

(اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی، احمد، دارمی اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور امام حاکم نے بھی فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔)

○ ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس نے پانچ نمازوں میں ہر نماز

لَا رَبَّ إِلَّا هُوَ، سَلَّمَ دَائِمًا أَهْدَى عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرَ خَلْقٍ كُلِّهِمْ



کے بعد دس مرتبہ سبحان اللہ اور دس مرتبہ اللہ اکبر اور دس مرتبہ الحمد للہ پڑھا تو یہ زبان پر ایک سو پچاس اور میزان میں پندرہ سو ہیں، اور جب سونے کے لئے اپنے بستر پر جا کر یہ کلمات سو مرتبہ زبان سے پڑھے تو یہ میزان میں ہزار ہیں۔ پس تم میں سے کون ہے جو دن میں پچیس سو مرتبہ گناہ کرتا ہے۔“

(اس حدیث کو امام نسائی، اور اسی سے ملتی جلتی حدیث امام طبرانی نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے۔)

○ ”حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے ہر ایک کو ہر نماز کے بعد دس مرتبہ سبحان اللہ، دس مرتبہ اللہ اکبر اور دس مرتبہ الحمد للہ پڑھنے سے کیا چیز مانع ہے؟ اور یہ پانچ نمازوں میں ڈیڑھ سو مرتبہ زبان پر اور میزان میں ڈیڑھ ہزار کے برابر ہیں اور جب کوئی آدمی اپنے بستر میں جا کر تینتیس مرتبہ سبحان اللہ، تینتیس مرتبہ الحمد للہ اور چونتیس مرتبہ اللہ اکبر کہتا ہے تو یہ زبان پر سو مرتبہ اور میزان میں ایک ہزار ٹیکوں کے برابر ہیں۔ سو تم میں سے کون ہے جو دن رات میں پچیس سو مرتبہ گناہ کرتا ہے۔“ (اس حدیث کو امام نسائی نے روایت کیا ہے۔)

○ ”حضرت اُمّ مالک النصار یہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ وہ (بطور ہدیہ) گھٹی کا مشکیزہ لے کر حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں، تو آپ ﷺ نے حضرت بلال کو حکم فرمایا (کہ وہ اس میں سے گھٹی نکال لیں)۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اس مشکیزے کو نچوڑ کر وہ مشکیزہ حضرت اُمّ مالک کو واپس لوٹا دیا۔ وہ گھر لوٹ آئیں اچانک دیکھا تو مشکیزہ (پہلے کی طرح گھٹی سے) بھرا ہوا تھا، وہ پھر حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میرے بارے میں کوئی حکم نازل ہوا ہے؟ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: اے اُمّ مالک! کیا ہوا؟ انہوں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) آپ نے میرا ہدیہ واپس لوٹا دیا ہے۔ آپ ﷺ نے حضرت بلال کو بلایا اور اس بارے میں پوچھا۔ تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے تو اس مشکیزے

بَلِّغُوا الْعِلْمَ بِكَمَالِهِ - كَشَفَ الدُّجَى بِجَمَالِهِ - حَسَنَتْ جَمِيعُ خَصَالِهِ - صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ

کو اتنا نچوڑا تھا کہ مجھے شرم آنے لگی تھی تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے اُمّ مالک! تمہیں مبارک ہو یہ برکت ہے جس کا ثواب اللہ تعالیٰ نے تمہیں جلدی عطا کر دیا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے انہیں سکھایا کہ ہر نماز کے بعد دس مرتبہ سبحان اللہ، دس مرتبہ الحمد للہ اور دس مرتبہ اللہ اکبر پڑھا کریں۔“

(اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ، طبرانی اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔ امام بیہقی نے فرمایا: اس کی سند میں عطاء بن سائب ہیں جو کہ ثقہ ہیں ..... اور باقی تمام رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔)

○ ”حضرت عطاء بن سائب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور کہا کہ مشکیزے اٹھانے کی وجہ سے میرے سینے میں درد کی شکایت ہے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: بچی بیس بیس کر میرے ہاتھوں کا بھی برا حال ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے کہا کہ آپ حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس جائیں کیونکہ آپ ﷺ کے پاس قیدی آئے ہیں تو شاید آپ کو بھی خدمت کے لئے کوئی قیدی دے دیں۔ سیدہ فرماتی ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں چلی گئی (مگر شرم و حیا کی وجہ سے کچھ عرض کئے بغیر ہی لوٹ آئیں)، پھر وہ دونوں (حضرت علی اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہما) آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک تم دونوں میرے پاس اس لئے آئے ہو کہ میں تمہیں کوئی خدمتگار دے دوں۔ اور یقیناً میں تمہیں وہ چیز بتاتا ہوں جو تم دونوں کے لئے خدمتگار سے بھی بہتر ہے۔ اور اگر تم چاہو تو میں تمہیں ایسی چیز بتاتا ہوں جو تمہارے لئے خادم سے بہتر ہے۔ آپ دونوں ہر نماز کے بعد تینتیس مرتبہ سبحان اللہ، تینتیس مرتبہ الحمد للہ، اور چونتیس مرتبہ اللہ اکبر پڑھا کرو اور جب رات تم دونوں سونے لگو تو اس وقت بھی یہ اذکار پڑھو جن کی تعداد سو بن جاتی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد جہاں تک میں جانتا ہوں میں نے یہ اذکار کبھی نہیں چھوڑے، ابن الکواء نے دریافت کیا

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ۞ عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ خَلْقٍ كُلِّهِمْ



کہ جنگ صفین کی رات بھی نہیں؟ حضرت علیؓ نے فرمایا: اے اہل عراق! اللہ تعالیٰ تمہیں ہلاک کرے، جنگ صفین کی رات بھی نہیں۔“

(اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ، نسائی اور بزار نے روایت کیا ہے۔)

”حضرت عقبہ بن عامر ؓ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے ہر نماز کے بعد معوذتین (سورۃ فلق اور سورۃ الناس) پڑھنے کا حکم فرمایا۔“

(اس حدیث کو امام ترمذی، ابو داؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ نیز امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث امام مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔)

۵۔ ”حضرت ابو امامہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھی اسے جنت میں داخل ہونے سے سوائے موت کے کوئی چیز نہیں روک سکتی۔“

(اس حدیث کو امام نسائی، ابن السنی، بیہقی اور طبرانی نے روایت کیا ہے، اور امام طبرانی نے بعض طرق میں ”قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ“ کے الفاظ کا اضافہ کیا ہے۔)

○ امام منذری نے فرمایا: اس حدیث کو امام نسائی نے اور طبرانی نے بھی مختلف اُسانید کے ساتھ روایت کیا ہے، جن میں سے ایک صحیح ہے۔ (امام منذری فرماتے ہیں کہ) اور ہمارے شیخ امام ابوالحسن نے بھی فرمایا: یہ امام بخاری کی شرائط پر صحیح ہے اور امام ابن حبان نے اسے کتاب الصلوة میں روایت کیا اور صحیح قرار دیا ہے، اور امام طبرانی نے اس کے بعض طرق میں اضافہ کیا ہے، اور اس کی سند اس اضافے کے ساتھ بھی جید اور عمدہ ہے۔ جبکہ امام بیہقی نے بھی فرمایا: امام طبرانی نے اسے 'المعجم الکبیر' اور 'المعجم الأوسط' میں جید اُسانید کے ساتھ روایت کیا ہے۔ اور علامہ ابن قیم الجوزیہ نے 'الواہل الصبیب' میں فرمایا: مجھ تک شیخ الاسلام ابن تیمیہ کا یہ قول پہنچا ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں نے ہر نماز کے بعد اس (آیت الکرسی پڑھنے کا) عمل کبھی جان بوجھ کر ترک نہیں کیا۔

• ”حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھی تو وہ دوسری نماز کا وقت ہونے تک اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہے گا۔“

(اس حدیث کو امام طبرانی اور خلال نے روایت کیا ہے اور امام منذری، بیہقی اور سیوطی نے فرمایا: اس کی سند صحیح ہے۔)

۵ "امام ابن نجار نے تاریخ بغداد میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھی تو اللہ تعالیٰ اسے شکر گزاروں کے دل، صدیقین کے اعمال اور انبیاء کرام کا ثواب عطا فرمائے گا، اور اس پر اپنے دائیں دستِ رحمت سے سایہ فگن ہو گا اور اس شخص کو سوائے موت کے جنت میں داخل ہونے سے کوئی چیز نہیں روک سکتی۔"

(اس حدیث کو امام سیوطی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔)

○ ”حضرت زید بن ارقم ؓ نے بیان کیا کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا اور حضرت سلمان کے بیان کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ ہر نماز کے بعد یوں دعا فرماتے: ﴿اللَّهُمَّ، رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ اَنَا شَهِيدٌ اَنَّكَ اَنْتَ الرَّبُّ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ، اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ اَنَا شَهِيدٌ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ، اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ اَنَا شَهِيدٌ اَنَّ الْعِبَادَ كُلَّهُمْ اِخْوَةٌ، اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ اجْعَلْنِي مُخْلِصًا لَكَ وَأَهْلِي فِي كُلِّ سَاعَةٍ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ اسْمِعْ وَاسْتَجِبْ اللَّهُ أَكْبَرُ الْأَكْبَرُ اللَّهُمَّ نُوِّرِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ (قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ) رَبِّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ اللَّهُ أَكْبَرُ الْأَكْبَرُ حَسْبِيَ اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ، اللَّهُ أَكْبَرُ الْأَكْبَرُ﴾ (اے اللہ! ہمارے اور ہر ایک شے کے رب! میں گواہ ہوں کہ رب صرف تو ہے۔ تو اکیلا ہے تیرا کوئی شریک نہیں۔ اے اللہ! ہمارے اور ہر ایک شے کے رب! میں گواہ ہوں کہ محمد (ﷺ) تیرے بندے اور

بَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِباً أَبَداً ﴿٥﴾ عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ خَلْقٍ كُلِّهِمْ



رسول ہیں۔ اے اللہ! ہمارے اور ہر ایک شے کے رب! میں گواہ ہوں کہ تمام بندے بھائی بھائی ہیں۔ اے اللہ! ہمارے اور ہر ایک شے کے رب! مجھے اور میرے اہل خانہ کو دنیا و آخرت میں ہر وقت اپنے لیے خاص کر لے۔ اے بزرگی اور کرم والے! میری دعا سن اور قبول فرما۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ بہت بڑا ہے۔ اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے نور (سلیمان بن داود کی روایت میں ہے:) آسمانوں اور زمین کے رب! اللہ بہت بڑا ہے، بہت بڑا ہے۔ میرے لیے اللہ کافی ہے اور اچھا کام بنانے والا، اللہ بہت بڑا ہے۔ بہت بڑا ہے۔ (اس حدیث کو امام ابو داود، نسائی اور احمد اور ابویعلیٰ نے روایت کیا ہے۔)

○ "حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب اپنی نماز سے فارغ ہوتے تو اپنا دایاں ہاتھ اپنی پیشانی مبارک پر پھیرتے اور فرماتے: ﴿بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ، اللَّهُمَّ أَذْهَبْ غَمِّي اللَّهُمَّ وَالْحُزْنَ﴾ (اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں، جو نہایت مہربان، رحم فرمانے والا ہے، اے اللہ! میرے غم و حزن کو دور فرما دے۔)"

(اس حدیث کو امام طبرانی، ابونعیم اور ابن السنی نے روایت کیا ہے نیز امام بیہقی نے فرمایا: امام طبرانی کی دو اسناد میں سے ایک سند کے رجال ثقہ ہیں۔)

○ "حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ، حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ہر فرض نماز کے بعد ﴿سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ﴾ وَمَسْلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿(آپ کا رب، جو عزت کا مالک ہے اُن (باتوں) سے پاک ہے جو وہ بیان کرتے ہیں اور (تمام) رسولوں پر سلام ہو اور سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے اور) تین مرتبہ پڑھے تو اسے پورے پیمانے کے ساتھ اجر عطا کیا جاتا ہے۔"

(اس حدیث کو امام طبرانی اور منذری نے روایت کیا ہے۔)

بَلِّغِ الْعُلَى بِكَمَالِهِ، كَشَفِ الدُّجَى بِجَمَالِهِ، حَسَنْتَ جَمِيعَ خَصَالِهِ، صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ

○ "ایک روایت میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو متعدد بار اپنی نماز کے آخر میں سلام پھیرتے وقت یہ دعا پڑھتے سنا: ﴿سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ﴾ وَمَسْلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿(آپ کا رب، جو عزت کا مالک ہے اُن (باتوں) سے پاک ہے جو وہ بیان کرتے ہیں اور (تمام) رسولوں پر سلام ہو اور سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے اور) (اے امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔)

○ "حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے نماز کے بعد یہ پڑھا: ﴿سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ﴾ (اللہ تعالیٰ جو کہ عظمت والا ہے اس کی ذات (ہر عیب و نقص سے) پاک ہے، اور اسی کی حمد کے ساتھ (ہر چیز کا وجود ہے) اور نیکی کرنے کی طاقت اور توفیق نہیں ہے مگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے۔) تو وہ (اپنی نشست سے) اٹھنے سے (قبل) بخشا جائے گا۔"

(اس حدیث کو امام ابن السنی نے روایت کیا اور "تین مرتبہ" کے لفظ کا اضافہ کیا، اور امام بزار نے بھی اسے روایت کیا ہے جیسا کہ امام منذری نے فرمایا اور مذکورہ الفاظ بھی بزار کے ہیں، اور ابن ابی حاتم نے بھی اسے روایت کیا ہے اور کسی راوی پر جرح نہیں کی اور امام منذری نے فرمایا: اسے امام بزار نے ابو زہراء سے، حضرت انس رضی اللہ عنہ کے طریق سے روایت کیا ہے اور اس کی سند امام ابو زہراء تک عمدہ ہے اور امام بیہقی نے فرمایا: اسے بزار نے امام ابو زہراء سے بواسطہ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کیا ہے اور ابو زہراء کے متعلق میں جرح و تعدیل نہیں جانتا اور اس حدیث کے باقی رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔)

○ "حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ، حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے ہر فرض نماز کے بعد یہ دعائیں کیں، روز قیامت اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جائے گی: ﴿اللَّهُمَّ أَغِثْ مُحَمَّدًا الْوَسِيلَةَ وَاجْعَلْهُ فِي الْمُصْطَفَيْنِ مَحَبَّتَهُ وَفِي الْعَالَمِينَ ذَرَجَتَهُ وَفِي الْمُقَرَّبِينَ ذِكْرَ ذَارِهِ﴾ (اے اللہ! محمد

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا ﴿عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ خَلْقِي كُلِّهِمْ



مصطفیٰ ﷺ کو مقام وسیلہ عطا فرما، اور اپنے برگزیدہ بندوں میں ان کی محبت رکھ دے اور تمام جہانوں میں ان کا درجہ قائم فرما اور مقررین میں ان کے گھر کا ذکر جاری فرما دے (آمین)۔ (اے امام طبرانی اور منذری نے روایت کیا ہے۔)

○ ”امام ابن کثیر بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے (اس آیت مبارکہ میں) فرمایا: ﴿وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ﴾ وَبِالنَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَأَذْبَارَ السُّجُودِ (اور آپ اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کیجئے طلوع آفتاب سے پہلے اور غروب آفتاب سے پہلے اور رات کے بعض اوقات میں بھی اس کی تسبیح کیجئے اور نمازوں کے بعد بھی) اسی لئے حدیث میں فرض نمازوں کے بعد تسبیح، تحمید اور تکبیر کے مستحب ہونے کا بیان ہے اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تکبیر کی (بلند) آوازوں سے ہمیں معلوم ہو جاتا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نماز ختم فرما چکے ہیں۔“

## آلَايَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

۱. فَإِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَادْكُرُوا اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِكُمْ.

(النساء، ۴: ۱۰۳)

”پھر اے (مسلمانو!) جب تم نماز ادا کر چکو تو اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور اپنے پہلوؤں پر (لیٹے ہر حال میں) یاد کرتے رہو۔“

۲. وَادْكُرْ رَبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَخِيفَةً وَدُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ وَلَا تَكُنْ مِنَ الْغَافِلِينَ

(الأعراف، ۷: ۲۰۵)

”اور اپنے رب کا اپنے دل میں ذکر کیا کرو عاجزی و زاری سے اور خوف و خشکی سے اور میانہ آواز سے پکار کر بھی، صبح و شام (ذکر حق جاری رکھو) اور غافلوں میں سے نہ ہو جاؤ۔“

بَلِّغِ الْعُلَىٰ بِكَمَالِهِ- كَشَفِ الدُّجَىٰ بِجَمَالِهِ- حَسَنَتْ جَمِيعُ خَصَالِهِ- صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ

۳. وَادْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ

(الأنفال، ۸: ۴۵)

”اور کثرت سے اللہ کا ذکر کیا کرو تا کہ تم فلاح پا جاؤ۔“

۴. الَّذِينَ آمَنُوا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوبُهُمْ بِذِكْرِ اللَّهِ أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ

(الرعد، ۱۳: ۲۸)

”جو لوگ ایمان لائے اور ان کے دل اللہ کے ذکر سے مطمئن ہوتے ہیں، جان لو کہ اللہ ہی کے ذکر سے دلوں کو اطمینان نصیب ہوتا ہے۔“

۵. يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا

(الأحزاب، ۳۳: ۴۱، ۴۲)

”اے ایمان والو! تم اللہ کا کثرت سے ذکر کیا کرو۔“

صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ خَلْقِي كُلِّهِمْ



## ﴿فرض نمازوں کے بعد کی دعاؤں کا بیان﴾

○

”حضرت ابو امامہ ؓ روایت فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اندس میں عرض کیا گیا: (یا رسول اللہ!) کس وقت کی دعا زیادہ سنی جاتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: رات کے آخری حصے میں (کی گئی دعا) اور فرض نمازوں کے بعد (کی گئی دعا جلد قبول ہوتی ہے)۔“

(اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی اور عبد الرزاق نے بیان کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔)

○ ”حضرت عمرو بن ميمون الأودي ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ اپنے صاحبزادوں کو ان کلمات کی یوں تعلیم دیا کرتے جیسے استاد بچوں کو لکھنا سکھاتا ہے اور فرماتے: بیشک رسول اللہ ﷺ ہر نماز کے بعد ان کلمات کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کیا کرتے تھے (آپ ﷺ فرماتے: ﴿اللَّهُمَّ، إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجَبَنِ وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أُوْدَى الْعَصْرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ﴾ (اے اللہ! میں بزدلی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں ذلت کی زندگی کی طرف لوٹائے جانے (یعنی بڑھاپے) سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور دنیا کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور عذاب قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔) (حضرت عمرو بن ميمون بیان کرتے ہیں) جب میں نے یہ حدیث حضرت مصعب (بن سعد) ؓ کے سامنے بیان کی تو انہوں نے بھی اس کی تصدیق فرمائی۔“

(یہ حدیث امام بخاری، ترمذی اور نسائی نے روایت کی ہے اور امام ترمذی نے اسے حسن صحیح کہا ہے) ○ ”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ سلام پھیرنے کے بعد ﴿اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ

بَلَّغْ عَلَيَّ بِكَمَالِهِ، كَشَفْ الدُّجَى بِجَمَالِهِ، حَسَنْتَ جَمِيعَ خِصَالِهِ، صَلَّوْا عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَالْإِكْرَامِ﴾ (اے اللہ! تو سلامتی والا ہے، سلامتی تیری ہی طرف سے ہے، اے جلالت و بزرگی کے مالک! تو پاک ہے) پڑھنے کی مقدار کے برابر تشریف فرما ہوتے۔“

(اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی، ابن ماجہ اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔)

○ امام ترمذی نے فرمایا: اس باب میں حضرت ثوبان، ابن عمر، ابن عباس، ابو سعید، ابو ہریرہ اور مغیرہ بن شعبہ ؓ سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور حضرت خالد الحذاء نے بھی حضرت عائشہ سے مروی حضرت عبد اللہ بن الحارث سے عاصم کی مثل یہ حدیث بیان کی ہے۔ اور حضور نبی اکرم ﷺ سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ ﷺ سلام پھیرنے کے بعد یہ دعا پڑھا کرتے: ﴿لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اللَّهُمَّ، لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَبَدِ مِنْكَ الْجَدُّ﴾ (اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے بادشاہی ہے، اور اسی کے لئے تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔ اے اللہ! جسے تو دے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جسے تو روکے اسے کوئی دینے والا نہیں اور کسی دولت مند کو تیرے مقابلے میں دولت نفع نہیں دے گی۔) اور حضور نبی اکرم ﷺ سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ ﷺ سلام پھیرنے کے بعد یہ پڑھا کرتے: ﴿سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ (آپ کا رب، جو عزت کا مالک ہے اُن (باتوں) سے پاک ہے جو وہ بیان کرتے ہیں اور (تمام) رسولوں پر سلام ہو اور سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے)۔“

○ ”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ﴿﴾ عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ خَلْقِي كُلِّهِمْ



نماز اور سجدہ میں یہ دعا فرماتے: اے اللہ! میرے دل میں نور کر دے، میرے کانوں میں نور کر دے، میرے دائیں نور کر دے، میرے بائیں نور کر دے، میرے آگے نور کر دے، میرے پیچھے نور کر دے، میرے اوپر نور کر دے، میرے نیچے نور کر دے، میرے لئے نور کر دے یا فرمایا: مجھے (سرپائے) نور بنا دے۔

(یہ حدیث متفق علیہ ہے، مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔)

○ ”ایک اور روایت میں ہے کہ آپ ﷺ یوں فرماتے: اے اللہ! میرے دل میں نور کر دے، میری آنکھوں میں نور کر دے، میرے اوپر نور کر دے، میرے نیچے نور کر دے، میرے دائیں نور کر دے، میرے بائیں نور کر دے، میرے سامنے نور کر دے، میرے پیچھے نور کر دے اور میرے اندر نور کر دے اور میرے لئے عظیم نور کر دے۔“

(اسے امام مسلم، ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔)

○ اَللّٰهُمَّ، اجْعَلْ لِي نُوْرًا فِي قَلْبِي،

وَنُوْرًا فِي قَبْرِي، وَنُوْرًا مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ، وَنُوْرًا مِنْ خَلْفِي، وَنُوْرًا عَنْ يَمِيْنِي، وَنُوْرًا عَنْ شِمَالِي، وَنُوْرًا مِنْ فَوْقِي، وَنُوْرًا مِنْ تَحْتِي، وَنُوْرًا فِي سَمْعِي، وَنُوْرًا فِي بَصَرِي، وَنُوْرًا فِي شَعْرِي، وَنُوْرًا فِي بَشَرِي، وَنُوْرًا فِي لَحْمِي، وَنُوْرًا فِي دَمِي، وَنُوْرًا فِي عِظَامِي. اَللّٰهُمَّ، اَعْظِمْ لِي نُوْرًا، وَاَعْظِمْ لِي نُوْرًا، وَاَجْعَلْ لِي نُوْرًا ....

”اے اللہ! میرے دل میں نور کر دے، میری قبر میں میرے آگے، میرے پیچھے، میرے دائیں، میرے بائیں، میرے اوپر اور میرے نیچے، نور ہی نور کر دے۔ اے اللہ! میرے کانوں، میری آنکھوں، میرے بالوں، میرے چہرے، میرے گوشت، میرے

بَلَدُ الْعُلَى بِكَمَالِهِ، كَشَفَ الدُّخَانِ بِجَمَالِهِ، حَسَنَتْ جَمِيعُ خِصَالِهِ، صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ

خون اور میری ہڈیوں میں نور ہی نور کر دے۔ اے اللہ! میرے لئے عظیم نور کر دے۔ مجھے نور عطا فرما اور میرے لئے نور بنا دے۔“

(اسے امام بخاری، مسلم اور ترمذی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص آخری تشہد سے فارغ ہو جائے تو چار چیزوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے: جہنم کے عذاب سے، قبر کے عذاب سے، زندگی اور موت کی آزمائش سے اور سب دجال کے فتنے سے۔“ (یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔)

○ ”اور امام عسقلانی نے فتح الباری میں فرمایا: اس بارے میں مختلف

روایات ہیں کہ کیا آپ ﷺ ایسا سلام سے پہلے فرماتے یا سلام پھیرنے کے بعد، سو امام مسلم کی روایت میں ہے کہ پھر آخری چیز جو آپ ﷺ تشہد اور سلام کے درمیان فرماتے وہ یہ ہے: (اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قُلْتُ وَمَا اَخْرَجْتُ وَمَا اسْرَزْتُ وَمَا اسْرَفْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهِ مِنِّي اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ) (اے اللہ میرے وہ گناہ جو میں نے آگے بھیج دیے اور جو میں پیچھے چھوڑ آیا اور وہ گناہ جو میں نے چھپ کر کیے، اور جن میں حد سے بڑھ گیا اور جو گناہ میں نے اعلانیہ کئے اور وہ گناہ جو مجھ سے زیادہ تو جانتا ہے (سب) بخش دے۔ بے شک تو ہی آگے لانے والا ہے اور تو ہی پیچھے کرنے والا ہے، اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔) اور امام مسلم ہی کی ایک روایت ہے۔ جب آپ ﷺ سلام پھیر لیتے تو یوں فرماتے: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قُلْتُ ..... الخ۔ ان دونوں روایتوں کے درمیان تطبیق دوسری روایت کے ارادۂ سلام پر محمول کر کے کی جائے گی کیونکہ دونوں طرق کا مخرج (یعنی رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس) ایک ہی ہے۔ اور اسی حدیث کو امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں ان الفاظ کے ساتھ وارد کیا ہے کہ جب آپ ﷺ نماز سے فارغ

نَارَبَ صَلًى وَ سَلَّمَ دَاخِلًا اَبَدًا عَلَى حَبِيْبِكَ خَيْرَ خَلْقٍ كُلِّهِمْ



ہو جاتے اور سلام پھیر لیتے (تو یہ دعا فرماتے)۔ اور یہ اس چیز میں ظاہر ہے کہ یہ سلام کے بعد ہے، اور یہاں اس چیز کا بھی احتمال ہے کہ آپ ﷺ ایسا سلام پھیرنے سے پہلے بھی اور بعد میں بھی فرماتے ہوں۔“

○ ”حضرت ابو بکر الصدیق ؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا: (یا رسول اللہ!) مجھے ایسی دعا سکھائیں جسے میں نماز میں پڑھا کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یوں کہا کرو: ﴿اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَلَا تَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ فَاعْفُورْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ﴾ (اے اللہ! میں نے اپنے اوپر بہت ظلم کیا۔ مگر تیرا ہی بخشتا ہے۔ مجھے اپنی بارگاہ سے بخشش عطا فرما دے اور مجھ پر رحم فرما، یقیناً تو بخشتے والا نہایت مہربان ہے)۔“ (یہ حدیث متفق علیہ ہے۔)

○ ”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آج رات میرا رب میرے پاس نہایت احسن صورت میں آیا ..... اور مجھ سے فرمایا: اے محمد! جب آپ نماز ادا کر چکیں تو یہ دعا مانگیں: ﴿اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ، وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ، وَحُبَّ الْمَسَاكِينِ، وَإِذَا أَرَدْتَ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَأَقْصِنِي إِلَيْكَ غَيْرَ مُفْتُونٍ﴾ (اے اللہ! میں تجھ سے اچھے اعمال کے اپنانے، برے اعمال کو چھوڑنے اور مساکین کی محبت کا سوال کرتا ہوں اور جب تو اپنے بندوں کو آزمائے گا ارادہ کرے تو مجھے اس سے پہلے ہی بغیر آزمائے اپنے پاس بلا لے)۔“

(اسے امام ترمذی، مالک اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے اور امام حاکم نے بھی فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔)

○ ”حضرت شداد بن اوس ؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نماز میں (یہ) دعا فرماتے: ﴿اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الثَّابِتَ فِي الْأَمْرِ وَالْعَزِيمَةَ عَلَى الرَّشْدِ وَأَسْأَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ وَأَسْأَلُكَ قَلْبًا سَلِيمًا وَلِسَانًا صَادِقًا بَلَدًا أَعْلَى بِكَمَالِهِ، كَشَفَ الدُّجَى بِجَمَالِهِ، حَسَنَتِ جَمِيعُ خَصَالِهِ، صَلَّوْا عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَأَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَأَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ﴾ (اے میرے پروردگار! میں ہر کام میں تجھ سے استقامت اور ہدایت پر عزیمت کا سوال کرتا ہوں اور تجھ سے تیری نعمت پر شکر ادا کرنے اور تیری احسن طریقے سے تیری عبادت کی توفیق کا سوال کرتا ہوں، اور میں تجھ سے قلب سلیم اور سچ بولنے والی زبان کا سوال کرتا ہوں اور ہر اس خیر کا سوال کرتا ہوں جو تیرے علم میں ہے اور ہر اس برائی سے بھی تیری پٹھ مانگتا ہوں جو تیرے علم میں ہے۔ اور میں تجھ سے ہی مغفرت اور بخشش مانگتا ہوں جسے تو جانتا ہے)۔“

(اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی نے مذکورہ الفاظ میں، احمد، ابن ابی شیبہ اور ابن حبان نے روایت کیا اور صحیح قرار دیا ہے اور امام ابن حجر نے بھی ’نتائج الافکار‘ میں اسے حسن قرار دیا ہے۔)

○ ”حضرت معاذ بن جبل ؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک دن ان کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: اے معاذ! میں تم سے محبت کرتا ہوں، حضرت معاذ ؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، اللہ کی قسم! میں بھی آپ سے (اپنی جان سے بڑھ کر) محبت کرتا ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے معاذ! میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ ہر نماز کے بعد یہ دعا مانگنا ہرگز نہ چھوڑنا: ﴿اللَّهُمَّ، أَعِنِّي عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ﴾ (اے اللہ! تیرا ذکر، تیرا شکر اور احسن طریقے سے تیری عبادت کی ادائیگی میں میری مدد فرما)۔“

(اسے امام ابو داؤد، نسائی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے اسے بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح کہا ہے۔)

○ ”حضرت ازرق بن قیس ؓ کا بیان ہے کہ ایک (صحابی) امام نے ہمیں نماز پڑھائی جن کی کنیت حضرت ابو رثہ ؓ تھی، انھوں نے فرمایا: میں نے یہ نماز یا اس جیسی نماز حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ پڑھی ہے۔ (پھر انہوں نے اس نماز کی کیفیت بیان کرتے ہوئے) فرمایا: حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما پہلی صف میں دائیں جانب

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ﴿عَلَى حَبِيبِكَ غَيْرِ خَلْقٍ كَلِمَةٍ﴾



کھڑے تھے اور ایک آدمی نماز کی تکبیر اولیٰ میں آشال ہوا۔ جب حضور نبی اکرم ﷺ نے نماز پڑھا کر دائیں جانب سلام پھیرا، یہاں تک کہ آپ ﷺ کے رخساروں کی سفیدی ہم نے دیکھی۔ پھر ایسے ہی مڑے جیسے ابو رمدہ مڑے ہیں یعنی وہ خود۔ تو جو شخص تکبیر اولیٰ میں آکر شال ہوا تھا کھڑا ہو کر دو گنا پڑھنے لگا تو حضرت عمرؓ اس کی طرف چھپے اور اسے کندھوں سے پکڑ کر ہلایا پھر فرمایا: بیٹہ جاؤ کیونکہ اہل کتاب صرف اس وجہ سے ہلاک ہوئے کہ ان کی نمازوں کے درمیان وقفہ نہیں ہوتا تھا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے نگاہ مبارک اٹھا کر انہیں دیکھا اور فرمایا: اے ابن خطاب! اللہ تعالیٰ نے تمہیں صحیح بات کہنے کی توفیق مرحمت فرمائی ہے۔“

(اس حدیث کو امام ابو داؤد، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث امام مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔)

• ”حضرت ابو صالح نے حضور نبی اکرم ﷺ کے ایک صحابی سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے ایک آدمی سے فرمایا: تم نماز میں کیا کہتے ہو؟ اس نے عرض کیا: میں تشہد پڑھتا ہوں اور یہ کہتا ہوں: ﴿اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ﴾ (اے اللہ! میں تجھ سے جنت مانگتا ہوں اور جہنم سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔) لیکن مجھے آپ کی اور حضرت معاذ کی دعا کا پتہ نہیں لگتا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہم بھی اسی کے ارد گرد دعا مانگتے ہیں۔“

(اس حدیث کو امام ابو داؤد، ابن ماجہ، احمد اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔ امام کتانی نے فرمایا: اس کی سند صحیح اور رجال ثقہ ہیں۔)

• ”حضرت علی بن ابی طالبؓ نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ جب نماز سے سلام پھیرتے تو (یہ) دعا فرماتے: ﴿اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قُلْتُ وَمَا أَخْرَجْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ

بَلَاءُ الْعَالَمِينَ بِكُمَا إِلَهِي كَشَفَ الدُّخَانُ بِحِمَايَاهُ حَسَنَتِ خَيْرِيَّةٍ خَصَّ إِلَهُ صَلَوَاتُهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

الْمُؤَخِّرُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ﴾ (اے اللہ! مجھے بخش دے اور جو میں نے پہلے کیا اور جو بعد میں کروں گا اور جو میں نے چھپا کر کیا اور جو اعلانیہ کیا اور جو میں نے اِسراف کیا جسے تو میری نسبت زیادہ جانتا ہے (سب بخش دے۔) تو آگے بڑھانے والا اور تو ہی پیچھے ہٹانے والا ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔“

(اس حدیث کو امام ابو داؤد، احمد، ابن خزیمہ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔)

• ”مردان سے روایت ہے کہ ان کی موجودگی میں حضرت کعب (احبار)ؓ نے حلف اٹھایا کہ اس ذات کی قسم جس نے حضرت موسیٰؑ کے لیے دریا کو چیر دیا! ہم نے تورات میں (یہ لکھا) پایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت داؤدؑ جب نماز سے فارغ ہوتے تو یوں دعا فرماتے: ﴿اللَّهُمَّ أَصْلِحْ لِي ذَنْبِي الَّذِي جَعَلْتَهُ لِي عِصْمَةً وَأَصْلِحْ لِي دُنْيَايَ الَّتِي جَعَلْتَ فِيهَا مَعَاشِي، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَأَعُوذُ بِعَفْوِكَ مِنْ نَقْمِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِي لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَبَدِ مِنْكَ الْجَدُّ﴾ (اے اللہ! وہ دین جس سے میرا بچاؤ ہے اسے درست فرما دے اور میری دنیا، جس میں میرا رزق ہے اس کی اصلاح فرما۔ اے اللہ! میں تیرے غضب سے تیری رضا کی پناہ طلب کرتا ہوں۔ اور تیرے انتقام سے تیری بخشش کی پناہ مانگتا ہوں۔ اور تیری ہر طرح کی گرفت سے تیری پناہ مانگتا ہوں، تو جو کچھ عطا کرے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو روک لے اسے کوئی دینے والا نہیں ہے۔ اور مال دار کا مال تیرے نزدیک کسی کام نہ آئے گا۔) مردان نے کہا کہ مجھ سے حضرت کعبؓ نے بیان کیا کہ انہیں حضرت صہیبؓ نے بتایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب نماز ادا فرما لیتے تو آپ ﷺ بھی یہ کلمات ارشاد فرمایا کرتے تھے۔“

(اس حدیث کو امام نسائی، ابن خزیمہ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام مقدسی نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ۖ عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ خَلْقِكَ كُلِّهِمْ



۵ "حضرت عطا بن سائب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما نے ہمیں نماز پڑھائی تو انہوں نے مختصر نماز پڑھائی بعض لوگوں نے عرض کیا: آپ نے ہلکی یا مختصر نماز ادا کی ہے۔ انہوں نے فرمایا: اس کے باوجود کہ میں نے اپنی نماز میں بعض دعائیں پڑھیں جنہیں میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا ہے۔ جب وہ کھڑے ہوئے تو ایک شخص ان کے پیچھے گیا عطا نے کہا وہ میرے والد تھے لیکن انہوں نے اپنا نام پوشیدہ رکھا۔ اور ان سے وہ دعا دریافت کی پھر واپس آئے اور لوگوں کو بتایا کہ وہ دعا یہ تھی: ﴿اللَّهُمَّ بَعْلِيكَ الْغَيْبُ وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ أَحْبَبِي مَا عَلِمْتُ الْحَيَاةَ خَيْرًا لِي وَتَوَفَّنِي إِذَا عَلِمْتُ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِي، اللَّهُمَّ وَأَسْأَلُكَ خَشْيَتِكَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، وَأَسْأَلُكَ كَلِمَةَ الْحَقِّ فِي الرِّضَا وَالنَّفْصِ، وَأَسْأَلُكَ الْقَصْدَ فِي الْفَقْرِ وَالْغِنَى، وَأَسْأَلُكَ نَعِيمًا لَا يَنْفَدُ، وَأَسْأَلُكَ قُرَّةَ عَيْنٍ لَا تَنْقَطِعُ، وَأَسْأَلُكَ الرِّضَا بَعْدَ الْقَضَاءِ، وَأَسْأَلُكَ بَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ، وَأَسْأَلُكَ لَذَّةَ النَّظَرِ إِلَى وَجْهِكَ وَالشُّوقِ إِلَى لِقَائِكَ فِي غَيْرِ ضَرَاءٍ مُضْطَرٍّ وَلَا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ، اللَّهُمَّ زَيِّنَا بِزِينَةِ الْإِيمَانِ وَاجْعَلْنَا هَذِهِ مُهْتَدِينَ﴾ (۱) اے اللہ! میں تجھ سے تیرے علم غیب اور تیری وہ قدرت، جو تجھے مخلوقات پر ہے، کے وسیلہ سے دعا کرتا ہوں۔ تو جب تک میرے لئے زندگی کو اچھا اور بہتر سمجھے مجھے زندہ رکھ اور جب تو میرے لئے موت کو بہتر سمجھے تو مجھے موت عطا کر دے۔ یا اللہ! میں تجھ سے ظاہر اور باطن میں تیری خشیت کا طلبگار ہوں اور تجھ سے خوشی اور غمی ہر دو حالتوں میں حکمت سے لبریز بیچ بولنے کی توفیق طلب کرتا ہوں۔ اور میں تجھ سے فقر و غناء ہر دو حالتوں میں میانہ روی کا سوال کرتا ہوں اور تجھ سے ایسی نعمت کا سوال کرتا ہوں جو کبھی ختم نہ ہو۔ اور ایسی آنکھوں کی ٹھنڈک کا سوال کرتا ہوں جو کبھی ختم نہ ہو۔ اور میں تجھ سے تیرے فیصلوں پر تیری رضا مندی کا طالب ہوں اور تجھ سے موت کے بعد راحت اور آسائش کا سوال کرتا ہوں اور تجھ سے بغیر نقصان اور گمراہ کن فتنہ کے تیرے دیدار کی لذت اور شوقِ ملاقات و حاضری کا طلبگار

بَلَدَةُ الْعُلَى بِكَمَالِهِ، كَشَفَ الدُّجَى بِجَمَالِهِ، حَسَنَتْ بِحَيْمِهِ خِصَالِهِ، صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ

ہوں۔ اور اے اللہ! میں اس مصیبت سے پناہ مانگتا ہوں جس پر صبر نہ ہو سکے اور اس فساد سے جو انسان کو گمراہ کر دے۔ اے اللہ! ہمیں ایمان کی زیبائش سے آراستہ فرما اور ہمیں ہدایت دینے والا اور ہدایت یافتہ بنا دے۔"

(اس حدیث کو امام نسائی، احمد، ابن ابی شیبہ، ابن حبان اور بزار نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ اور امام شوکانی نے فرمایا: اس کی سند کے رجال ثقہ ہیں۔)

۵ "حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ صبح کی نماز کے بعد یہ دعا فرماتے: ﴿اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا طَيِّبًا وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا﴾ (۱) اے اللہ! میں تجھ سے علم نافع، رزق حلال اور عمل مقبول کا سوال کرتا ہوں۔" (اس حدیث کو امام ابن ماجہ، نسائی، احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔)

۵ "حضرت انس رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب بھی کوئی بندہ (مومن) ہر نماز کے بعد اپنی ہتھیلیاں (دعا کے لئے) پھیلاتا ہے پھر یہ کہتا ہے: ﴿اللَّهُمَّ إِلَهِي، وَإِلَهَ ابْنِ آدَمَ، وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ، وَإِلَهَ جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ أَسْأَلُكَ أَنْ تَسْتَجِيبَ دُعَايَ فَإِنِّي مُضْطَرٌّ، وَتَقْصِمَنِي فِي دِينِي، فَإِنِّي مُبْتَلى، وَتَنَالِنِي بِرَحْمَتِكَ، فَإِنِّي مُذْئِبٌ، وَتَنْفِي عَنِّي الْفَقْرَ، فَإِنِّي مُتَمَسِكٌ﴾ (۱) اے میرے اللہ! اے میرے اور حضرت ابراہیم، اسحاق اور یعقوب علیہم السلام کے معبود اور حضرت جبرائیل، میکائیل اور اسرافیل علیہم السلام کے معبود، میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو میری دعا قبول فرما کیونکہ میں مجبور ہوں اور تو مجھے میرے دین میں محفوظ رکھ کیونکہ میں آزمائش میں ہوں اور تو مجھے اپنی رحمت سے حصہ وافر عطا فرما کیونکہ میں گنہگار ہوں اور مجھ سے فقر کو دور فرما کیونکہ میں ایک مسکین ہوں۔) تو اللہ تعالیٰ اُسے اپنے ذمہ کرم پر لے لیتا ہے کہ اس کے ہاتھوں کو ناکام واپس نہیں لوٹاتا۔"

(اس حدیث کو امام ابن السنی، ابن عساکر، ویلی و ہندی نے روایت کیا ہے۔)

تَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ﴿عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ خَلْقٍ كُلِّهِمْ



”حضرت ابو ایوب (انصاری) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے جب بھی حضور نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز پڑھی (تو دیکھا کہ) آپ ﷺ جب نماز سے فارغ ہوتے تو میں آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنتا: ﴿اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطَايَايَ وَذُنُوبِي كُلَّهَا، اللَّهُمَّ وَأَنْعِشْنِي وَأَجْزِلْنِي لِصَالِحِ الْأَعْمَالِ وَالْأَخْلَاقِ، إِنَّهُ لَا يَهْدِي لِصَالِحِهَا، وَلَا يَصْرِفُ سَبِيلَهَا إِلَّا أَنْتَ﴾ (اے میرے اللہ! میری تمام خطائیں اور گناہ بخش دے، اے میرے اللہ! مجھے (اپنی عبادت و اطاعت کے لئے) ہشاش بشاش رکھ اور مجھے اپنی آزمائش سے محفوظ رکھ اور مجھے نیک اعمال و اخلاق کی طرف رہنمائی عطا فرما، بیشک نیک اعمال و اخلاق کی طرف ہدایت تیرے سوا کوئی نہیں دیتا اور بُرے اعمال و اخلاق سے تیرے سوا کوئی نہیں بچاتا۔“

(اس حدیث کو امام طبرانی، حاکم اور ابن اسنی نے روایت کیا ہے۔)

”حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں جب بھی فرض نماز یا نفل نماز میں حضور نبی اکرم ﷺ کے پیچھے کھڑا ہوا تو میں نے آپ ﷺ کو ان کلمات سے دعا فرماتے ہوئے سنا جن میں آپ ﷺ کوئی کی بیشی نہیں فرماتے تھے (وہ کلمات یہ ہیں): ﴿اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَخَطَايَايَ، اللَّهُمَّ أَنْعِشْنِي وَأَجْزِلْنِي لِصَالِحِ الْأَعْمَالِ وَالْأَخْلَاقِ فَإِنَّهُ لَا يَهْدِي لِصَالِحِهَا وَلَا يَصْرِفُ سَبِيلَهَا إِلَّا أَنْتَ﴾ (اے میرے اللہ! میری خطائیں اور گناہ بخش دے، اے میرے اللہ! مجھے (اپنی عبادت اور طاعت کے لئے) ہشاش بشاش کر دے اور مجھے اپنی آزمائش سے محفوظ رکھ اور مجھے نیک اعمال و اخلاق کی رہنمائی عطا فرما۔ پس بیشک تیرے سوا ان نیک اعمال کی رہنمائی کوئی نہیں کرتا اور نہ ہی تیرے سوا برے اعمال و اخلاق سے کوئی بچاتا ہے۔“

(اسے امام طبرانی اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔ امام بیہقی نے فرمایا: اس کے رجال ثقات ہیں۔)

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں (نماز میں) حضور نبی

بَلِّغِ الْعُلَى بِكَمَالِهِ، كَشَفِ الدُّجَى بِجَمَالِهِ، حَسَّنْتَ جَمِيعَ خَصَالِهِ، صَلَّوْا عَلَيْهِ وَآلِهِ

اکرم ﷺ کے عین پیچھے کھڑا ہوا کرتا تھا۔ سو جب آپ ﷺ سلام پھیرتے تو فرماتے: ﴿اللَّهُمَّ اجْعَلْ خَيْرَ عُمْرِي آخِرَهُ، اللَّهُمَّ اجْعَلْ خَوَاتِيمَ عَمَلِي رِضْوَانَكَ، اللَّهُمَّ اجْعَلْ خَيْرَ أَيَّامِي يَوْمَ الْفَاكِ﴾ (اے میرے اللہ! میری عمر کا آخری حصہ بہترین بنا دے، اے میرے اللہ! میرے اعمال کا خاتمہ اپنی رضا پر کر، اے میرے اللہ! میرے دنوں میں سے بہترین دن اسے بنا جس دن میں تیرے ساتھ ملاقات کروں۔“

(اس حدیث کو امام طبرانی، ابن اسنی اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔)

”حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد یہ پڑھا کرتے تھے: ﴿اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَغَزَائِمِ مَغْفِرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ الْفَيْضَةَ مِنْ كُلِّ بَرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالْجَوَّازَ مِنَ النَّارِ، اللَّهُمَّ لَا تَدْعُ لَنَا ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَّجْتَهُ وَلَا حَاجَةً إِلَّا قَضَيْتَهَا﴾ (اے اللہ! میں تجھ سے تیری رحمت کو واجب کرنے والی اور تیری مغفرت کو ثابت کرنے والی چیزوں کا سوال کرتا ہوں۔ اور میں تجھ سے ہر نیکی کے اجر اور ہر گناہ سے سلامتی کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! میں تجھ سے جنت میں کامیابی اور (دوزخ کی) آگ سے درگزر کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! میرا کوئی گناہ نہ چھوڑ مگر یہ کہ تو نے اسے بخش دیا ہو، اور نہ ہی کوئی غم چھوڑ مگر یہ کہ تو نے مجھے اس سے نجات دلا دی ہو اور کوئی ایسی حاجت نہ چھوڑ جسے تو نے پورا نہ کر دیا ہو۔“

(اسے امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔)

”حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ سلام پھیرنے کے بعد یہ پڑھا کرتے تھے: ﴿لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ﴾ (اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور ہم صرف اسی کی عبادت کرتے ہیں)۔“ اسے امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

”حضرت مغیرہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ جب سلام پھیرتے تو اپنا رخ ہماری طرف موڑ کر فرماتے: ﴿لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَخَدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ﴾ (اللہ تعالیٰ کے تَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ﴿عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ خَلْقٍ كُلِّهِمْ



علاوہ کوئی معبود نہیں وہ تھا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔“

(اسے امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔)

○ ”امام عبد بن حمید، امام ابن جریر، امام ابن منذر، امام ابن ابی حاتم اور امام ابن مردویہ نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ﴿فَإِذَا قَرَعْتَ فَانْصَبْ﴾ کی تفسیر میں متعدد طرق سے یہ روایت کیا ہے کہ اس سے مراد یہ ہے: ”اے محبوب! جب آپ نماز سے فارغ ہو جائیں تو دعا میں مشغول ہو جایا کریں اور اللہ تعالیٰ سے مانگا کریں اور اسی کی طرف (کامل یکسوئی سے) راغب ہوا کریں۔“

(اسے امام ابن جریر طبری، سیوطی اور بیضاوی نے ذکر کیا ہے۔)

○ ”حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ﴿فَإِذَا قَرَعْتَ﴾ یعنی جب آپ نماز سے فارغ ہو جائیں ﴿فَانْصَبْ﴾ تو دعا میں مشغول ہو جائیں ﴿وَالِی رِبِّكَ فَارْعَبْ﴾ اور سوال کرنے میں اپنے رب کی طرف ہی راغب ہوا کریں۔“

(اسے امام سیوطی نے ذکر کیا اور فرمایا: امام ابن ابی الدنیا نے اسے اپنی کتاب ’الذکر‘ میں روایت کیا ہے۔)

○ ”امام عبد الرزاق اور امام عبد بن حمید، امام ابن جریر اور امام ابن منذر نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے: ﴿فَإِذَا قَرَعْتَ فَانْصَبْ﴾ سے مراد یہ ہے کہ جب اپنی نماز سے فارغ ہو جائیں تو خود کو دعا میں مشغول کر لیں۔“

(اسے امام سیوطی اور بھاس نے ذکر کیا ہے۔)

○ ”حضرت قتادہ، ضحاک اور مقاتل اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ﴿فَإِذَا قَرَعْتَ فَانْصَبْ﴾ کی تفسیر میں بیان کرتے ہیں کہ اس سے مراد ہے کہ جب آپ ﷺ فرض نماز سے فارغ ہو جائیں تو خود کو اپنے رب کی طرف دعا کرنے میں مشغول کریں اور سوال کرنے (یعنی مانگنے) میں اسی کی طرف راغب ہوں وہ آپ کو عطا فرمائے گا۔“

بَلِّغِ الْعُلَى بِكَمَالِهِ، كَشَفِ الدُّجَى بِجَمَالِهِ، حَسَنَتْ جَمِيعُ خِصَالِهِ، صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ

(اسے امام فخر الدین رازی، بغوی اور سیوطی نے روایت کیا ہے۔)

## آيَاتُ الْقُرْآنِ

۱. وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ ۖ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ ۝

(البقرة، ۱۸۶:۲)

”اور (اے حبیب!) جب میرے بندے آپ سے میری نسبت سوال کریں تو (بتا دیا کریں کہ) میں نزدیک ہوں، میں پکارنے والے کی پکار کا جواب دیتا ہوں جب بھی وہ مجھے پکارتا ہے، پس انہیں چاہئے کہ میری فرمانبرداری اختیار کریں اور مجھ پر پختہ یقین رکھیں تاکہ وہ راہ (مراد) پا جائیں۔“

۲. فَإِذَا قَرَعْتَ فَانْصَبْ ۝ وَالِی رِبِّكَ فَارْعَبْ ۝

(الم نشرح، ۹۴:۷-۸)

”پس جب آپ (تعلیم اُمت، تبلیغ و جہاد اور ادائیگی فرائض سے) فارغ ہوں تو (ذکر دعا میں خوب) محنت فرمایا کریں ۝ اور اپنے رب کی طرف راغب ہو جایا کریں۔“

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ  
يَا سُبْحَانَ اللَّهِ

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ۝ عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ خَلْقِي كُلِّهِمْ



## ﴿سفر اور اس سے متعلقہ دعائیں﴾

○

○ ”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب کہیں سفر پر تشریف لے جانے کے لیے اونٹ پر سوار ہو جاتے تو آپ ﷺ تین بار اللہ اکبر فرماتے اور پھر یہ دعا پڑھتے: ﴿سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ﴾ [الرعرع، ۱۳: ۱۴-۱۵] اَللّٰهُمَّ، اِنَّا نَسْأَلُكَ فِي سَفَرِنَا هَذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى وَمِنْ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى، اَللّٰهُمَّ، هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هَذَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهُ، اَللّٰهُمَّ، اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الْاَهْلِ، اَللّٰهُمَّ، اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَغْثِ السَّفَرِ وَكَتَاِبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْاَهْلِ﴾ (پاک ہے وہ ذات جس نے اس کو ہمارے تابع کر دیا حالاں کہ ہم اسے قابو میں نہیں لاسکتے تھے۔ اور بے شک ہم اپنے رب کی طرف ضرور لوٹ کر جانے والے ہیں۔ اے اللہ! ہم تجھ سے اپنے اس سفر میں نیکی اور پرہیزگاری کا سوال کرتے ہیں اور ایسے عمل کا سوال کرتے ہیں جس سے تو راضی ہو۔ اے اللہ! ہمارے لیے اس سفر کو آسان کر دے اور اس کی مسافت سمیٹ دے، اے اللہ! اس سفر میں تو ہی ہمارا رفیق ہے اور ہمارے بعد ہمارے گھر میں تمکبان ہے۔ اے اللہ! میں سفر کی تکلیفوں سے، رنج و غم سے اور اپنے اہل اور مال کے برے انجام سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔) اور جب آپ ﷺ سفر سے واپس تشریف لاتے تب بھی یہ دعا پڑھتے اور ان میں ان کلمات کا اضافہ کرتے: ﴿اَيُّوْنَ تَابِیُّوْنَ غَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ﴾ (ہم واپس آنے والے ہیں، اللہ سے توبہ کرنے والے ہیں، اس کی عبادت کرنے والے ہیں اور اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں۔)

(اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی، ابو داؤد، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔)

○ ”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب سفر پر تشریف لے جاتے تو سفر کی تکلیفوں، بری چیزوں کے دیکھنے، برے انجام، راحت

بَلِّغْهُ الْعُلَىٰ بِكَمَالِهِ۔ كَشَفْ الدُّجَىٰ بِجَمَالِهِ۔ حَسَنْتُ جَمِيعَ خَصَالِهِ۔ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَآلِهِ

کے بعد تکلیف، مظلوم کی بددعا سے، اور اہل عیال اور مال میں برے انجام سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگا کرتے تھے۔“

(اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ اور مالک نے روایت کیا ہے۔)

○ ”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب جہاد یا حج یا عمرہ سے واپس لوٹتے تو ہر اونچی جگہ پر تین دفعہ تکبیر (اللہ اکبر) کہتے۔ پھر یوں فرمایا کرتے: ﴿لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾ اَيُّوْنَ تَابِیُّوْنَ غَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللَّهُ وَغَدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَخَذَهُ﴾ (اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لیے سب تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ ہم (عاجزی سے تیری بارگاہ میں) آنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، سجدہ کرنے والے اور اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں۔ اللہ نے اپنا وعدہ سچا کیا، اپنے بندے کی مدد کی اور اکیلے نے لشکروں کو شکست دی۔) (یہ حدیث متفق علیہ ہے۔)

○ ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب سفر پر تشریف لے جاتے تو اونٹنی پر سوار ہوتے اور انگلی سے اشارہ فرماتے (شعبہ نے بھی اشارے سے بتایا) اور یہ کلمات کہتے: ﴿اَللّٰهُمَّ، اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الْاَهْلِ، اَللّٰهُمَّ، اصْغَبْنَا بِنُصْحِكَ وَاَقْلَبْنَا بِذِمَّتِكَ، اَللّٰهُمَّ، اِزِدْنَا الْاَرْضَ وَهَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ، اَللّٰهُمَّ، اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَغْثِ السَّفَرِ وَكَتَاِبَةِ الْمُنْقَلَبِ﴾ (اے اللہ! تو ہی سفر کا ساتھی اور گھر کا تمکبان ہے۔ ہم نے تیرے حکم کے ساتھ حج کی اور تیرے ذمہ کو قبول کیا۔ اے اللہ! ہمارے لیے زمین کو پیٹ دے اور ہمارا سفر آسان فرما دے۔ اے اللہ! میں سفر کی مشقت اور پریشان لوٹنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِبًا اَبَدًا ﴿۱﴾ عَلٰی حَبِيْبِكَ خَيْرِ خَلْقٍ كُلِّهِمْ



(اس حدیث کو امام ترمذی، ابو داؤد، نسائی، مالک، احمد اور طحاوی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔)

○ ”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے حضور نبی اکرم ﷺ جب کسی شخص کو رخصت کرتے تو اُس کا ہاتھ پکڑتے اور جب تک وہ نہ چھوڑتا آپ ﷺ اُس کا ہاتھ نہ چھوڑتے اور فرماتے: ﴿اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَاَمَانَتَكَ وَاَخِرَ عَمَلِكَ﴾ (میں تیرے دین، امانت اور آخری عمل کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں)۔“

(اے امام ترمذی، ابو داؤد، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔)

○ ”اور ایک روایت میں حضرت سالم سے روایت ہے کہ جب حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کسی آدمی کو رخصت کرتے تو فرماتے: میرے قریب آؤ میں تمہیں اسی طرح رخصت کروں جس طرح حضور نبی اکرم ﷺ ہمیں رخصت کیا کرتے تھے۔ پھر آپ وہی کلمات ادا فرماتے: ﴿اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَاَمَانَتَكَ وَاَخِرَ عَمَلِكَ﴾ (میں تیرے دین، امانت اور آخری عمل کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں)۔“

(اس حدیث کو امام ترمذی، ابو داؤد، اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔)

○ حضرت موسیٰ بن وردان بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس انہیں الوداع کرنے کے لئے آیا تو انہوں نے فرمایا: اے میرے چچا زاد! کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ سکھاؤں جو مجھے حضور نبی اکرم ﷺ نے سکھائی تھی جو میں الوداع کے موقع پر کہا کروں؟ میں نے کہا: کیوں نہیں۔ انہوں نے فرمایا: یوں کہوں: ﴿اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ الَّذِي لَا تَصْنَعُ وَذَانِعُهُ﴾ (میں تجھے اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں، جس کے سپرد کی ہوئی چیزیں ضائع نہیں ہوتیں)۔ (اے امام نسائی، ابن ماجہ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔)

بَلِّغِ الْعُلَى بِكَمَالِهِ۔ كَشَفَ الدُّجَى بِجَبَالِهِ۔ حَسَنَتْ جَمِيعُ خَصَالِهِ۔ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَآلِهِ

○ ”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے انہیں اپنی سواری پر اپنے پیچھے بٹھایا اور وہ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے تو آپ ﷺ نے تین دفعہ اللہ اکبر، تین دفعہ الحمد للہ، تین دفعہ سبحان اللہ اور ایک دفعہ لا الہ الا اللہ پڑھا۔ پھر تھوڑے سے جھکے اور مسکرائے۔ پھر میری طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے: جو شخص اپنی سواری پر سوار ہوتے ہوئے اس طرح کرتا ہے جیسے میں نے کیا ہے تو اللہ ﷻ اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور اسی طرح مسکراتا ہے جیسے میں مسکرایا ہوں۔“

(اے امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔)

○ ”حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے بارگاہ نبوی ﷺ میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! میں سفر کرنا چاہتا ہوں مجھے زاد راہ عنایت فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ﴿وَذَكَ اللّٰهُ التَّقْوٰی﴾ (اللہ تعالیٰ تجھے تقویٰ کا زاد راہ عطا فرمائے)۔ اس نے عرض کیا: حضور! زیادہ کیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ﴿وَعَفَرَ ذَنْبَكَ﴾ (اور اللہ تعالیٰ تیرے گناہ معاف فرمائے)۔ اس نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! اور زیادہ کیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ﴿وَيَسِّرْ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُمَا كُنْتَ﴾ (اور تم جہاں کہیں بھی ہو اللہ تعالیٰ تمہارے لیے بھلائی کو آسان کر دے)۔“

(اس حدیث کو امام ترمذی، ابن خزیمہ، دارمی، حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے اور امام مقدسی نے بھی فرمایا: اس کی سند حسن ہے۔)

○ ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں عرض کیا: یا رسول اللہ! میں سفر پر جانے کا ارادہ رکھتا ہوں مجھے کچھ نصیحت فرمائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تقویٰ اختیار کرو، اور ہر بلندی پر چڑھتے وقت تکبیر کہو، جب وہ شخص واپس جانے لگا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ﴿اَللّٰهُمَّ اطْوِ لَهٗ الْاَرْضَ وَهَوِّنْ

لَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ﴿ عَلٰی حَبِيْبِكَ خَيْرُ خَلْقٍ كُلِّهِمْ



عَلَيْهِ السَّلَامُ ﴿اے اللہ! اس کے لئے زمین کو لپیٹ دے اور اس کے لیے سفر کو آسان فرما دے﴾۔

(اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ، احمد اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔ اور امام حاکم نے بھی فرمایا: یہ حدیث امام مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔)

○ ”حضرت خولہ بنت حکیم السمریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے سنا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی جگہ پڑاؤ کرے (ٹھہرے) اور یہ دعا کرے: ﴿اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ الثَّمَاثِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ﴾ (میں ہر مخلوق کے شر سے اللہ تعالیٰ کے کلمات تامہ کی پناہ میں آتا ہوں)۔ تو جب تک وہ شخص اس جگہ سے روانہ نہیں ہوگا اسے کوئی چیز ضرر نہیں دے گی۔“

(اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی، مالک اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔)

○ ”حضرت ابن مالک رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ وہ حضرت عمر بن الخطاب رحمہ اللہ کی قراءت کو، جب وہ مسجد نبوی میں امامت کر رہے ہوتے تھے، ابو جہم کے گھر سے سنا کرتے تھے۔ حضرت کعب احبار رحمہ اللہ بیان فرماتے ہیں: اس ذات کی قسم جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے سمندر کو چیرا! بے شک حضرت صہیب رحمہ اللہ نے مجھے بتلایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب بھی کوئی ایسی ہستی دیکھتے جس میں داخل ہونا چاہتے ہوں تو اسے دیکھتے وقت یہ دعا پڑھتے: ﴿اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَمَا اُظْلِلْنَ وَرَبَّ الْاَرْضَيْنِ السَّبْعِ وَمَا اُفْلِلْنَ وَرَبَّ الشَّيَاطِينِ وَمَا اُضْلِلْنَ وَرَبَّ الرِّيَّاحِ وَمَا دَرَزْنَ فَاِنَّا نَسْأَلُكَ خَيْرَ هَذِهِ الْقَرْيَةِ وَخَيْرِ اَهْلِهَا وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ اَهْلِهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا﴾ (اے ساتوں آسمانوں اور جس پر وہ سایہ لگن ہیں کے رب! اور اے ساتوں زمینوں اور جو کچھ وہ اٹھائی ہوئی ہیں کے رب! اور اے شیاطین اور جو کچھ انہوں نے گمراہی کی کے

بَلَّغْ الْعُلَى بِكَمَالِهِ۔ كَشَفْ الدُّجَى بِجَبَالِهِ۔ حَسَنْتْ جَمِيعُ خَصَالِهِ۔ صَلَّوْا عَلَيْهِ وَآلِهِ

رب! اور اے ہواؤں اور جو وہ غبار اڑاتی ہیں کے رب! بے شک ہم تجھ سے اس گاؤں اور اس کے اندر رہنے والوں کی خیر کا سوال کرتے ہیں۔ اور تجھ سے اس گاؤں اور اس کے المیان کے شر سے پناہ مانگتے ہیں۔) اور حضرت کعب رحمہ اللہ نے ”الذی فلق البحر لموسیٰ“ کی قسم کھائی کیونکہ یہ داود علیہ السلام کی دعائیں تھیں جب وہ دشمن کو دیکھتے (تو یہ دعا پڑھتے)۔“

(اس حدیث کو امام نسائی، ابن خزیمہ، بزار اور بخاری نے ’التاریخ الکبیر‘ میں روایت کیا ہے اور حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔)

○ ”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ جب سفر کرتے اور رات آ پڑتی تو آپ ﷺ فرماتے: ﴿يَا اَرْضُ رَبِّيْ وَرَبِّكَ اللّٰهُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّكَ وَشَرِّ مَا فِيْكَ وَشَرِّ مَا خُلِقَ فِيْكَ وَهَنْ شَرِّ مَا يَدْبُ غَلِيْكَ وَاعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ اَسَدٍ وَّاَسْوَدٍ وَمِنْ الْخَبِيْثَةِ وَالْعَقْرَبِ وَمِنْ سَاكِنِ الْبَلَدِ وَمِنْ وَاِلِدٍ وَمَا وَلَدَ﴾ (اے زمین! میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔ میں اللہ کی پناہ لیتا ہوں تیری برائی سے اور اُن چیزوں کی برائی سے جو تیرے اندر ہیں اور جو (چیزیں) تیرے اندر پیدا کی گئی ہیں اُن کی برائی سے، اور جو مخلوق تیرے اندر چلتی ہے اُن (سب) کے شر سے میں اللہ کی پناہ لیتا ہوں، اور شیر، سانپ، بچھو وغیرہ کالی چیزوں سے اور شہر کے رہنے والوں، جننے والوں اور جن کو جنا گیا اُن (سب) کی برائی سے) اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔“

(اس حدیث کو امام ابو داؤد، نسائی، احمد اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔)

### آلَايَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

۱۔ سُبْحَنَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ ۝ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ ۝ (الزخرف، ۴۳: ۱۲-۱۴)

نَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِبًا اَبَدًا ۝ عَلٰی حَبِيْبِكَ خَيْرِ خَلْقٍ كُلِّهِمْ



”پاک ہے وہ ذات جس نے اس کو ہمارے تابع کر دیا حالاں کہ ہم اسے قابو میں نہیں لا سکتے تھے۔ اور بے شک ہم اپنے رب کی طرف ضرور لوٹ کر جانے والے ہیں۔“

۲۔ وَقَالَ ارْكَبُوا فِيهَا بِسْمِ اللَّهِ مَجْرَهَا وَمُرْسَاهَا إِنَّ رَبِّي لَغَفُورٌ رَحِيمٌ (هود، ۴۱:۱۱)

”اور نوح (علیہ السلام) نے کہا: تم لوگ اس میں سوار ہو جاؤ اللہ ہی کے نام سے اس کا چلنا اور اس کا ٹھہرنا ہے۔ بے شک میرا رب بڑا ہی بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔“

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ  
كَصَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ  
إِنَّكَ لَمُنْكَرٌ مَبْنِيٌّ  
اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ  
كَبَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ  
إِنَّكَ لَمُنْكَرٌ مَبْنِيٌّ

بَلِّغْهُ الْعُلَى بِكَمَالِهِ۔ كَشَفْ الدُّجَى بِجَمَالِهِ۔ حَسَنْتُ جَمِيعُ خَصَالِهِ۔ صَلَّوْا عَلَيْهِ وَآلِهِ

﴿کھانے، پینے کی دعائیں﴾

۱۔ ”حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں لڑکپن میں حضور نبی اکرم ﷺ کے زیر کفالت تھا (کھانا کھانے کے دوران) میرا ہاتھ پیالے میں ہر طرف گھومتا رہتا تھا۔ آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: بخود! بسم اللہ پڑھو، دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھایا کرو۔ اس کے بعد میں اسی طریقہ سے کھاتا ہوں۔“ (یہ حدیث متفق علیہ ہے۔)

”حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے کھانا کھانے کے بعد یہ دعا پڑھی: ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنِي هَذَا وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةَ﴾ (تمام تعریفات اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے مجھے یہ (کھانا) کھلایا اور بغیر ہمت اور قوت کے مجھے یہ عطا کیا۔) تو اس کے اگلے (اور پچھلے) تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔“

(اسے امام ترمذی، ابو داؤد، ابن ماجہ، ابو یعلیٰ اور بخاری نے التلخیص الکبیر میں روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے، اور امام حاکم نے بھی فرمایا: یہ حدیث امام بخاری کی شرائط پر صحیح ہے۔)

۲۔ ”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو اسے چاہیے کہ بسم اللہ پڑھے۔ اور اگر شروع میں بھول جائے تو اسے چاہیے کہ وہ یوں کہے: ﴿بِسْمِ اللَّهِ فِي أَوَّلِهِ وَآخِرِهِ﴾ (اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اس کے اول میں بھی اور اس کے آخر میں بھی۔) اور اسی سند کے ساتھ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ چھ صحابہ کرام کے ہمراہ کھانا تناول فرما رہے تھے کہ اتنے میں ایک اعرابی آیا اس نے دو نقوں میں وہ سارا کھانا کھا لیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر وہ بسم اللہ پڑھتا تو (یہ کھانا) تم سب کو کافی ہوتا۔“

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ خَلْقِي كُلِّهِمْ



(اس حدیث کو امام ترمذی، ابو داود، ابن ماجہ، احمد اور دارمی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور امام حاکم نے بھی فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔)

○ "حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب بھی کوئی چیز تناول فرماتے یا نوش فرماتے تو (اس کے بعد) یہ کلمات ادا فرماتے: ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِينَ﴾ (تمام حمد و ستائش اس اللہ کے لیے ہے کہ جس نے ہمیں کھلایا پلایا اور مسلمان بنایا)۔"

(اس حدیث کو امام ترمذی، ابو داود، ابن ماجہ اور نسائی نے روایت کیا ہے۔)

○ "صحابی رسول ﷺ حضرت امیہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (ایک دفعہ) حضور نبی اکرم ﷺ تشریف فرما تھے۔ ایک آدمی کھانا کھا رہا تھا جس نے بسم اللہ نہیں پڑھی تھی۔ وہ کھاتا رہا یہاں تک کہ صرف ایک لقمہ باقی رہ گیا۔ جب اُسے اٹھا کر منہ میں ڈالنے لگا تو (اسے بسم اللہ پڑھنا یاد آ گیا) اس نے کہا: ﴿بِسْمِ اللَّهِ أَوْلَهُ وَآخِرُهُ﴾ (میں کھانے کا آغاز و اختتام اللہ تعالیٰ کے نام سے کرتا ہوں)۔ تو حضور نبی اکرم ﷺ ہنس پڑے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: شیطان اس کے ساتھ مسلسل کھا رہا تھا لیکن (یاد آ جانے پر) جب اس نے اللہ تعالیٰ کا نام لیا تو جو کچھ اس (شیطان) کے پیٹ میں گیا تھا اس نے قے کر دی۔"

(اس حدیث کو امام ابو داود، نسائی، احمد اور بخاری نے 'التاریخ الکبیر' میں روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے، اور امام مقدسی نے فرمایا: اس حدیث کی سند میں کوئی نقص نہیں ہے۔)

○ "حضرت عبد الرحمن بن جبیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہیں ایک صحابی نے جنہوں نے آٹھ سال حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت کی بتایا کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا: جب بھی آپ ﷺ کی خدمت میں کھانا پیش کیا جاتا تو آپ ﷺ

بَلَّغَهُ الْعُلَى بِكَمَالِهِ۔ كَشَفَ الدُّجَى بِجَمَالِهِ۔ حَسَنَتْ جَمِيعُ خَصَالِهِ۔ صَلَّوْا عَلَيْهِ وَآلِهِ

بسم اللہ پڑھتے اور جب کھانے سے فارغ ہوتے تو فرماتے: ﴿اللَّهُمَّ، أَطْعَمْتَ وَأَسْقَيْتَ وَأَعْنَيْتَ وَأَقْنَيْتَ وَهَدَيْتَ وَأَخْيَيْتَ فَلَكَ الْحَمْدُ عَلَى مَا أَعْطَيْتَ﴾ (اے اللہ! تو نے کھلایا، تو نے پلایا، تو نے بے نیاز کیا اور تو نے مالا مال کیا، تو نے ہدایت دی، اور تو نے زندہ کیا، سو جو کچھ تو نے عطا کیا اس پر تمام تعریفیں تیرے لئے ہیں)۔"

(اس حدیث کو امام احمد، نسائی نے 'السنن الکبری' میں اور ابن السنی نے روایت کیا ہے۔ امام عسقلانی نے فرمایا: اس کی سند صحیح ہے۔)

○ "حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب اپنا دستر خوان اٹھاتے (یعنی جب کھانے سے فارغ ہو جاتے) تو زبان حق ترجمان پر یہ الفاظ جاری ہو جاتے: ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ غَيْرَ مُكْفٍ وَلَا مُؤَدِّع وَلَا مُسْتَغْنَى عَنْهُ رَبَّنَا﴾ (اللہ تعالیٰ کے لئے تمام تعریفیں ہیں جو کثرت سے پاکیزہ، بابرکت (ذات) ہے۔ اے ہمارے رب! ایسی تعریف نہیں جو کفایت نہ کرے اور نہ ایسی جس کے کرنے کی ہمیں حاجت نہ ہو)۔"

(اس حدیث کو امام بخاری، ترمذی، ابو داود اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔)

○ "اور بخاری کی ایک روایت میں حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے یہ الفاظ بھی مردی ہیں: ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَفَّانَا وَأَزْوَانَا غَيْرَ مُكْفٍ وَلَا مُكْفُورٍ﴾ (اس اللہ کے لئے سب تعریفیں ہیں جس نے کھلا پلا کر ہمیں سیراب کیا۔ ایسی تعریفیں نہیں جو ایک بار کرنے کے بعد ختم ہو جائیں یا جس کے بعد ناشکری کی جائے)۔ ایک مرتبہ آپ ﷺ نے یہ دعا بھی فرمائی: ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبَّنَا غَيْرَ مُكْفٍ وَلَا مُؤَدِّع وَلَا مُسْتَغْنَى رَبَّنَا﴾ (اس اللہ کے لئے سب تعریفیں ہیں جو ہمارا رب ہے۔ اے ہمارے رب! ایسی تعریفیں جو کبھی ختم نہ ہوں، ایک بار ہو کر کبھی نہ رکنے والی تعریفیں اور نہ ایسی تعریفیں جن کی حاجت نہ رہے)۔"

(اس حدیث کو امام بخاری اور احمد نے روایت کیا ہے۔)

نَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ﴿ عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ خَلْقٍ كُلِّهِمْ



○ ”حضرت عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ میرے والد کے پاس (مہمان بن کر) تشریف لائے، ہم نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کھانا، پیر اور برنی کھجور کا حلہ پیش کیا، آپ ﷺ نے اس میں سے کچھ تناول فرمایا..... پھر آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں ایک مشروب لایا گیا، آپ ﷺ نے اسے پی کر دائیں جانب والے کو دے دیا، پھر (آپ ﷺ کی روانگی کے وقت) میرے والد نے آپ ﷺ کی سواری کی لگام پکڑ کر عرض کیا: (یا رسول اللہ!) اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے دعا کیجئے، آپ ﷺ نے دعا فرمائی: ۞ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْ مَا رَزَقْتَهُمْ وَارْحَمْهُمْ ۞ (اے اللہ! تو نے انہیں جو رزق عطا فرمایا ہے اس میں برکت عطا فرما، ان کی بخشش فرما اور ان پر رحم فرما)۔“

(اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی، ابو داؤد اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔)

### الآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

۱. کُلُوا وَاشْرَبُوا مِنْ رَزْقِ اللَّهِ وَلَا تَعَثُوا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ○

(البقرة، ۶۰:۲)

”(ہم نے فرمایا:) اللہ کے (عطا کردہ) رزق میں سے کھاؤ اور پیو لیکن زمین

میں فساد انگیزی نہ کرتے پھرو۔“

۲. وَمَا لَكُمْ أَلَّا تَأْكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ إِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ إِلَيْهِ وَإِنَّ كَثِيرًا لِّيُضِلُّونَ بِمَا هُوَ آتِيهِمْ بَغَيْرِ

عِلْمٍ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِينَ ○ (الأنعام، ۱۱۹:۶)

”اور تمہیں کیا ہے کہ تم اس (ذبیحہ) سے نہیں کھاتے جس پر (ذبح کے وقت)

بَلَمَ الْعَلَى بِكَمَالِهِ كَشَفَ الدُّجَى بِجَمَالِهِ حَسَنَتْ جَمِيعَ خَصَالِهِ صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ

اللہ کا نام لیا گیا ہے (تم ان حلال جانوروں کو بلاوجہ حرام ٹھہراتے ہو؟) حالاں کہ اس نے تمہارے لیے ان (تمام) چیزوں کو تفصیلاً بیان کر دیا ہے جو اس نے تم پر حرام کی ہیں، سوائے اس (صورت) کے کہ تم (محض جان بچانے کے لیے) ان (کے بقدر حاجت کھانے) کی طرف انتہائی مجبور ہو جاؤ (سواب تم اپنی طرف سے اور چیزوں کو مزید حرام نہ ٹھہرایا کرو)۔ بے شک بہت سے لوگ بغیر (ہجرت) علم کے اپنی خواہشات (اور من گھڑت تصورات) کے ذریعے (لوگوں کو) بہکاتے رہتے ہیں، اور یقیناً آپ کا رب حد سے تجاوز کرنے والوں کو خوب جانتا ہے ○

۳. يٰبَنِي آدَمَ خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا

تُسْرِفُوا إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ ○ (الأعراف، ۳۱:۷)

”اے اولادِ آدم! تم ہر نماز کے وقت اپنا لباس زینت (پہن) لیا کرو اور کھاؤ

اور پیو اور حد سے زیادہ خرچ نہ کرو کہ بے شک وہ بے جا خرچ کرنے والوں کو پسند نہیں

فرماتا ○

۴. کُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ○ (الطور، ۱۹:۵۲)

”(اُن سے کہا جائے گا) تم اُن (نیک) اعمال کے صلہ میں جو تم کرتے رہے

تھے خوب مزے سے کھاؤ اور پیو ○

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ  
النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ۞ عَلَى حَبِيْبِكَ خَيْرِ خَلْقِي كُلِّهِمْ



﴿نیا لباس پہننے یا کسی اور کو پہنا دیکھ کر پڑھنے کی دعائیں﴾

○

○ ”حضرت عمر بن الخطاب ؓ سے روایت ہے کہ میں نے سنا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص نیا لباس پہن کر یہ دعا پڑھے: ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي مَا أُوَدِّي بِهِ عَوْرَتِي وَأَتَجَمَّلُ بِهِ فِي حَيَاتِي﴾ (اللہ تعالیٰ کی ذات لائق ستائش ہے جس نے مجھے لباس پہنایا کہ میں اس سے اپنا ستر ڈھانپتا ہوں اور زندگی میں اس سے زینت حاصل کرتا ہوں۔) پھر (اگر طاقت رکھے تو) پرانے کپڑے صدقہ کر دے تو وہ زندگی بھر اور مرنے کے بعد بھی اللہ تعالیٰ کی حمایت، حفاظت اور پردے میں رہے گا۔“

(اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔)

○ ”حضرت ابو سعید ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب نیا کپڑا پہنتے تو اس کا خاص نام لیتے مثلاً عمامہ، کرتہ یا چادر، پھر دعا فرماتے: ﴿اللَّهُمَّ، لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ كَسَوْتَنِيهِ أَسْأَلُكَ خَيْرَهُ وَخَيْرَ مَا صُنِعَ لَهُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ﴾ (یا اللہ! تمام حمد و ثناء تیرے لیے ہی ہے، تو نے مجھے یہ کپڑا پہنایا، میں تجھ سے اس کی بھلائی اور جس مقصد کے لئے یہ بنایا گیا اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں۔ نیز اس کے شر اور جس کے لئے یہ بنایا گیا اس کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔)“

(اس حدیث کو امام ترمذی، ابو داؤد، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور امام حاکم نے بھی فرمایا: یہ حدیث امام مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔)

○ ”حضرت انس ؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے لباس پہننے کے بعد یہ دعا پڑھی: ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي هَذَا الثَّوْبَ وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ خَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةَ﴾ (تمام تعریفات اُس اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے یہ

بَلَمَّ الْعُلَى بِكَمَالِهِ، كَشَفَ الدُّجَى بِجَمَالِهِ، حَسَنَتْ جَمِيعَ خِصَالِهِ، صَلَّوْا عَلَيْهِ وَآلِهِ

(لباس) پہنایا اور بغیر ہمت اور قوت کے مجھے یہ عطا کیا۔) تو اس کے اگلے، پچھلے سب گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔“

(اسے امام ابو داؤد، ابن ماجہ، دارمی، ابو یعلیٰ اور بخاری نے ’التاریخ الکبیر‘ میں روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث امام بخاری کی شرائط پر صحیح ہے۔)

○ ”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت عمر ؓ کو ایک سفید (اُعلیٰ) قمیص میں دیکھا تو فرمایا: تمہارا یہ کپڑا دھلا ہوا ہے یا نیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ! نیا) نہیں ہے بلکہ دھلا ہوا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ﴿الْبَسْ جَدِيدًا، وَعِشْ خَمِيذًا، وَمُتْ شَهِيدًا﴾ (نیا کپڑا پہنو، اچھی زندگی گزارو، اور شہادت کی موت عطا ہو۔)“

(اس حدیث کو امام ابن ماجہ، نسائی، احمد اور عبد الرزاق نے روایت کیا ہے۔ امام بیہقی نے فرمایا: اس حدیث کو امام احمد اور طبرانی دونوں نے صحیح حدیث کے راویوں سے بیان کیا ہے۔)

○ اور امام احمد اور عبد الرزاق نے ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے: ”(راوی بیان کرتے ہیں: میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ نے (حضرت عمر ؓ سے) یہ بھی فرمایا: ﴿وَيَزُودُكَ اللَّهُ قُرَّةَ عَيْنٍ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ﴾ (اور اللہ تعالیٰ آپ کو دنیا و آخرت میں آنکھوں کی خُشک عطا فرمائے)۔“

### الآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

۱. يَنْبِيْ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُوَارِيْ سَوْآتِكُمْ وَرِيشًا وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ذٰلِكَ خَيْرٌ ذٰلِكَ مِنْ اٰيَةِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ (الأعراف، ۷: ۲۶)

”اے اولادِ آدم! بے شک ہم نے تمہارے لیے (ایسا) لباس اتارا ہے جو

لَا رَبَّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلَى حَبِيْبِكَ خَيْرِ خَلْقِي كُلِّهِمْ



تمہاری شرمگاہوں کو چھپائے اور (تمہیں) زینت بخشنے اور (اس ظاہری لباس کے ساتھ ایک باطنی لباس بھی اتارا ہے اور وہی) تقویٰ کا لباس ہی بہتر ہے۔ یہ (ظاہر و باطن کے لباس سب) اللہ کی نشانیاں ہیں تاکہ وہ نصیحت قبول کریں ۝“

٢ • يٰبَنِي آدَمَ خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ ﴿٣١﴾ (الأعراف، ٣١:٧)

”اے اولادِ آدم! تم ہر نماز کے وقت اپنا لباسِ زینت (چہن) لیا کرو اور کھانا اور پیو اور حد سے زیادہ خرچ نہ کرو کہ بے شک وہ بے جا خرچ کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔“

چھ لاکھ درود شریف کا ثواب

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا  
وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَدِّدْ مَا فِي  
عِلْمِ اللَّهِ صَلَوةً دَائِمَةً  
بَدَوا مِلْكِ اللَّهِ

شیخ الدلائل سید علی بن یوسف مدنی رحمۃ اللہ علیہ حضرت سید علی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی کہ اس درود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ درود شریف پڑھنے کا ثواب حاصل ہوتا ہے اور ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ جو اس درود شریف ہر روز ہزار بار پڑھے گا وہ دونوں جہاں میں سعادت مند ہوگا۔ اس درود کو صلوات السعادت کہتے ہیں۔ نسخہ صحیحہ وللائل الخیرات ص ۳



بَلَّغَ الْعُلَى بِكَمَالِهِ - كَشَفَ الدُّجَى بِجَبَالِهِ - سُنَّتْ جَمِيعُ خِصَالِهِ - صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ

﴿نیا چاند دیکھنے کی دعائیں﴾

○ ”حضرت طلحہ بن عبید اللہ ؓ سے روایت ہے کہ حضور ہی اکرم ﷺ جب نیا چاند دیکھتے تو یہ دعا فرماتے: اَللّٰهُمَّ، اَهْلِلْهُ عَلَيْنَا بِالْيَمْنِ وَالْإِيمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ ذِي وَرَبِّكَ اللّٰهُمَّ (اے میرے اللہ! اس چاند کا طلوع ہونا ہمارے لیے امن و ایمان، سلامتی اور اسلام کا ذریعہ بنا۔ (اے چاند) میرا اور تیرا رب اللہ ہی ہے۔)“

(اس حدیث کو امام ترمذی، احمد، ابویعلیٰ اور ہزار نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔)

● اور ایک روایت میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب نیا چاند دیکھتے تو فرماتے: **اللَّهُ أَكْبَرُ اَللَّهُمَّ اِهْلُهُ عَلَيْنَا بِالْأَمْنِ وَالْإِيمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ وَالتَّوْفِيقِ لِمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضَى رَبُّنَا وَرَبُّكَ** (اللہ اکبر، اے اللہ! اس چاند کا طلوع ہونا ہمارے لئے امن، ایمان، سلامتی، اسلام اور اس چیز کی توفیق کا ذریعہ بنا جس پر ہمارا رب راضی ہوتا ہے اور اسے پسند فرماتا ہے۔ (اے چاند!) ہمارا اور تیرا رب اللہ ہی ہے۔)۔“

(اس حدیث کو امام دارمی، ابن حبان اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔)

● ”حضرت قوادہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ انہیں یہ خبر پہنچی کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو فرماتے: ﴿هَلَالٌ خَيْرٌ وَرُشْدٌ، هَلَالٌ خَيْرٌ وَرُشْدٌ، هَلَالٌ خَيْرٌ وَرُشْدٌ، هَلَالٌ خَيْرٌ وَرُشْدٌ، آمَنْتُ بِالَّذِي خَلَقَكَ﴾ (بھلائی اور ہدایت کا چاند، بھلائی اور ہدایت کا چاند، بھلائی اور ہدایت کا چاند، بھلائی اور ہدایت کا چاند، میں اس ذات پر ایمان رکھتا ہوں (اے چاند!) جس نے تجھے پیدا کیا) پھر فرماتے: ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي ذَهَبَ بِشَهْرٍ كَذَا وَجَاءَ بِشَهْرٍ كَذَا﴾ (سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو پچھلے مہینے کو لے گیا اور اس (نئے) مہینے کو لے آیا)۔“

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ﴿٥﴾ عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ خَلْقٍ كُلِّهِمْ



(اس حدیث کو امام ابو داود، عبد الرزاق، ابن ابی شیبہ اور طبرانی نے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔)

○ ”حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب نیا چاند دیکھتے تو فرماتے: ﴿اللَّهُ أَكْبَرُ، الْحَمْدُ لِلَّهِ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، اللَّهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ هَذَا الشَّهْرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ الْقَدَرِ، وَمِنْ سُوءِ الْخَشْرِ﴾ (اے اللہ! میں تجھ سے اس مہینے کی خیر کا سوال کرتا ہوں اور تقدیر کے شر اور خشر کے برے انجام سے تیری پناہ مانگتا ہوں)۔“

(اس حدیث کو امام احمد، ابن ابی شیبہ، طبرانی اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔ امام بیہقی نے فرمایا: اس حدیث کی سند حسن ہے۔)

○ ”حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب نیا چاند دیکھتے تو فرماتے: ﴿اللَّهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ هَذَا الشَّهْرِ، فَتَحَهُ وَنَصَرَهُ وَنُورَهُ وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا بَعْدَهُ﴾ (اے اللہ! میں تجھ سے اس مہینے کی خیر، فتح، نصرت اور نور کا سوال کرتا ہوں اور ہم اس کے بعد (آنے والے شر سے تیری پناہ مانگتے ہیں)۔“

(اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔)

○ ”اور ایک روایت میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نیا چاند دیکھ کر یہ دعا فرماتے: ﴿اللَّهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ هَذَا الشَّهْرِ، فَتَحَهُ وَنَصَرَهُ وَنُورَهُ وَطَهَرَهُ وَرَزَقَهُ وَنُورَهُ﴾ (اے اللہ! میں تجھ سے اس ماہ کی خیر، فتح، نصرت، برکت، طہارت، رزق اور نور کا سوال کرتا ہوں)۔“

(اے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔)

○ ”حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب (نیا) چاند دیکھتے تو فرماتے: ﴿اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ هَلَالًا يُؤْمِنُ وَرُشْدًا. وَآمَنْتُ بِاللَّهِ الَّذِي خَلَقَكَ فَعَدَلَكَ فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ﴾ (اے اللہ! اس چاند کو برکت والا اور رشد و ہدایت کا باعث بن کر۔ کشف الدُّجَى بِجَمَالِهِ۔ حَسَنَتْ جَمِيعُهُ خِصَالِهِ۔ صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ

ہدایت والا چاند بنا۔ اور میں ایمان لایا اللہ تعالیٰ پر جس نے (اے چاند!) تجھے بھی پیدا کیا اور متناسب بنایا، پھر (اس) اللہ نے بڑھا (کہ محکم وجود بنا) دیا جو سب سے بہتر پیدا فرمانے والا ہے)۔“

(اس حدیث کو امام ابن السنی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام بیہقی نے فرمایا:

اس کی سند میں احمد بن عیسیٰ نخعی راوی کو میں نہیں جانتا جبکہ اس کے بقیہ تمام رجال ثقہ ہیں۔)

○ ”حضرت عبد اللہ بن ہشام رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کرام سال یا مہینے کے شروع ہونے کے لئے یہ دعا سیکھتے: ﴿اللَّهُمَّ اَدْخِلْهُ عَلَيْنَا بِالْأَمْنِ وَالْإِيمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ وَرِضْوَانٍ مِنَ الرَّحْمَنِ وَجَوَازٍ مِنَ الشَّيْطَانِ﴾ (اے اللہ! اس مہینے کو ہمارے لئے امن، ایمان، سلامتی، اسلام، رحمن کی رضا اور شیطان سے چھٹکارے کے ساتھ شروع فرما)۔“

(اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے اور امام عسقلانی نے فرمایا: یہ

حدیث صحیح حدیث کی شرط پر موقوف ہے اور امام بیہقی نے فرمایا: اس کی سند حسن ہے۔)

○ ”اور ایک روایت میں حضرت عثمان بن ابی عاصم اپنے بزرگوں میں سے ایک بزرگ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب نئے چاند کو دیکھتے تو فرماتے: ﴿اللَّهُمَّ، اَدْخِلْهُ عَلَيْنَا بِالْأَمْنِ وَالْإِيمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ وَالسَّكِينَةِ وَالْعَافِيَةِ وَالرِّزْقِ الْحَسَنِ﴾ (اے اللہ! اس ماہ کو ہمارے لئے امن، ایمان، سلامتی، اسلام، سکون، عافیت اور رزق حسن کے ساتھ شروع فرما)۔“

(اس حدیث کو امام ابن السنی نے روایت کیا ہے۔)

○ ”اور ایک روایت میں حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ہشام بن حسان سے پوچھا کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ جب چاند کو دیکھتے تھے تو کیا کہا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا کہ وہ یوں کہا کرتے تھے: ﴿اللَّهُمَّ، اجْعَلْهُ شَهْرَ بَرَكَاتٍ

تَارَبَ صَلٍّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا ۖ عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرٌ خَلَقَ كُلَّهُم



وَنُورٍ وَأَنْجِرٍ وَمُعَافَاةٍ، اللَّهُمَّ إِنَّكَ قَاسِمٌ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيهِ خَيْرٌ أَفَاقِسِمَ لَنَا فِيهِ مِنْ خَيْرٍ كَمَا قَسَمْتَ فِيهِ بَيْنَ عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ ﴿۱﴾ (اے اللہ! اس ماہ کو (ہمارے لئے) برکت، نور، اجر اور بخشش کا ماہ بنا، اے اللہ! تو اس ماہ میں اپنے بندوں کے لئے خیر تقسیم فرمانے والا ہے، تو اس میں ہمارے لئے بھی خیر کی خیرات رکھ دے جیسا کہ تو نے اپنے نیکوکار بندوں کے لئے رکھی۔)

(اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ اور ابن سرایانے روایت کیا ہے۔)

### الآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

۱. يَسْتَلُونَكَ عَنِ الْأَهْلِيَّةِ قُلْ هِيَ مَوَاقِيتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ ط

(البقرہ، ۲: ۱۸۹)

”(اے حبیب!) لوگ آپ سے نئے چاندوں کے بارے میں دریافت کرتے ہیں، فرمادیں یہ لوگوں کے لیے اور ماہِ حج (کے تعین) کے لیے وقت کی علامتیں ہیں۔“

۲. هُوَ الَّذِي جَعَلَ الشَّمْسُ ضِيَاءً وَالْقَمَرَ نُورًا وَقَدَرَهُ مَنَازِلَ لِّتَعْلَمُوا عَدَدَ السِّنِينَ وَالْحِسَابَ ط مَا خَلَقَ اللَّهُ ذَلِكَ إِلَّا بِالْحَقِّ يُفَصِّلُ

الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ۝ (یونس، ۱۰: ۵)

”وہی ہے جس نے سورج کو روشنی (کا منبع) بنایا اور چاند کو (اس سے) روشن (کیا) اور اس کے لیے (کم و بیش دکھائی دینے کی) منزلیں مقرر کیں تاکہ تم برسوں کا شمار اور (اوقات کا) حساب معلوم کر سکو، اور اللہ نے یہ (سب کچھ) نہیں پیدا فرمایا مگر درست تدبیر کے ساتھ، وہ (ان کا ثبوت حقیقتوں کے ذریعے اپنی خالقیت، وحدانیت اور قدرت کی) نشانیاں ان لوگوں کے لیے تفصیل سے واضح فرماتا ہے جو علم رکھتے ہیں۔“

بَلِّغِ الْعُلَى بِكَمَالِهِ - كَشَفِ الدُّجَى بِجَمَالِهِ - حَسَنَتْ جَمِيعُ خِصَالِهِ - صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ

۳. وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ط كُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ ۝ (الأنبياء، ۲۱: ۳۳)

”اور وہی (اللہ) ہے جس نے رات اور دن کو پیدا کیا اور سورج اور چاند کو (بھی)، تمام (آسمانی کڑے) اپنے اپنے مدار کے اندر تیزی سے تیرتے چلتے جاتے ہیں۔“

۴. وَمِنْ آيَاتِهِ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ط لَا تَسْجُدُوا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوا لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَهُنَّ إِن كُنتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ ۝

(فصلت، ۴۱: ۳۷)

”اور رات اور دن اور سورج اور چاند اُس کی نشانیوں میں سے ہیں، نہ سورج کو سجدہ کیا کرو اور نہ ہی چاند کو، اور سجدہ صرف اللہ کے لیے کیا کرو جس نے ان (سب) کو پیدا فرمایا ہے اگر تم اسی کی بندگی کرتے ہو۔“

○

بلغ العلى بكماله كشف الدجى بجماله  
حسنت جميع خصاله صلوا عليه وآله

○

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا ۞ عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ خَلْقٍ كُلِّهِمْ



﴿بازاروں اور دیگر مقامات غفلت میں داخلے کے وقت پڑھی

جانے والی دعائیں اور اذکار﴾

○

○ ”حضرت عمر بن خطاب ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص بازار میں داخل ہو اور یہ کلمات کہے: ﴿لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُخَيِّبُ وَيُبَيِّتُ، وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾ (اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے بادشاہی ہے، وہی لائق ستائش ہے، وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے۔ وہ زندہ ہے اور کبھی نہیں مرے گا۔ اسی کے قبضہ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔) اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس لاکھ نیکیاں لکھ دیتا ہے، اس سے دس لاکھ برائیاں مٹا دی جاتی ہیں اور اس کے دس لاکھ درجات بلند کئے جاتے ہیں۔“

(اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ، دارمی، احمد اور بزار نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔ نیز امام منذری نے فرمایا: اسے امام ابن ماجہ، ابن ابی دنیا اور حاکم نے روایت کیا اور ان سب نے صحیح قرار دیا ہے۔)

○ ”حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص مجلس میں بیٹھا اور اس میں اس نے بہت سی فضول باتیں کیں تو اٹھنے سے پہلے یہ کلمات کہے: ﴿سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ﴾ (یا اللہ! میں تعریف کے ساتھ تیری پاکیزگی بیان کرتا ہوں، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔) تو ان فضول باتوں سے اس کی مغفرت ہو جائے گی۔“

بَلِّغِ الْعَمَلُ بِكَمَالِهِ - كَشَفِ الدُّجَى بِجَمَالِهِ - حَسَنَتْ بِجَمِيعِ خَصَالِهِ - صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ

(اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔)

○ ”حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص ؓ نے فرمایا: کچھ الفاظ ایسے ہیں کہ جنہیں کوئی اپنی مجلس سے اٹھتے وقت تین دفعہ پڑھتا ہے تو وہ الفاظ اس کی طرف سے کفارہ ہو جاتے ہیں اور انہیں کوئی بھلائی کی مجلس یا مجلس ذکر میں کہتا ہے تو وہ اس کے لئے تصدیق کی مہر ہو جاتے ہیں جیسے کسی تحریر پر مہر لگائی جاتی ہے۔ وہ یہ ہیں: ﴿سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ﴾ (اے اللہ! تو پاک ہے اور سب تعریف تیرے ہی لیے ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، میں تجھ سے بخشش چاہتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں)۔“

(اس حدیث کو امام ابو داؤد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔)

○ ”حضرت جبیر بن مطعم ؓ نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے کسی مجلس ذکر میں یہ دعا پڑھی: ﴿سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ﴾ (اللہ پاک ہے اور تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں، اے اللہ! تو پاک ہے اور تمام تعریفیں تیرے لئے ہیں، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں تجھ سے ہی مغفرت چاہتا ہوں اور تیری ہی طرف رجوع کرتا ہوں۔) گویا اس کے ذکر پر مہر لگ گئی اور جس شخص نے اسے کسی فضول مجلس میں پڑھا اس کے لئے یہ کفارہ بن گئی۔“

(اسے امام نسائی، طبرانی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ حاکم نے اسے امام مسلم کی شرائط پر صحیح کہا ہے۔ نیز امام منذری نے فرمایا: اسے امام نسائی اور طبرانی دونوں نے صحیح حدیث کے رجال سے روایت کیا ہے۔)

○ ”حضرت رافع بن خدیج نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ اپنی زندگی کے آخری ایام میں تھے کہ صحابہ کرام ؓ نے آپ کے ساتھ ایک نشست کی۔ آپ ﷺ نے تَارَبَّ صَلٍّ وَ سَلَّمَ دَائِباً أَبَدًا ﴿عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرٌ خَلْقِي كُلِّهِمْ﴾



اٹھتے وقت یہ دعا پڑھی: **سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ عَمِلْتُ سُوءًا وَظَلَمْتُ نَفْسِي فَاعْفُ عَنِّي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ** (اے اللہ! تو پاک ہے میں تیری تعریف کرتا ہوں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے۔ میں تجھ سے معافی چاہتا ہوں اور تیرے سامنے توبہ کرتا ہوں۔) اور تعلیم امت کے لئے اس دعا میں یہ الفاظ ہیں کہ امتی یوں کہے: اے اللہ! میں نے غلطی کی ہے اور میں نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے لہذا مجھے معاف فرما دے کیونکہ تیرے علاوہ کوئی بھی گناہوں کو معاف نہیں کر سکتا۔) ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ دعا آپ نے پہلی دفعہ فرمائی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، میرے پاس حضرت جبریل علیہ السلام آئے اور انہوں نے کہا: اے محمد (ﷺ)! یہ کلمات مجلس کا کفارہ ہیں۔“

(اس حدیث کو امام نسائی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس کی سند صحیح ہے۔ نیز امام منذری نے فرمایا: اس کی سند جید ہے۔)

○ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: غافل لوگوں میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا (جنگ سے) بھاگنے والوں میں ثابت قدم رہنے والے کے قائم مقام ہے۔“

(اس حدیث کو امام طبرانی، بزار، ابو نعیم اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔ نیز امام منذری اور بیہقی نے فرمایا: اسے امام بزار اور طبرانی نے سند صحیح کے ساتھ روایت کیا ہے۔)

○ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر وہ مجلس جس میں لوگ جمع ہوں اور اس میں نہ تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں اور نہ ہی اپنے نبی مکرم ﷺ پر درود بھیجیں تو وہ مجلس قیامت کے دن ان لوگوں کے لیے وبال ہوگی اور پھر اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو انہیں عذاب دے اور چاہے تو انہیں معاف فرمادے۔“

(اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام مقدسی نے فرمایا: اس کی سند حسن ہے۔)

بَلِّغِ الْعُلَى بِكَمَالِهِ۔ كَشَفِ الدُّجَى بِجَمَالِهِ۔ حَسَنَتْ جَمِيعُ خِصَالِهِ۔ صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ

○ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو لوگ کسی مجلس میں اکٹھے ہوئے اور پھر (اس مجلس میں) اللہ تعالیٰ کا ذکر اور حضور نبی اکرم ﷺ پر درود پڑھے بغیر وہ منتشر ہو گئے تو وہ مجلس ان کے لئے قیامت کے روز باعثِ حسرت (و باعثِ خسارہ) بننے کے سوا اور کچھ نہیں ہوگی۔“

(اس حدیث کو امام ابن حبان، احمد اور ابن مبارک نے روایت کیا ہے۔ امام بیہقی نے فرمایا: اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔)

○ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کوئی قوم کسی بیٹنے کی جگہ (یعنی مجلس میں) بیٹھے اور اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے اور حضور نبی اکرم ﷺ پر درود نہ بھیجے تو وہ مجلس روزِ قیامت ان کے لئے حسرت (و خسارہ) کا باعث ہونے کے سوا کچھ نہیں ہوگی اگرچہ وہ لوگ بوجہ ثواب جنت میں بھی داخل ہو جائیں (لیکن انہیں ہمیشہ اس بات کا پچھتاوا رہے گا)۔“

(اس حدیث کو امام ابن حبان اور ابن ابی عاصم دونوں نے سند صحیح کے ساتھ روایت کیا ہے۔)

○ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب بھی لوگ کسی مجلس میں جمع ہوتے ہیں (اس حال میں کہ) اللہ تعالیٰ کا ذکر کیے بغیر اور حضور نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجے بغیر ایک دوسرے سے جدا ہو جاتے ہیں، تو ان کی یہ مجلس قیامت کے روز ان کے لئے حسرت (و ندامت) کا باعث ہوگی۔“ اور ایک روایت میں ہے کہ اگرچہ وہ بوجہ ثواب جنت میں ہی کیوں نہ داخل کر دیئے جائیں۔“

(اس حدیث کو امام احمد، طبرانی، بیہقی اور طیالسی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث امام بخاری کی شرائط پر صحیح ہے۔ امام منذری نے فرمایا: اسے امام احمد نے اسناد صحیح کے ساتھ روایت کیا ہے۔ امام بیہقی نے فرمایا: اسے امام احمد نے صحیح حدیث کے رجال سے روایت کیا ہے۔ اور امام طبرانی نے بھی اسے ثقہ رجال سے روایت کیا ہے۔)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ خَلْقِي كُلِّهِمْ



○ ”حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب بھی کچھ لوگ کسی مجلس میں جمع ہوئے اور (اس مجلس میں) اللہ تعالیٰ کا ذکر کئے بنا اور حضور نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجے بنا منتشر ہو گئے تو گویا وہ (ایسے ہیں جو) مردار کی بدبو سے کھڑے ہوئے۔“ (اس حدیث کو امام بیہقی اور طحاوی نے روایت کیا ہے۔)

## آيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

۱. وَأَذْكُرُ رَبِّكَ إِذَا نَسِيتَ. (الكهف، ۱۸: ۲۴)

”اور اپنے رب کا ذکر کیا کریں جب آپ بھول جائیں۔“

۲. وَمَنْ أَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ أَعْمَى ○ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِي أَعْمَى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيرًا ○ قَالَ كَذَلِكَ أَتَتْكَ آيَاتُنَا فَنَسِيتَهَا ○ وَكَذَلِكَ الْيَوْمَ تُنْسَى ○

(طہ، ۲۰: ۱۲۴-۱۲۶)

”اور جس نے میرے ذکر (یعنی میری یاد اور نصیحت) سے روگردانی کی تو اس کے لیے دنیاوی معاش (بھی) تنگ کر دیا جائے گا اور ہم اسے قیامت کے دن (بھی) اندھا اٹھائیں گے ○ وہ کہے گا: اے میرے رب! تو نے مجھے (آج) اندھا کیوں اٹھایا حالانکہ میں (دنیا میں) بینا تھا ○ ارشاد ہوگا: ایسا ہی (ہوا کہ دنیا میں) تیرے پاس ہماری نشانیاں آئیں پس تو نے انہیں بھلا دیا اور آج اسی طرح تو (بھی) بھلا دیا جائے گا ○“

۳. رِجَالٌ لَا تُلْهِهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ يَخَافُونَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيهِ الْقُلُوبُ وَالْأَبْصَارُ ○

(النور، ۲۴: ۳۷)

بَلَاءُ الْعُلَى بِكَمَالِهِ. كَشَفَ الدُّجَى بِجَمَالِهِ. حَسَنَتْ جَمِيعُ خِصَالِهِ. صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ

”اللہ کے اس نور کے حامل (وہی مردانِ خدا) ہیں جنہیں تجارت اور خرید و فروخت نہ اللہ کی یاد سے غافل کرتی ہے اور نہ نماز قائم کرنے سے اور نہ زکوٰۃ ادا کرنے سے (بلکہ دنیوی فرائض کی ادائیگی کے دوران بھی) وہ (ہمہ وقت) اس دن سے ڈرتے رہتے ہیں جس میں (خوف کے باعث) دل اور آنکھیں (سب) الٹ پلٹ ہو جائیں گی ○“

## وِیَارُ مُصْطَفٰی ﷺ

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا  
وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الْحَبِيبِ  
الْعَالِي الْقَدْرِ الْعَظِيمِ الْجَاهِ وَعَلَى  
آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

بزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شب جمعہ (مجلسِ درجہ) کی درسیں رات (اس درود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا) موت کے وقت سرکارِ ہدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کیجے گا۔ اور جو شخص داخل ہوتے وقت بھی یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ ہدیہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے قبر میں داخل اپنے رخت بھرے ہاتھوں سے آتاریں گے۔  
(اضل الصلوٰۃ علی سید السادات)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ○ عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ خَلْقٍ كُلِّهِمْ



﴿جمعة المبارک کے دن حضور ﷺ پر درود پڑھنے کی فضیلت﴾

○

○ "حضرت اوس بن اوس ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بیشک تمہارے دنوں میں سے جمعہ کا دن سب سے بہتر ہے اس دن حضرت آدم ؑ پیدا ہوئے اور اسی دن انہوں نے وفات پائی اور اسی دن صور پھونکا جائے گا اور اسی دن سخت آواز ظاہر ہوگی۔ سو اس دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو کیونکہ تمہارا درود مجھے پیش کیا جاتا ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارا درود آپ کے وصال کے بعد آپ کو کیسے پیش کیا جائے گا؟ جبکہ آپ کا جسد مبارک خاک میں مل چکا ہوگا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بیشک اللہ ﷻ نے زمین پر انبیائے کرام کے جسموں کو (کھانا یا کسی بھی قسم کا نقصان پہنچانا) حرام کر دیا ہے۔"

○ "اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ بزرگ و برتر نے زمین پر حرام قرار دیا ہے کہ وہ ہمارے جسموں کو کھائے۔"

(اس حدیث کو امام ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابن خزیمہ، ابن حبان، دارمی، احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث امام بخاری کی شرائط پر صحیح ہے اور امام داؤدیشی نے فرمایا: اسے امام ابن حبان نے صحیح قرار دیا ہے اور امام عسقلانی نے فرمایا: اسے امام ابن خزیمہ نے صحیح قرار دیا ہے اور امام عجلونی نے فرمایا: اسے امام بیہقی نے جید سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔ امام شوکانی نے فرمایا: اسے امام ترمذی کے علاوہ اصحاب صحاح نے روایت کیا ہے۔)

○ "حضرت ابو درداء ؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

جمعہ کے دن مجھ پر زیادہ سے زیادہ درود بھیجا کرو، یہ یوم مشہود (یعنی میری بارگاہ میں فرشتوں کی خصوصی حاضری کا دن) ہے، اس دن فرشتے (خصوصی طور پر کثرت سے میری بارگاہ میں) حاضر ہوتے ہیں، کوئی شخص جب بھی مجھ پر درود بھیجتا ہے اس کے فارغ ہونے

بَلَّغَ الْعُلَى بِكَمَالِهِ۔ كَشَفَ الدُّجَى بِجَمَالِهِ۔ حَسَنَتْ جَمِيعُ خِصَالِهِ۔ صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ

تک اس کا درود مجھے پیش کر دیا جاتا ہے۔ حضرت ابو درداء ؓ کہتے ہیں میں نے عرض کیا: اور (یا رسول اللہ!) آپ کے وصال کے بعد (کیا ہوگا؟) آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں وصال کے بعد بھی (اسی طرح پیش کیا جائے گا کیونکہ) اللہ تعالیٰ نے زمین کے لیے انبیائے کرام علیہم السلام کے جسموں کا کھانا حرام کر دیا ہے۔ سو اللہ ﷻ کا نبی زندہ ہوتا ہے اور اسے رزق بھی دیا جاتا ہے۔"

(اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے سند صحیح کے ساتھ روایت کیا ہے۔ امام منذری نے فرمایا: اسے امام ابن ماجہ نے جید اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے اور امام منادی نے بیان کیا کہ امام دبیری نے فرمایا: اس کے رجال ثقات ہیں۔ اور امام عجلونی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔)

○ "حضرت ابو مسعود انصاری ؓ، حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے دن مجھ پر درود کی کثرت کیا کرو، بے شک جو بھی مجھ پر جمعہ کے دن درود بھیجتا ہے اس کا درود مجھے پیش کیا جاتا ہے۔"

اس حدیث کو امام حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

○ "حضرت ابو امامہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو بے شک میری امت کا درود ہر جمعہ کے روز مجھے پیش کیا جاتا ہے اور میری امت میں سے جو مجھ پر سب سے زیادہ درود بھیجنے والا ہوگا وہ (قیامت کے روز) مقام و منزلت کے اعتبار سے میرے سب سے زیادہ قریب ہوگا۔"

(اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام عسقلانی نے فرمایا: اس کی سند میں کوئی نقص نہیں ہے اور امام منذری اور عجلونی نے بھی فرمایا: اسے امام بیہقی نے سند حسن کے ساتھ روایت کیا ہے۔)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ۞ عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ خَلْقِكَ ۞



○ ”حضور نبی اکرم ﷺ کے خادم خاص حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک قیامت کے روز ہر ایک مقام پر تم میں سے سب سے زیادہ میرے قریب وہ شخص ہوگا جو تم میں سے دنیا میں سب زیادہ مجھ پر درود بھیجنے والا ہوگا سو جو شخص جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات مجھ پر سو (۱۰۰) مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی سوجائیں پوری فرما دیتا ہے۔ (ان میں سے) ستر جائیں آخرت کی اور تیس دنیا کی حاجتوں سے متعلق ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک فرشتہ مقرر فرما دیتا ہے جو وہ (تختہ) درود اس طرح میری قبر انور میں پیش کرتا ہے جس طرح تمہیں تحائف پیش کئے جاتے ہیں اور وہ فرشتہ مجھے اس شخص کا نام اور اس کے خاندان کا سلسلہ نسب بتاتا ہے تو میں یہ ساری معلومات اپنے پاس ایک سفید (ادراق والی) کتاب میں محفوظ کر لیتا ہوں۔“ (اس حدیث کو امام بیہقی، ابن مندہ اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے)

○ ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے دن کے علاوہ کوئی دن ایسا نہیں جس میں سورج طلوع اور غروب ہوا ہو اور وہ جمعہ کے دن سے بہتر ہو پھر حضرت کعب رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: حضور نبی اکرم ﷺ نے جمعہ کے دن میں ایک ایسی ساعت کا ذکر فرمایا کہ جس میں کوئی مومن صلاۃ پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے جو بھی چیز مانگتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اسے ضرور عطا کرتا ہے، حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سچ ہے۔ اس ذات کی قسم! جس نے حضور ﷺ کو عزت و تکریم بخشی، بے شک میں بھی دو چیزیں کہنے لگا ہوں، سو آپ بھی انہیں کبھی بھولنا مت، جب آپ مسجد میں داخل ہو تو حضور نبی اکرم ﷺ پر درود و سلام ضرور بھیجو اور پھر یوں کہو: ﴿اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ﴾ (اے اللہ! میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔) اور جب مسجد سے نکلے لگو تو اسی طرح حضور نبی اکرم ﷺ پر درود و سلام ضرور بھیجو اور پھر یوں کہو: ﴿اللَّهُمَّ اخْطِطْ لِي مِنَ الشَّيْطَانِ﴾ (اے اللہ! مجھے شیطان مررد سے محفوظ رکھ۔)

بَلِّغِ الْعُلَى بِكَمَالِهِ۔ كَشَفِ الدُّجَى بِجَمَالِهِ۔ حَسَنَتْ جَمِيعُ خِصَالِهِ۔ صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ

(اس حدیث کو امام نسائی نے روایت کیا اور فرمایا: اس حدیث کی سند میں ابن عساکر راوی ہے اور وہ ثقہ ہے۔)

○ ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا: مجھ پر روشن رات اور روشن دن (یعنی جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن) درود بھیجا کرو بے شک تمہارا درود مجھے پیش کیا جاتا ہے۔“ (اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے)

○ ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھ پر درود بھیجنے والے کے لئے وہ درود پل صراط پر نور کا کام دے گا۔ لہذا جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر اسی (۸۰) مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے اسی (۸۰) سال کے گناہ بخش دیتا ہے۔“ (اس حدیث کو امام دیلمی اور ذہبی نے روایت کیا ہے)

○ ”حضرت زید بن وہب رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے (تاکیداً) فرمایا: تم جمعہ کے روز حضور نبی اکرم ﷺ پر ایک ہزار مرتبہ درود بھیجنے کا عمل کبھی ترک مت کرنا اور آپ ﷺ کی خدمت میں اس طرح درود بھیجا کرو: ﴿اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ ﷺ﴾ (اے میرے اللہ! درود بھیج اُمی لقب نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر)۔“ (اے امام ابو نعیم نے روایت کیا ہے)

### الآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

۱. اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا (الأحزاب، ۵۶: ۳۳)  
”بے شک اللہ اور اس کے (سب) فرشتے نبی (ﷺ) پر درود بھیجتے رہتے ہیں، اے ایمان والو! تم (بھی) اُن پر درود بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو۔“

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ﷺ عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ خَلْقِكَ كُلِّهِمْ



﴿سبحان اللہ، الحمد للہ اور اللہ اکبر پڑھنے کی فضیلت﴾

○ "حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دو کلمات زبان پر نہایت ہلکے ہیں، ترازو میں وزنی ہیں، رخص کو بہت پیارے ہیں (اور وہ یہ ہیں): ﴿سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ، سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ﴾ (اللہ تعالیٰ پاک ہے اور تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں، اللہ تعالیٰ پاک ہے اور نہایت عظمت والا ہے)۔"

(یہ حدیث متفق علیہ ہے۔)

○ "حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مالدار لوگ تو درجات اور ہمیشہ کی نعمتوں میں بازی لے گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ کیسے؟ انہوں نے عرض کیا: جس طرح انہوں نے نماز پڑھی تو اسی طرح ہم نے بھی پڑھی، جس طرح انہوں نے جہاد کیا ویسے ہی ہم نے بھی جہاد کیا لیکن انہوں نے اپنا وافر مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کیا جبکہ ہمارے پاس مال نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جس کے باعث تم ان لوگوں کے برابر ہو جاؤ جو تم سے پہلے ہو گزرے اور ان لوگوں سے بڑھ جاؤ جو تمہارے بعد آئیں گے اور تمہارے برابر کوئی نہ ہو سکے مگر وہی جو تمہاری طرح کا عمل کرے؟ (وہ عمل یہ ہے کہ) تم اپنی ہر نماز کے بعد دس دفعہ سُبْحَانَ اللَّهِ، دس دفعہ الْحَمْدُ لِلَّهِ اور دس دفعہ اللَّهُ أَكْبَرُ کہنا کرو۔"

(یہ حدیث متفق علیہ ہے۔)

○ "حضرت ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرا ﴿سُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ﴾ کہنا مجھے اُس چیز سے زیادہ محبوب ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے۔"

بَلَّغِ الْعُلَى بِكَمَالِهِ - كَشَفِ الدُّجَى بِجَمَالِهِ - حَسَنَتْ بِمِجْنَةِ خِصَالِهِ - صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ

(اے امام مسلم، ترمذی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔)

○ "حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ صبح کی نماز پڑھنے کے بعد صبح ہی اُن کے پاس سے تشریف لے گئے اور وہ اُس وقت اپنی نماز کی جگہ پر بیٹھی تھیں، پھر آپ ﷺ دن چڑھے تشریف لائے تو وہ وہیں بیٹھی تھیں، آپ ﷺ نے فرمایا: جس وقت سے میں تمہیں چھوڑ کر گیا ہوں تم اسی طرح بیٹھی ہوئی ہو، حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے تمہارے بعد چار ایسے کلمات تین بار کہے ہیں کہ جو کچھ تم نے صبح سے اب تک پڑھا ہے اگر اس کا اُن کلمات کے ساتھ وزن کیا جائے تو ان کلمات کا وزن اُن کے برابر ہوگا (وہ کلمات یہ ہیں): ﴿سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ عَزَّذَ خَلْقِهِ وَرَحًا نَفْسِهِ وَزَنَةَ غَوْثِهِ وَمِذَاذَ نَحْلَتَانِهِ﴾ (اللہ کی مخلوق کے عدد، اس کی رضا، اس کے عرش کے وزن اور اس کے کلمات کی سیاهی کے برابر اس کی حمد اور تسبیح ہے)۔"

(اے امام مسلم، ابو داؤد اور بخاری نے 'الأدب المفرد' میں روایت کیا ہے۔)

○ "حضرت سرہ بن جندب ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ کلمات چار ہیں: ﴿سُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ﴾، تم ان میں سے جس کلمے کو بھی پہلے پڑھ لو کوئی حرج نہیں ہے۔" (اے امام مسلم، نسائی، ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔)

○ "حضرت سعد ؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی نے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: (یا رسول اللہ!) مجھے کچھ ایسے کلمات سکھائیں جنہیں میں پڑھا کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کہو: ﴿لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا، سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا

تَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ﴿﴾ عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ خَلْقٍ كُلِّهِمْ



بِاللّٰهِ الْغَزِيْرِ الْحَكِيْمِ ﴿ (اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اُس کا کوئی شریک نہیں، اللہ سب سے بڑا اور بہت بڑا ہے، تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں بہت زیادہ تعریفیں، اللہ پاک ہے (جو کہ) تمام جہانوں کا پروردگار ہے، اور قدرت و طاقت صرف اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے جو غالب و حکمت والا ہے۔) اُس شخص نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) یہ کلمات تو میرے رب کے لیے ہیں، میرے لیے کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کہو: ﴿اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ﴾ (اے اللہ! تو میری مغفرت فرما، مجھ پر رحم فرما اور مجھے ہدایت اور رزق عطا فرما)۔“

(اس حدیث کو امام مسلم، احمد اور بزار نے روایت کیا ہے۔)

○ ”امام ابو حنیفہ بواسطہ ابراہیم بن عبد الرحمن الشَّكْنَسْبَكِي الدمشقي، حضرت عبد اللہ بن ابی اونی رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میں قرآن سیکھنے کی استطاعت نہیں رکھتا لہذا آپ مجھے وہ (کلمات) تعلیم فرمائیں جو میرے لیے اس کے قائم مقام ہو جائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم یہ کہا کرو: ﴿سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ﴾ (اللہ تعالیٰ پاک ہے، اللہ کے لئے ہی تمام تعریفیں ہیں اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے اور قدرت و طاقت صرف اللہ عظیم و برتر کے لئے ہی ہے۔) اُس نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) یہ (کلمات حمد تو) میرے رب کے لئے ہو گئے تو میرے لیے کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم یہ کہا کرو: ﴿اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ وَاغْفِرْ لِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَعَافِنِيْ﴾ (اے اللہ! تو مجھ پر رحم فرما اور مجھے بخش دے اور مجھے ہدایت عطا فرما، مجھے رزق سے نوازا اور عافیت عطا فرما)۔“

(اس حدیث کو امام ابو حنیفہ، ابن ابی شیبہ اور دارقطنی نے روایت کیا ہے۔)

○ ”حضرت ابن مسعود رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: شبِ معراج میری ملاقات حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ہوئی۔ انہوں نے فرمایا: اے محمد! اپنی بَلَّغَةُ الْعُلَى بِكَمَالِهِ۔ كَشَفَ الدُّجَى بِجَمَالِهِ۔ حَسَنَتْ جَمِيعُ خِصَالِهِ۔ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَآلِهِ

امت کو میری طرف سے سلام کہنا اور بتا دینا کہ جنت کی مٹی پاکیزہ، اس کا پانی شہا اور وہ ہموار میدان ہے۔ اس کے پودے ﴿سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ﴾ ہیں۔“

(اس حدیث کو امام ترمذی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔)

○ ”حضرت جابر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے ﴿سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهِ﴾ کہا، اس کے لئے جنت میں کھجور کا ایک درخت لگا دیا گیا۔“

(اس حدیث کو امام ترمذی، بزار اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔)

○ ”حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: خدائے ذوالجلال کا ذکر جو تم تسبیح، تحلیل اور تحمید کی صورت میں کرتے ہو وہ عرش کے پاس گھومتا رہتا ہے۔ اُن میں سے ہر ایک سے شہد کی مکیوں کی طرح آواز نکلتی ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنے ذکر کرنے والے کا ذکر کرتا رہتا ہے۔ کیا تم میں سے ہر کوئی یہ پسند نہیں کرتا کہ کوئی اسے ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی یاد دلاتا رہے۔“

(اے امام ابن ماجہ، ابن ابی شیبہ اور بزار نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ امام کنانی نے بھی فرمایا: اس کی سند صحیح اور رجال ثقات ہیں۔)

○ ”حضرت ابو ہریرہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن وہ درخت لگا رہے تھے کہ حضور نبی اکرم ﷺ ان کے پاس سے گزرے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابو ہریرہ! کیا کر رہے ہو؟ میں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میں درخت لگا رہا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں اس سے بہتر درخت لگانا نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ!

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ﴿ عَلٰی حَبِيْبِكَ خَيْرِ خَلْقٍ كُلِّهِمْ



کیوں نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: یوں کہا کرو: **سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ** ان میں سے ہر ایک کلمہ کے بدلے تمہارے لئے جنت میں ایک درخت لگا دیا جائے گا۔

(اسے امام ابن ماجہ اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ امام کنانی نے بھی فرمایا: اس کی اسناد حسن ہے۔)

○ "حضرت اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا بنت ابی طالب سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ میرے پاس سے گزرے تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں بوڑھی اور کمزور ہو گئی ہوں (یا اسی طرح کا کوئی لفظ کہا۔) آپ مجھے ایسا عمل بتائیں جسے میں بیٹھ کر کرتی رہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم ایک سو دفعہ سبحان اللہ کہا کرو، یہ تمہارے لئے اولاد اسماعیل میں سے ایک سو غلام آزاد کرنے کے برابر ہوگا۔ اور ایک سو دفعہ الحمد للہ کہا کرو، یہ تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کی راہ میں سواری کے لئے ایک سو کاغذی اور لکام والے گھوڑوں دینے کے برابر ہوگا اور ایک سو دفعہ اللہ اکبر کہا کرو یہ تمہارے لئے ایک سو قربانی کے اونٹ دینے کے برابر ہوگا جو پٹے والے اور اللہ کے ہاں مقبول بھی ہوں اور ایک سو دفعہ لا الہ الا اللہ کہا کرو۔ (راوی ابن خلف کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ آسمان و زمین کے خلاء کو بھر دے گا اور اُس دن تجھ سے بڑھ کر کسی شخص کے عمل نہیں ہوں گے، سوائے اُس کے جو تجھ جیسا عمل کرے۔"

(اسے امام نسائی اور احمد نے مذکورہ الفاظ میں اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔)

○ "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جب کوئی شخص کہتا ہے: **سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ** (اللہ تعالیٰ پاک ہے اور تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں، اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے،

**بَلَّغَ الْعُلَى بِكَمَالِهِ۔ كَشَفَ الدُّجَى بِجَبَابِهِ۔ حَسَنَتِ جَمِيعُ خَصَالِهِ۔ صَلَّوْا عَلَيْهِ وَآلِهِ**

اللہ تعالیٰ (کی توفیق) کے بغیر نہ برائی سے بچنے کی طاقت ہے اور نہ نیکی کرنے کی استطاعت۔) تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرا بندہ میرا مطیع اور فرماں بردار ہو گیا ہے۔"

(اس حدیث کو امام حاکم، طبرانی اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔)

○ "حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب میں تمہارے سامنے کوئی حدیث پیش کرتا ہوں تو اُس کی تصدیق اللہ تعالیٰ کی کتاب سے لاتا ہوں۔ جب کوئی بندہ کہتا ہے: **سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَتَبَارَكَ اللَّهُ** تو ایک فرشتہ ان الفاظ کو پکڑ کر انہیں اپنے پر کے نیچے دبالتا ہے اور انہیں لے کر آسمان کی طرف پرواز کر جاتا ہے۔ اُس فرشتے کا فرشتوں کی جس جماعت کے پاس سے گزر ہوتا ہے، وہ اُن (کلمات) کے کہنے والے کے لئے استغفار کرتے ہیں حتیٰ کہ وہ انہیں جہنم کے سامنے پیش کر دیتا ہے۔ پھر حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت کی: (پاکیزہ کلمات اُسی کی طرف چڑھتے ہیں اور وہی نیک عمل (کے مدارج) کو بلند فرماتا ہے)۔"

(اس حدیث کو امام حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔)

### آيَاتُ الْقُرْآنِيَّةِ

۱. وَ نَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ۖ قَالَ إِنِّي أَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ ○ (البقرة، ۲: ۳۰)

"ہم تیری حمد کے ساتھ تسبیح کرتے رہتے ہیں اور (ہم دقت) پاکیزگی بیان کرتے ہیں، (اللہ نے) فرمایا: میں وہ کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔"

۲. فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِنَ السَّاجِدِينَ ○ (الحجر، ۱۰: ۹۸)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ۖ عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ خَلْقٍ كُلِّهِمْ



”سو آپ حمد کے ساتھ اپنے رب کی تسبیح کیا کریں اور سجود کرنے والوں میں (شامل) رہا کریں“

۳. تَسْبِيحُ لَهٗ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ ؕ وَاِنْ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهِ وَلٰكِنْ لَا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا (بنی اسرائیل، ۱۷: ۴۴)

”ساتوں آسمان اور زمین اور وہ سارے موجودات جو ان میں ہیں اللہ کی تسبیح کرتے رہتے ہیں، اور (جملہ کائنات میں) کوئی بھی چیز ایسی نہیں جو اس کی حمد کے ساتھ تسبیح نہ کرتی ہو لیکن تم ان کی تسبیح (کی کیفیت) کو سمجھ نہیں سکتے، بے شک وہ بڑا بردبار بڑا بخشنے والا ہے“

۴. فَاصْبِرْ عَلٰی مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَاۙ وَمِنْ اٰتَاٰیِ الْیْلِ فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضٰی (طہ، ۲۰: ۱۳۰)

”پس آپ ان کی باتوں پر صبر فرمایا کریں اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کیا کریں طلوع آفتاب سے پہلے (نماز فجر میں) اور اس کے غروب سے قبل (نماز عصر میں) اور رات کی ابتدائی ساعتوں میں (یعنی مغرب اور عشاء میں) بھی تسبیح کیا کریں اور دن کے کناروں پر بھی (نماز ظہر میں جب دن کا نصف اول ختم اور نصف ثانی شروع ہوتا ہے، (اے حبیب مکرم! یہ سب کچھ اس لیے ہے) تاکہ آپ راضی ہو جائیں“

۵. وَ تَرٰی الْمَلٰٓئِکَۃَ خَافِیْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ یُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّہُمْ ؕ وَقُضِیَ بَیْنَهُمُ بِالْحَقِّ وَقِیْلَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (الزمر، ۳۹: ۷۵)

بَلَّغِ الْعُلَمٰی بِکَمَالِہٖ۔ کَشَفِ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ۔ حَسَنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ۔ صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

”اور (اے حبیب!) آپ فرشتوں کو عرش کے ارد گرد حلقہ باندھے ہوئے دیکھیں گے جو اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہوں گے، اور (سب) لوگوں کے درمیان حق و انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ کل حمد اللہ ہی کے لائق ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے“

۶. سَبِّحْ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَہُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ (الحدید، ۵۷: ۱)

”اللہ ہی کی تسبیح کرتے ہیں جو بھی آسمانوں اور زمین میں ہیں، اور وہی بڑی عزت والا بڑی حکمت والا ہے“

۷. فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْہٗ ؕ اِنَّہٗ كَانَ تَوَّابًا (النصر، ۱۱۰: ۳)

”تو آپ (تشکرا) اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح فرمائیں اور (تواضعاً) اس سے استغفار کریں، بے شک وہ بڑا ہی توبہ قبول فرمانے والا (اور مزید رحمت کے ساتھ رجوع فرمانے والا) ہے“

○  
يٰرَسُوْلَ اللّٰہِ اَنْظِرْ حَالَنَا  
يٰاَحَبِّیْبَ اللّٰہِ اِسْمَعْ قَالَنَا  
اِنِّیْ فِیْ بَحْرِہٖ مُغْرَقٌ  
خُذِیْدِیْ سَقْلٌ لَّنَا اِشْکَالَنَا

اَللّٰہُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِكَ خَيْرِ خَلْقِ کُلِّہُمْ



### جامع ماثورہ دعاؤں اور اذکار کا بیان ﴿

○ ”حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آزمائش کی سختی سے، بدبختی کے آنے سے، بری تقدیر سے اور دشمنوں کے ہتھیار سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگا کرو۔“ (یہ حدیث متفق علیہ ہے)

”حضرت ابو مالک (الاشجی) اپنے والد ؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! جب میں اپنے رب سے دعا کروں تو کیا کہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ کہو: ﴿اللَّهُمَّ، اغْفِرْ لِي، وَارْحَمْنِي، وَغَايِبِي، وَارْزُقْنِي﴾ (اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، مجھے عافیت دے اور مجھے رزق (حلال) عطا فرما۔) آپ ﷺ نے اپنے انگوٹھے کے سوا تمام انگلیاں جمع فرمائیں اور فرمایا: یہ کلمات تمہاری دنیا اور آخرت کے لیے جامع ہیں۔“

(اس حدیث کو امام مسلم، ابن ماجہ اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔)

○ ”حضرت عبداللہ بن یزید عطمی الانصاری ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ اپنی دعا میں یہ کلمات کہا کرتے تھے: ﴿اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يَنْفَعُنِي حُبُّهُ عِنْدَكَ، اللَّهُمَّ مَا رَزَقْتَنِي مِمَّا أُحِبُّ فَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِي فِيمَا تُحِبُّ، اللَّهُمَّ وَمَا رَزَقْتَ غَنِيٍّ مِمَّا أُحِبُّ فَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِي فِيمَا تُحِبُّ﴾ (یا اللہ! مجھے اپنی محبت عطا فرما اور ہر اس ذات کی محبت عطا فرما، جس کی محبت مجھے تیری بارگاہ میں نفع دے۔ یا اللہ! جو تو نے مجھے میری پسند میں سے رزق عطا فرمایا اسے اپنی محبت میں میری قوت و طاقت بنا اور میری پسند میں سے جو تو نے مجھ سے روک رکھے تو مجھے اپنی محبوب چیزوں میں مصروف رکھ کر ان سے فارغ البال بنا دے۔“

○ ”حضرت ابو درداء ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حضرت داود ؑ کی دعاؤں میں سے ایک دعا یہ ہے: ﴿اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ حُبَّكَ

بَلِّغْ الْعُلَى بِكَمَالِهِ، كَشَفْ الدُّجَى بِجَمَالِهِ، حَسِّنْتَ جَمِيعَ خِصَالِهِ، صَلِّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِي يُبَلِّغُنِي حُبَّكَ، اللَّهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي وَأَهْلِي وَمِنْ الْمَاءِ الْبَارِدِ﴾ (یا اللہ! میں تجھ سے تیری محبت، تجھ سے محبت کرنے والوں کی محبت، اور تیری محبت پیدا کرنے والے عمل کا سوال کرتا ہوں۔ یا اللہ! اپنی محبت میرے لیے، میرے نفس، میری اولاد اور (شدید گرمی میں) ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ محبوب بنا دے۔) راوی بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ، حضرت داود ؑ کا جب بھی ذکر فرماتے اور آپ سے کوئی بات نقل کرتے وقت فرماتے وہ (اپنے دور کے) انسانوں میں سب سے زیادہ عبادت گزار انسان تھے۔“

(اس حدیث کو امام ترمذی، ابو نعیم اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔ اور امام حاکم نے بھی فرمایا: اس کی سند صحیح ہے۔)

○ ”حضرت شکر بن حمید ؓ روایت بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے ایسی دعا بتائیے جس کے ذریعے میں اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگا کروں۔ تو آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: یہ کہا کرو: ﴿اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِي وَمِنْ شَرِّ بَصَرِي وَمِنْ شَرِّ لِسَانِي وَمِنْ شَرِّ قَلْبِي وَمِنْ شَرِّ مَنِي﴾ (یا اللہ! میں سے اپنی سماعت، اپنی بصارت، اپنی زبان، اپنے دل اور اپنی شرم گاہ کی شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔)“

(اس حدیث کو امام ترمذی، ابو داؤد، نسائی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔ امام حاکم نے بھی فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔)

○ ”حضرت معاذ بن جبل ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو یہ دعا کرتے سنا: ﴿اللَّهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُكَ تَمَامَ الْبَغْمَةِ﴾ (یا اللہ! میں تجھ سے پوری پوری نعت کا سوال کرتا ہوں۔) آپ ﷺ نے (دریافت) فرمایا: پوری پوری نعت کیا ہے؟ اس نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) یہ دعا مانگنے سے میرا مقصد بہتری کا ارادہ تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پوری نعت تو جنت میں داخل ہونا اور جہنم سے نجات ہے۔“

(اس حدیث کو امام ترمذی، احمد، ابن ابی شیبہ، اور بخاری نے ’الأدب المفرد‘

نَارِبَ صَلِّي وَ سَلَّمَ دَاهِمًا أَبَدًا ﴿ عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرَ خَلْقٍ كُلِّهِمْ



میں روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے اور امام زبلی نے بھی فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

○ ”حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے میرے والد سے (جبکہ انہوں نے ابھی قبول اسلام نہیں کیا تھا) فرمایا: اے حصین! آج کل تم کتنے معبودوں کو پوجتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: چھ زمین میں اور ایک آسمان میں۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: تمہاری امید و خوف ان میں سے کس کے ساتھ وابستہ ہے؟ انہوں نے عرض کیا: آسمان والے رب کے ساتھ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے حصین! اگر تم اسلام لاتے تو میں تمہیں دو نفع بخش کلمات سکھاتا۔ حضرت عمران فرماتے ہیں جب حضرت حصین رضی اللہ عنہ ایمان لے آئے تو عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے وہ دو کلمات سکھائیے جن کا آپ نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پڑھو: ﴿اللَّهُمَّ، اَلْهِمْنِي رُشْدِي وَاعْزِزْنِي مِنْ شَرِّ نَفْسِي﴾ (یا اللہ! مجھے میری ہدایت (کی راہ) دکھا اور مجھے میرے نفس کے شر سے محفوظ رکھ۔)

(اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی، احمد اور ابن حید نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔ امام عسقلانی نے فرمایا: اس کی سند صحیح ہے۔)

○ اور امام حاکم نے یہ اضافہ فرمایا: ﴿اللَّهُمَّ، قِنِي شَرَّ نَفْسِي، وَاعْزِزْ لِي عَلَى أَرْشِدِ أَمْرِي، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، وَمَا أَخْطَأْتُ وَمَا عَمَدْتُ، وَمَا عَلِمْتُ وَمَا جَهِلْتُ﴾ (اے اللہ! مجھے میرے نفس کے شر سے محفوظ فرما، اور مجھے میرے صحیح کام کی ہمت عطا فرما۔ اے اللہ! میں نے جو گناہ چھپ کر کیے یا اعلانیہ کیے، جو خطا کیے یا عمدہ کیے، جنہیں میں جانتا ہوں اور جنہیں میں نہیں جانتا سب معاف فرما دے۔) (امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔)

○ ”حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ طویل روایت میں بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی

بَلَاءُ الْعَالِي بِكَتَمَالِهِ، كَشَفَ الدُّجَى بِجَمَالِهِ، حَسَنَتْ جَمِيعُ خَصَالِهِ، صَلَّوْا عَلَيْهِ وَآلِهِ

اکرم ﷺ نے فرمایا: میں رات کو نیند سے بیدار ہوا، وضو کیا، اور جتنی اللہ نے طاقت دی نماز (تہجد) ادا کی، پھر نماز ہی میں مجھے ادگھ آگئی اور میرا جسم (نیند کی وجہ سے) بوجھل ہو گیا، اچانک میں نے خود کو اپنے رب تعالیٰ کے پاس پایا جو کہ نہایت ہی حسین صورت میں تھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے محمد! میں نے عرض کیا: اے میرے رب! حاضر ہوں۔ رب تعالیٰ نے فرمایا: ملاء اعلیٰ کے فرشتے کس چیز پر جھگڑا کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا: اے میرے رب! میں نہیں جانتا۔ ایسا آپ نے تین مرتبہ فرمایا۔ آپ فرماتے ہیں: پھر میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا دست قدرت میرے کندھوں کے درمیان رکھ دیا، یہاں تک کہ میں نے اس کے پوروں کی ٹھنڈک اپنی چھاتیوں کے درمیان محسوس کی، پھر میرے لئے ہر چیز روشن و نمایاں ہو گئی، اور میں نے ہر چیز جان لی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مانگیں، کہیں: ﴿اللَّهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ، وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ، وَحُبَّ الْمَسْكِينِ، وَأَنْ تَغْفِرَ لِي وَتَرْحَمَنِي، وَإِذَا أُرْذِتْ فِتْنَةٌ قَوْمٍ فَتَوَفَّنِي غَيْرَ مَفْتُونٍ، أَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ يَقْرُبُ إِلَى حُبِّكَ﴾ (اے اللہ! میں تجھ سے نیک کاموں کے کرنے، برے کاموں کو ترک کرنے اور مساکین کی محبت کا سوال کرتا ہوں اور یہ کہ تو مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما۔ اور اگر تو کسی قوم کو آزمائش میں ڈالنے کا ارادہ فرمائے تو مجھے بغیر آزمائش میں ڈالے موت دے دینا۔ میں تجھ سے تیری محبت، اور اس شخص کی محبت جو تجھ سے محبت کرتا ہے اور اس عمل کی محبت جو مجھے تیری محبت کے قریب کر دے کا سوال کرتا ہوں۔) حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ کلمات حق ہیں انہیں پڑھو اور سیکھو۔

(اس حدیث کو امام ترمذی، مالک، احمد، ابن حید اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: میں نے امام محمد بن اسماعیل (یعنی امام بخاری) سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام حاکم نے بھی فرمایا: یہ حدیث امام بخاری کی شرائط پر صحیح ہے، امام بیہقی نے فرمایا: اس کے رجال ثقہ ہیں۔)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ﴿اللَّهُمَّ﴾ عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرُ خَلْقٍ كُلِّهِمْ



○ "حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے یہ دعا فرمائی: ﴿اللَّهُمَّ، اَنْفَعْنِي بِمَا عَلَّمْتَنِي وَعَلِّمْنِي مَا يَنْفَعُنِي وَزِدْنِي عِلْمًا الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ خَالٍ وَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ خَالٍ أَهْلِ النَّارِ﴾ (یا اللہ! تو نے جو علم عطا فرمایا اس سے مجھے نفع دے اور (مزید) نفع بخش علم عطا فرما۔ اور میرے علم میں اضافہ فرما۔ اور ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر ہے اور میں اہل جہنم کے حال سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں)۔"

(اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ، نسائی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے یہ اضافہ فرمایا: ﴿وَارْزُقْنِي عِلْمًا تَنْفَعُنِي بِهِ﴾ "اور مجھے ایسا علم عطا فرما جس کے ذریعے تو مجھے (دنیا و آخرت میں) نفع عطا فرمائے۔" امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث امام مسلم کی شرائط پر صحیح ہے)

○ "حضرت عمر بن الخطاب ؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے بیان فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے یہ دعا سکھائی: ﴿اللَّهُمَّ، اجْعَلْ سِرِّي خَيْرًا مِنْ عَلَانِيِي وَاجْعَلْ عَلَانِيِي صَالِحَةً، اللَّهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ صَالِحِ مَا تُؤْتِي النَّاسَ مِنَ الْمَالِ وَالْأَهْلِ وَالْوَلَدِ غَيْرِ الصَّالَةِ وَلَا الْمُضِلِّ﴾ (یا اللہ! میرے باطن کو میرے ظاہر سے بہتر بنا اور میرے ظاہر کو بھی اچھا فرما دے۔ یا اللہ! میں تجھ سے اس نیک کمائی، صالح اہل خانہ اور صالح اولاد کا سوال کرتا ہوں۔ جو تو لوگوں کو عطا فرماتا ہے جو نہ تو گمراہ ہوں اور نہ ہی گمراہ کرنے والے)۔"

(اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ابی شیبہ اور طبرانی نے روایت کیا ہے)

○ "حضرت ابو ایسر ؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ یوں دعا فرمایا کرتے تھے: ﴿اللَّهُمَّ، إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَلَمِّ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ التَّرَدِّيِّ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفَرَقِ وَالْحَرَقِ وَالْهَرَمِ وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ يَتَخَبَّطَنِي الشَّيْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أَمُوتَ فِي سَبِيلِكَ مُذْبِرًا وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أَمُوتَ لِدِينَا﴾ (اے

بَلَّغِ الْعُلَى بِكَمَالِهِ، كَشَفِ الدُّجَى بِجَمَالِهِ، حَسَنْتَ جَمِيعَ خِصَالِهِ، صَلَّوْا عَلَيْهِ وَآلِهِ

اللہ! میں کسی چیز کے نیچے دب کر مرنے اور اونچی جگہ سے گر کر مرنے سے تیری پناہ لیتا ہوں اور ڈوبنے، چلنے اور بہت بوڑھا ہونے سے تیری پناہ لیتا ہوں۔ اور میں تیری پناہ لیتا ہوں کہ موت کے وقت شیطان مجھے خطی بنائے اور میں تیری راہ سے پیٹھ پھیر کر بھاگتے ہوئے مارے جانے سے تیری پناہ لیتا ہوں اور کسی زہریلے جانور کے کاٹنے سے مر جانے سے تیری پناہ لیتا ہوں)۔"

(اسے امام ابو داؤد، نسائی، احمد اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے)

○ "حضرت ابو ہریرہ ؓ سے مروی ہے وہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ یوں دعا فرماتے تھے: ﴿اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْأَرْبَعِ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ، وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ، وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ﴾ (اے اللہ! میں چار چیزوں سے تیری پناہ لیتا ہوں، اس علم سے جو نفع نہ دے، اور اس دل سے جس میں (تیری) خشیت نہ ہو، اور اس نفس سے جو سیر نہ ہو اور اس دعا سے جو قبول نہ ہو)۔"

(اس حدیث کو امام ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث امام مسلم کی شرائط پر صحیح ہے اور حضرت انس بن مالک ؓ سے مروی اس کی تائید میں اور شواہد بھی ہیں)

○ "حضرت حنظلہ بن علی سے روایت ہے کہ حضرت یحییٰ بن الادرع ؓ نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ (ایک مرتبہ) مسجد میں داخل ہوئے تو ایک آدمی اپنی نماز پوری کر کے تشہد پڑھتے ہوئے کہہ رہے تھے: ﴿اللَّهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُكَ يَا اللَّهُ الْأَخَذَ الصَّمَدَ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ أَنْ تَغْفِرَ لِي ذُنُوبِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ﴾ (اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں، اے اللہ! تو اکیلا ہے، بے نیاز ہے، نہ (تو نے) کسی کو پیدا کیا اور نہ (تو) کسی سے پیدا ہوا ہے اور تیری برابری کرنے والا کوئی ایک بھی نہیں (تجھ سے التجاء ہے) کہ تو میرے گناہوں کو بخش دے، بے شک تو

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ﴿﴾ عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ خَلْقٍ كُلِّهِمْ



بخش دینے والا مہربان ہے۔) راوی کا بیان ہے کہ (اس شخص کی یہ دعا سن کر) حضور ﷺ نے تین بار فرمایا: اسے بخش دیا گیا، اسے بخش دیا گیا، اسے بخش دیا گیا۔

(اس حدیث کو امام ابو داؤد، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔ امام مزی نے فرمایا: اسے امام ابو داؤد نے امام ابو معمر سے روایت کیا ہے جن کے علوم مرتب پر ہمیں ان سے موافقت ہے)

• "حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اور ایک آدمی نماز پڑھ رہا تھا، پھر اُس آدمی نے دعا کی: ﴿اللَّهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّ لَكَ الْحَمْدُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْمَنَّانُ بَدِيعُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ﴾ (اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کیونکہ تمام تعریف تیرے لیے ہی ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو ہی بہت زیادہ احسان فرمانے والا ہے۔ آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے۔ اے بزرگی اور بخشش والے! اے ہمیشہ زندہ! اے ہمیشہ قائم رہنے والے!) (میری دعا قبول فرما)۔ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے (اس کی دعا سن کر) فرمایا: اس شخص نے اللہ تعالیٰ کے (اس) اسمِ عظیم کے واسطے سے دعا کی ہے جس کے ساتھ دعا کی جائے تو (لازمی) قبول ہو اور جس کے واسطے سے مانگا جائے تو وہ ضرور عطا فرماتا ہے۔"

(اس حدیث کو امام ابو داؤد، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث امام مسلم کی شرائط پر صحیح ہے)

• "حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے انہیں یہ دعا تعلیم فرمائی تھی: ﴿اللَّهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ. اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ عَبْدُكَ وَتَبِيْعُكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَاذَ بِهِ عَبْدُكَ وَتَبِيْعُكَ. اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا بَلَاءَ الْعُلَى بِكَمَالِهِ. كَشَفَ الدُّجَى بِجَبَالِهِ. حَسَنَتْ جَمِيعُ خِصَالِهِ. صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ

مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ وَأَسْأَلُكَ أَنْ تَجْعَلَ كُلَّ قَضَاءٍ قَضَيْتَهُ لِي خَيْرًا﴾ (اے اللہ! میں تجھ سے تمام خیر مانگتی ہوں۔ دنیا کی بھی اور آخرت کی بھی جو مجھے معلوم ہے اور جس کا مجھے علم نہیں۔ میں دنیا اور آخرت کے ہر شر سے تیری پناہ مانگتی ہوں جس کا مجھے علم ہے اور جس کا مجھے علم نہیں اُس سے بھی۔ اے اللہ! میں تجھ سے وہ بھلائی مانگتی ہوں جو تجھ سے تیرے بندے اور نبی ﷺ نے مانگی اور میں تیری پناہ مانگتی ہوں۔ اے اللہ! میں تجھ سے جنت مانگتی ہوں اور اس کے قریب کرنے والے اعمال و اقوال بھی اور میں تیری پناہ مانگتی ہوں دوزخ سے اور ہر اس قول و عمل سے جو دوزخ کے قریب کرے اور میں تجھ سے یہ سوال کرتی ہوں کہ تو نے میری بابت جو فیصلہ فرمایا ہے اسے خیر بنا دے۔)

(اس حدیث کو امام ابن ماجہ، احمد، ابن ابی شیبہ اور بخاری نے 'الأدب المفرد' میں روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے)

• "حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ دعا میں جامع کلمات کو پسند فرماتے اور جو ایسے نہ ہوتے انہیں چھوڑ دیتے۔"

(اس حدیث کو امام ابو داؤد، احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے)

• "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم پسند کرتے ہو کہ تم دعا میں خوب کوشش کرو؟ تو یوں کہو: ﴿اللَّهُمَّ، أَعِنَّا عَلَى شُكْرِكَ وَذِكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ﴾ (اے اللہ! تیرا شکر ادا کرنے، تیرا ذکر کرنے اور احسن طریقے سے تیری عبادت کرنے کی ہمیں مدد و توفیق عطا فرما)۔"

(اس حدیث کو امام احمد، حاکم اور ابونعیم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اور امام بیہقی نے فرمایا: اور اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں سوائے موسیٰ بن طارق کے اور وہ ثقہ ہیں۔)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ﴿﴾ عَلَى حَبِيْبِكَ خَيْرِ خَلْقِي كُلِّهِمْ



○ "حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے: اس حدیث کو یاد کرلو، اور وہ اسے حضور نبی اکرم ﷺ تک مرفوعاً روایت کرتے تھے، اور وہ ان الفاظ کے ذریعے دو رکعتوں کے درمیان دعا مانگتے کرتے تھے: ﴿رَبِّ، فَتُغْنِي بِمَا رَزَقْتَنِي وَبَارِكْ لِي فِيهِ وَاخْلُفْ عَلَيَّ كُلَّ غَائِبَةٍ لِي بِخَيْرٍ﴾ (اے میرے رب! تو نے جو رزق مجھے عطا کیا ہے اس پر مجھے قانع رکھ اور اس میں برکت عطا فرما اور ہر جگہ میری غیر موجودگی میں تو میرا محافظ بن جا)۔"

(اس حدیث کو امام ابن خزیمہ، ابن ابی شیبہ اور بخاری نے 'الأدب المفرد' میں روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔)

○ "حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی دعاؤں میں سے یہ دعا بھی تھی: ﴿اللَّهُمَّ، إِنَّا نَسْأَلُكَ مُوَجِّباتِ رَحْمَتِكَ وَغَوَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِيْمْ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بَرٍّ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ بِغَوْزِكَ مِنَ النَّارِ﴾ (اے اللہ! ہم تجھ سے تیری رحمت کے ذرائع اور تیری بخشش اور ہر گناہ سے سلامتی کا سوال کرتے ہیں اور ہر نیکی کی غنیمت اور جنت میں کامیابی اور تیری مدد و نصرت سے آگ سے نجات کا سوال کرتے ہیں)۔"

(اس حدیث کو امام حاکم اور ابن سیرا نے روایت کیا اور دونوں نے فرمایا: یہ حدیث مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔)

○ "حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے فرمایا: (اپنی دعا میں یوں) کہو: ﴿اللَّهُمَّ إِنِّي ضَعِيفٌ فَقْوٌ فِي رِضَاكَ ضَعِيفٌ وَخَدْلِي الْخَيْرِ بِمَا صَيَّبَنِي وَاجْعَلِ الْإِسْلَامَ مُنْتَهَى رِضَائِي، اللَّهُمَّ إِنِّي ضَعِيفٌ فَقْوٌ وَإِنِّي ذَلِيلٌ فَاعْزِزْنِي وَإِنِّي فَقِيرٌ فَارْزُقْنِي﴾ (اے اللہ! میں کمزور ہوں تو میری کمزوری کو اپنی رضا میں طاقتور کر دے، اور مجھے پیشانی سے پکڑ کر خیر تک پہنچا) یعنی میرے مقدر میں ہی خیر لکھ دے اور اسلام کو میری رضا کی انتہا بنا دے، اے اللہ! بے شک میں کمزور ہوں تو

بَلِّغْهُ الْعُلَى بِكَمَالِهِ، كَشَفْ الدُّجَى بِجَمَالِهِ، حَسَنْتَ جَمِيعَ خِصَالِهِ، صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ

مجھے طاقتور بنا دے اور میں ذلیل و رسوا ہوں تو مجھے عزت دار بنا دے اور میں فقیر ہوں مجھے رزق عطا فرما دے)۔"

(اس حدیث کو امام حاکم، ابن ابی شیبہ اور عبد الرزاق نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔)

○ "حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ اپنی دعا میں فرمایا کرتے تھے: ﴿اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبَخْلِ وَالْفَهْرِ وَالْفُسُوءِ وَالْفَقْلَةِ وَالْعَيْلَةِ وَالذُّلَّةِ وَالْمُسْكِنَةِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْكَفْرِ وَالْفُسُوقِ وَالشِّقَاقِ وَالْيَقَاقِ وَالسُّعْمَةِ وَالرِّيَاءِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الصُّمِّ وَالْبُكْمِ وَالْجُنُونِ وَالْجَذَامِ وَالْبَرَصِ وَسَبَّيْ الْأَسْقَامَ﴾ (اے اللہ! میں عاجزی، سستی، بزدلی، کنجوسی، بڑھاپے، سخت دلی، غفلت، محتاجی، ذلت اور رسوائی سے تیری پناہ مانگتا ہوں، (یا اللہ!) میں فقر، کفر، فسق، بد بختی، نفاق، شہرت اور ریاکاری سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اور بہرے پن، گونگے پن، جنون، کوڑھی، برص (اور جملہ) موذی بیماریوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں)۔"

(اس حدیث کو امام حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔ امام بیہقی نے فرمایا: اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں اور امام مقدسی نے فرمایا: اس کی سند صحیح ہے۔)

○ "حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں، حضرت ابو بکر صدیق اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے، جنہیں اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ آپ کے ساتھ ہوں۔ ہم حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے اور وہ نماز ادا کر رہے تھے، حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک عبد اللہ بڑی ملاحت کے ساتھ قرآن کی تلاوت کرتا ہے جیسے کہ وہ نازل ہوا ہے۔ پس حضرت عبد اللہ نے اپنے رب کی ثناء بیان کی اور اس کی حمد بیان کی اور نہایت بہترین طریقے سے حمد بیان کی۔ پھر اپنے رب سے سوال کیا

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ﴿﴾ عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ خَلْقِي كُلِّهِمْ



اور نہایت اختصار سے سوال کیا اور رب تعالیٰ سے اتنے خوبصورت انداز سے سوال کیا جتنے خوبصورت انداز میں کوئی بندہ سوال کر سکتا ہے پھر کہا: ﴿اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِمَا لَا يَزِيدُكَ وَنَعِيمًا لَا يَنْقُذُ وَمُرَافَقَةً مُحَمَّدٍ ﷺ فِي أَعْلَى عِلِّيِّينَ فِي جَنَّاتِكَ جَنَّاتِ الْخُلْدِ﴾ (اے اللہ! میں تجھ سے ایسا ایمان جو کبھی تبدیل نہ ہو، ایسی نعمت جو کبھی ختم نہ ہو اور اعلیٰ علیین میں، جو کہ ہمیشہ قائم رہنے والی تیری جنت ہے، حضور نبی اکرم ﷺ کی رفاقت کا سوال کرتا ہوں۔) حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ (اُن کی دعا سن کر) فرماتے جا رہے تھے: (اے عبد اللہ!) مانگو تمہیں عطا کیا جائے گا۔ (اور) مانگو تمہیں عطا کیا جائے گا۔ یہ دومرتبہ فرمایا اور بیان کیا کہ میں انہیں یہ خوشخبری سنانے کے لئے نکلا تو میں نے دیکھا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مجھ پر سبقت لے جا چکے تھے (یعنی انہیں پہلے ہی یہ خبر سنا چکے تھے) اور وہ نیکی میں بہت زیادہ سبقت لے جانے والے تھے۔

(اے امام ابو یوسف اور حاکم نے مذکورہ الفاظ میں روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔)

○ حضرت ابو عبیدہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ جب خوب گڑگڑا کر دعا کرتے تو فرماتے: ﴿اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الَّذِي أَفْضَلْتُ عَلَيَّ وَبَلَايِكَ الْحَسَنَ الَّذِي ابْتَلَيْتَنِي وَنِعْمَانِكَ إِلَيَّ أَنْ تُدْخِلَنِي الْجَنَّةَ، اللَّهُمَّ أَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِكَ وَمَغْفِرَتِكَ وَفَضْلِكَ﴾ (اے اللہ! میں تجھ سے تیرے اس فضل کا سوال کرتا ہوں جو تو نے مجھ پر کیا، اور تیری اس اچھی آزمائش کا جس میں تو نے مجھے مبتلا کیا، اور تیری اس نعمت کا جو تو نے مجھ پر کی کہ تو مجھے جنت میں داخل کر دے۔ اے اللہ! مجھے اپنی رحمت، مغفرت اور فضل کے واسطے جنت میں داخل فرما۔)

(اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ، طبرانی اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔ امام بیہقی نے فرمایا: اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔)

○ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: جو شخص یہ پسند کرتا ہے کہ اس کا نامہ اعمال

بَلِّغَ الْعُلَى بِكَمَالِهِ، كَشَفَ الدُّجَى بِجَمَالِهِ، حَسَنَتْ بِمِيعَةِ خَصَالِهِ، صَلُّوا عَلَيْهِ وَإِلَيْهِ

روزِ قیامت آجر کے پورے پورے پیمانے سے مایا جائے تو اس کا اپنی مجلس میں آخری کلام یہ ہونا چاہیے: ﴿سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ ۝ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝﴾ (آپ کا رب، جو عزت کا مالک ہے اُن (باتوں) سے پاک ہے جو وہ بیان کرتے ہیں ۝ اور (تمام) رسولوں پر سلام ہو ۝ اور سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے ۝)۔

(اے علامہ ابن کثیر اور زیلعی نے روایت کیا ہے۔)

صَلَّى اللَّهُ عَلَى حَبِيبِهِ  
سَيِّدِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ  
وَسَلَّمَ



حالتِ مرض میں اور مریض کی عیادت کے وقت پڑھنی جانے

والی دعائیں ﴿

○

○ ”حضرت انس بن مالک ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک ایسے شخص کی عیادت کی جو (بیماری سے) چوڑے کی طرح لاغر ہو گیا تھا، آپ ﷺ نے اسے فرمایا: کیا تم اللہ تعالیٰ سے کسی چیز کی دعا مانگتے تھے یا اس سے کسی چیز کا سوال کیا کرتے تھے، تو اس نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) جی ہاں! میں یہ سوال کرتا تھا: اے اللہ! تو مجھے آخرت میں جو سزا دینے والا ہے سو اس کے بدلہ میں مجھے دنیا میں ہی سزا دے دے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سبحان اللہ! (حالانکہ) تم اس (کے معمولی سے عذاب کو بھی برداشت کرنے) کی طاقت نہیں رکھتے یا فرمایا: تم اس کی استطاعت نہیں رکھتے۔ تم نے یہ دعا کیوں نہ کی: ﴿اللَّهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾ (اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں (بھی) بھلائی عطا فرما اور آخرت میں (بھی) بھلائی (سے نواز) اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھ۔) راوی نے بیان کیا کہ آپ ﷺ نے اس کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو اللہ نے اسے شفا عطا فرمادی۔“

(اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی

نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔)

○ ”حضرت علی ؓ روایت فرماتے ہیں کہ میں بیمار تھا۔ حضور نبی اکرم ﷺ میرے پاس سے گزرے تو میں کہہ رہا تھا: یا اللہ! اگر میری موت (قریب) آچکی ہے تو مجھے راحت بخش، اگر کچھ تاخیر ہے تو مجھے اٹھالے، اگر آزمائش ہے تو مجھے صبر عطا فرما۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے کیا کہا؟ بیان کیا کہ میں نے وہی کلمات دوہرائے تو

بَلَّغَ الْعُلَى بِكَمَالِهِ۔ كَشَفَ الدُّجَى بِجَمَالِهِ۔ حَسَنَتْ جَمِيعَ خَصَالِهِ۔ صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ

آپ ﷺ نے انہیں اپنا پاؤں مبارک مار کر فرمایا: ﴿اللَّهُمَّ غَافِيهِ أَوْ اشْفِهِ﴾ (یا اللہ! اسے عافیت دے۔ یا فرمایا: شفا عطا فرما!) راوی شعبہ کو شک ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں کہ اس کے بعد مجھے کبھی درد کی شکایت نہیں ہوئی۔“

(اسے امام ترمذی، نسائی، احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور امام حاکم نے بھی فرمایا: یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔)

○ ”حضرت انس ؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ یوں دعا فرمایا کرتے: ﴿اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُنُونِ وَالْجَذَامِ وَمِنْ سَيِّئِ الْأَسْقَامِ﴾ (اے اللہ! میں برص، دیوانہ پن، کوڑھ اور جملہ موذی بیماریوں سے تیری پناہ لیتا ہوں)۔“

(اس حدیث کو امام ابو داؤد، احمد، ابن حبان اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔)

○ ”حضرت ابو ورداء ؓ بیان کرتے ہیں کہ ان کے پاس ایک آدمی آیا اور بتلایا کہ اُس کے والد کا پیشاب بند ہو گیا ہے، اور اسے پیشاب میں پتھری کی شکایت ہے تو انہوں نے اسے وہ دم سکھایا جو انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا رکھا تھا۔ (اور وہ یہ ہے: ﴿رَبُّنَا الَّذِي فِي السَّمَاءِ تَقَدَّسَ اسْمُكَ أَمْرُكَ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ كَمَا رَحِمْتَكَ فِي السَّمَاءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَكَ فِي الْأَرْضِ وَاغْفِرْ لَنَا خَوْنَنَا وَخَطَايَانَا أَنْتَ رَبُّ الطَّيِّبِينَ فَانْزِلْ شِفَاءً مِنْ شَفَائِكَ وَرَحْمَةً مِنْ رَحْمَتِكَ عَلَى هَذَا الْوَجْعِ﴾ (ہمارا رب وہ ہے، جس کی بادشاہت آسمانوں میں بھی ہے۔ (اے میرے رب!) تیرا نام پاک ہے، اور تیری بادشاہت آسمان اور زمین میں ہے جیسا کہ تیری رحمت آسمان میں ہے ایسی ہی رحمت زمین پر بھی نازل فرما اور ہمارے گناہ اور لغزشیں معاف فرما۔ تو طیب لوگوں کا رب ہے، سو تو اپنی شفاء اور رحمت اس درد میں مبتلا شخص پر نازل

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ﴿ عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ خَلْقٍ كُلِّهِمْ



فرما۔) تو وہ شخص صحت یاب ہو جاتا ہے۔ پھر آپ نے اسے حکم دیا کہ وہ بھی اپنے والد کو اسی دعا کے ساتھ دم کرے، اس نے ایسا ہی کیا تو اس کے والد صحت یاب ہو گئے۔“

(اس حدیث کو امام ابو داؤد، نسائی، احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے، مذکورہ الفاظ نسائی کے ہیں۔ اور امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔)

○ ”حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ﴾ (تیرے سوا کوئی معبود نہیں تیری ذات پاک ہے، بیشک میں ہی (اپنی جان پر) زیادتی کرنے والوں میں سے تھا) کے متعلق فرمایا: جو مسلمان اپنی بیماری کے دوران اس کے توسل سے چالیس دفعہ دعا کرے، پھر وہ اس بیماری میں فوت ہو جائے تو اسے شہید کا ثواب ملتا ہے اور اگر وہ شفا یاب ہو جائے تو اس کے تمام گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔“

(اسے امام حاکم نے روایت کیا ہے۔)

○ ”حضرت واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں اپنے گلے میں شدید تکلیف کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے اوپر قرآن مجید کی تلاوت کو لازم کرلو (گلے کی تکلیف جاتی رہے گی)۔“

(اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔)

○ ”حضرت طلحہ بن مصرف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کہا جاتا تھا کہ بیشک مریض کے قریب جب قرآن مجید پڑھا جاتا ہے تو وہ اپنی تکلیف میں افادہ محسوس کرتا ہے، اور وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت خثعمہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لئے گیا تو میں نے ان سے کہا کہ میں آج آپ کو بہتر حالت میں دیکھ رہا ہوں تو انہوں نے فرمایا: (آج) میرے پاس قرآن مجید پڑھا گیا ہے (یہ اسی کی برکت سے ہوا ہے)۔“

(اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔)

بَلِّغِ الْعُلَى بِكَمَالِهِ۔ كَشَفَ الدُّلْجَى بِجَبَابِهِ۔ حَسَنَتْ جَمِيعُهُ خِصَالِهِ۔ صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ

○ ”حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: پانچ چیزیں نسیان (بھولنے کی بیماری) دور کرتی ہیں، حافظہ میں اضافہ کرتی ہیں اور عظم کو ختم کرتی ہیں (وہ چیزیں یہ ہیں:) مسواک، روزہ، قرآن مجید کی تلاوت، شہد اور دودھ۔“

(اسے امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔)

## آلَايَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

۱. الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ○ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ ○ مَلِكٌ يَوْمَ الدِّينِ ○ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ○ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ○ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ○  
(الفاتحة، ۱: ۱-۷)

”سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کی پرورش فرمانے والا ہے ○ نہایت مہربان بہت رحم فرمانے والا ہے ○ روز جزا کا مالک ہے ○ (اے اللہ!) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور ہم تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں ○ ہمیں سیدھا راستہ دکھا ○ ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام فرمایا ○ ان لوگوں کا نہیں جن پر غضب کیا گیا ہے اور نہ (ہی) گمراہوں کا ○“

۲. وَتَشْفِ صُدُورَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ ○  
(التوبة، ۹: ۱۴)

”اور ایمان والوں کے سینوں کو شفا بخشے گا ○“

۳. وَشِفَاءَ لَمَّا فِي الصُّدُورِ ○  
(یونس، ۱۰: ۵۷)

”اے لوگو! بے شک تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت اور ان (بیماریوں) کی شفاء آگئی ہے جو سینوں میں (پوشیدہ) ہیں اور ہدایت اور اہل ایمان کے لیے رحمت (بھی) ○“

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ○ عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ خَلْقٍ كُلِّهِم



۴۔ فِيهِ شِفَاءٌ لِلنَّاسِ. (النحل، ۱۶: ۶۹)

”اس میں لوگوں کے لیے شفا ہے۔“

۵۔ وَنُزِّلَ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ.

(بنی اسرائیل، ۱۷: ۸۲)

”اور ہم قرآن میں وہ چیز نازل فرما رہے ہیں جو ایمان والوں کے لیے شفاء اور رحمت ہے۔“

۶۔ وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ ۝ (الشعراء، ۲۶: ۸۰)

”اور جب میں بیمار ہو جاتا ہوں تو وہی مجھے شفا دیتا ہے۔“

۷۔ قُلْ هُوَ لِلَّذِينَ آمَنُوا هُدًى وَشِفَاءٌ. (حم السجدة، ۴۱: ۴۴)

”فرما دیجئے: وہ (قرآن) ایمان والوں کے لیے ہدایت (بھی) ہے اور شفا (بھی) ہے۔“

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهِ  
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

بَلَّغَ الْعُلَى بِكَمَالِهِ. كَشَفَ الدُّخَانِ بِجَمَالِهِ. حَسَنَتْ جَمِيعُ خِصَالِهِ. صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ

﴿میت کے لئے اور زیارت قبور کے وقت پڑھی جانے والی دعائیں﴾



○ ”حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

جب تم کسی مریض یا میت کے پاس جاؤ تو (اس کے بارے میں) کلمہ خیر (یعنی اچھی بات) کہو کیونکہ فرشتے تمہاری دعا پر آمین کہتے ہیں۔ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب (ان کے شوہر) حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے تو میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! (میرے شوہر) ابوسلمہ فوت ہو گئے، آپ ﷺ نے فرمایا: یہ دعا پڑھو: ﴿اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلَهُ وَأَعْفِ عَنِّي مِنْهُ عَقْبِي حَسَنَةً﴾ (اے اللہ! میری اور میرے شوہر کی مغفرت فرما اور ان کے بعد میرے لیے ان سے اچھا شخص مقرر کر دے۔) پھر اللہ تعالیٰ نے میرے لیے ان کے بعد ان سے بہتر یعنی محمد مصطفیٰ ﷺ کو مقرر فرما دیا (یعنی زوجیت رسول ﷺ میں آنے کا شرف حاصل ہوا)۔“

(اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن صحیح ہے۔)

○ ”حضرت ابو ابراہیم اشمی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ وہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نماز جنازہ میں یہ دعا پڑھتے تھے: ﴿اللَّهُمَّ، اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا، وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا، وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا، وَذَكَرْنَا وَأُنْثَانَا﴾ (اے اللہ! ہمارے زندوں، مردوں، حاضر، غائب، چھوٹوں، بڑوں، مردوں اور عورتوں سب کو بخش دے۔) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ اضافہ ہے: ﴿اللَّهُمَّ، مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأُخْرِجْهُ عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِيمَانِ﴾ (اے اللہ! ہم میں سے جسے زندہ رکھے اسے اسلام پر زندہ رکھ اور جسے موت دے اسے ایمان پر موت دے)۔“

(اس حدیث کو امام ترمذی، ابو داؤد، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ امام

تَارِبِ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ۞ عَلَى حَبِيْبِكَ خَيْرُ خَلْقِكَ كُلِّهِمْ



ترمذی نے فرمایا: ابو ابراہیم کے والد کی روایت حسن صحیح ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے اور اس کے دیگر شواہد بھی صحیح مسلم کی شرائط پر موجود ہیں۔

○ ”حضرت عوف بن مالک رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک جنازے کی نماز پڑھی اور میں نے آپ ﷺ کو یہ دعا مانگتے ہوئے سنا: ﴿اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَاعْفُ عَنْهُ وَعَافِهِ وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مَدْخَلَهُ وَاعْبُدْهُ بِمَاءٍ وَفَلَاحٍ وَبَرْدٍ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يَنْقَى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ وَأَهْلًا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ وَقِهِ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَعَذَابَ النَّارِ﴾ (اے اللہ! اسے بخش دے، اس پر رحم فرما، اسے معاف فرما، اسے عافیت میں رکھ، اس کی اچھی مہمان نوازی فرما، اس کے مدخل کو وسیع کر، اسے پانی، برف اور اولوں سے دھو دے، اسے گناہوں سے اس طرح صاف کر دے جیسے سفید کپڑے کو میل سے صاف کر دیا جاتا ہے، اسے (دنیاوی) گھر کے بدلے میں اچھا گھر عطا فرما اور (دنیاوی) گھر والوں کے بدلے میں اچھے گھر والے عطا فرما اور (دنیا کی) بیوی کے بدلے میں اچھی بیوی عطا فرما۔ اسے عذاب قبر اور عذاب دوزخ سے محفوظ رکھ۔) حضرت عوف رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اس میت کے لیے حضور نبی اکرم ﷺ کی یہ دعا سن کر (اس وقت) میں نے یہ تمنا کی کہ کاش یہ میری میت ہوتی۔“

(اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔)

○ ”حضرت معقل بن یسار رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سورہ یٰسین قرآن کا دل ہے اسے جو شخص بھی خالصۃ اللہ تعالیٰ اور دارِ آخرت کے لئے پڑھتا ہے تو اس کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔ اسے اپنے مُردوں پر پڑھا کر۔“

(اس حدیث کو امام ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔ مذکورہ الفاظ

بَلِّغِ الْعُلَى بِكَمَالِهِ كَشَفَ الدُّجَى بِجَمَالِهِ حَسَنَتْ جَمِيعُ خِصَالِهِ صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ

نسائی کے ہیں۔ امام بیہقی نے فرمایا: اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا، اور اس میں انہوں نے ایک راوی کا نام بیان نہیں کیا۔ علاوہ ازیں بقیہ رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔)

○ ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے سنا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میت پر نماز جنازہ پڑھو تو خلوص دل سے اس کے لیے دعا کیا کرو۔“

(اس حدیث کو امام ابو داؤد، ابن ماجہ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔)

○ ”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم اپنے مردوں کو قبر میں رکھو تو (یوں) کہو: ﴿يَسْمُ اللَّهُ وَعَلَى سُنَّةِ﴾ (دلی روایت: وَعَلَى بَلَدِ) رَسُولِ اللَّهِ ﷺ (اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ اور حضور نبی اکرم ﷺ کی سنت یا آپ ﷺ کی ملت پر (اسے تیرے سپرد کرتے ہیں)۔“

(اس حدیث کو امام نسائی، احمد، ابن ابی شیبہ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔)

امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔)

○ ”حضرت وائلہ بن اسحق رحمہ اللہ نے بیان فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ہمیں ایک مسلمان شخص کی نماز جنازہ پڑھائی تو میں نے آپ ﷺ کو یہ دعا فرماتے ہوئے سنا: ﴿اللَّهُمَّ إِنَّ فُلَانًا بَنَ فُلَانًا فِي ذِمَّتِكَ فَقِهِ فِتْنَةَ الْقَبْرِ﴾ (اے اللہ! فلاں بن فلاں تیرے سپرد ہے۔ پس تو اسے قبر کی آزمائش سے بچا۔) راوی عبدالرحمن نے یہ الفاظ بیان کیے: ﴿وَمِنْ ذِمَّتِكَ وَحَبْلُ جَوَارِكَ فَقِهِ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَأَنْتَ أَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَمْدِ، اللَّهُمَّ فَاغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ﴾ (اے اللہ! (یہ میرا غلام) تیرے سپرد ہے اور تیری رحمت کا سہارا لیتا ہے۔ لہذا اسے قبر کی آزمائش اور دوزخ کے عذاب سے بچا اور تو پورا اجر دینے والا اور مستحق تعریف ہے۔ اے اللہ! اسے بخش دے اور اس پر رحم فرما بیشک تو بخشنے والا مہربان ہے۔“

(اس حدیث کو امام ابو داؤد، ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ خَلْقِكَ كُلِّهِمْ



○ ”حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ انہیں تعلیم دیتے تھے کہ جب وہ قبرستان جائیں تو یوں کہیں: ﴿السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَإِنَّا إِن شَاءَ اللَّهُ لَلَاحِقُونَ﴾ اَسْأَلُ اللَّهَ لَنَا وَلَكُمْ الْعَافِيَةَ ﴿اے مسلمانوں اور مومنوں کی ملت سے تعلق رکھنے والو! تم پر سلامتی ہو، اِنْ شَاءَ اللہ ہم بھی تمہارے ساتھ آئیں گے، میں اللہ تعالیٰ سے اپنے اور تمہارے لیے عافیت کا سوال کرتا ہوں۔“

(اس حدیث کو امام مسلم، نسائی، ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے)

○ ”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں نے ایک رات حضور نبی اکرم ﷺ کو (اپنی جگہ پر موجود) نہ پایا (تلاش کرنے پر) آپ ﷺ کو بقیع کے قبرستان میں موجود پایا۔ آپ ﷺ نے (اہل قبرستان سے) فرمایا: ﴿السَّلَامُ عَلَيْكُمْ ذَا رَقُومٍ مُّؤْمِنِينَ﴾ اَنْتُمْ لَنَا قَرُطٌ وَإِنَّا بِكُمْ لَاجِفُونَ اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اُجْرَهُمْ وَلَا تَفْتِنَا بَعْدَهُمْ ﴿اے مومن قوم کی ملت سے تعلق رکھنے والو! تم پر سلامتی ہو، تم ہمارے پیش رو ہو اور ہم (بھی عنقریب) تم سے آملنے والے ہیں۔ اے اللہ! تو ہمیں ان کے اجر سے محروم نہ رکھ اور ان کے بعد ہمیں فتنہ میں بھی مبتلا نہ کرنا۔“

(اے امام ابن ماجہ، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے)

## آلَايَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

۱. اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ ﴿البقرہ، ۱۵۵-۱۵۶﴾

”بے شک ہم بھی اللہ ہی کا (مال) ہیں اور ہم بھی اسی کی طرف پلٹ کر جانے والے ہیں۔“

۲. تَوَفِّیْ مُسْلِمًا وَّالْحَقِّیْ بِالضَّالِّیْنَ ﴿یوسف، ۱۰۱﴾

بَلِّغِ الْعُلَیَّ بِكَمَالِهِ۔ كَشَفِ الدُّجَى بِجَمَالِهِ۔ حَسَنْتُ جَمِیْعَ خِصَالِهِ۔ صَلُّوْا عَلَیْهِ وَآلِهِ

”مجھے حالت اسلام پر موت دینا اور مجھے صالح لوگوں کے ساتھ ملا دے۔“

۳. مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نَعِيْذُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اٰخَرٰی ﴿طہ، ۵۵﴾

”(زمین کی) اسی (مٹی) سے ہم نے تمہیں پیدا کیا اور اسی میں ہم تمہیں لوٹائیں گے اور اسی سے ہم تمہیں دوسری مرتبہ (پھر) نکالیں گے۔“

۴. رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاٰخَوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًا لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿الحشر، ۵۹﴾

”اور وہ لوگ (بھی) جو اُن (مہاجرین و انصار) کے بعد آئے (اور) عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب! ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی، جو ایمان لانے میں ہم سے آگے بڑھ گئے اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کے لیے کوئی کینہ اور بغض باقی نہ رکھ۔ اے ہمارے رب! بے شک تو بہت شفقت فرمانے والا بہت رحم فرمانے والا ہے۔“



اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ  
وَعَلٰی اٰلِهِ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا

تَارِبَ صَلِّ وَ سَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ﴿عَلٰی حَبِیْبِكَ خَيْرُ خَلْقٍ كُلِّهِمْ﴾



﴿ربِّ رنج و غم اور مصیبت کو دفع کرنے اور مصیبت میں مبتلا انسان کو

دیکھ کر پڑھی جانے والی دعائیں اور اذکار﴾

⑤

⑤ "حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ تکلیف کے وقت یوں فرماتے: ﴿لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ، وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ﴾ (اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، جو عظیم اور عظیم ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، جو عرش عظیم کا رب ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، جو آسمانوں اور زمین کا رب ہے اور عزت والے عرش کا رب ہے)۔ (حدیث متفق علیہ ہے)

⑤ "اُمّ المؤمنین حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو بھی کوئی مصیبت پہنچے اور وہ یہ کہے: ﴿إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ، اللَّهُمَّ، أَجْزِنِي فِي مُصِيبَتِي وَأَخْلِفْ لِي خَيْرًا مِنْهَا﴾ (بے شک ہم اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں اور بے شک ہم نے لوٹ کر اسی کی طرف جانا ہے، اے اللہ! میری مصیبت میں مجھے اجر عطا فرما اور اس کا نعم البدل مجھے عطا فرما) تو اللہ تعالیٰ اسے اس مصیبت میں اجر عطا کرتا ہے اور اس کے بعد (اس کے لئے) بہتر آنے والے کو مقرر کر دیتا ہے۔ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب (ان کے شوہر) حضرت ابوسلمہ ؓ فوت ہو گئے تو میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے امر کے مطابق یہ دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کے بعد ان سے بہتر یعنی خود حضور نبی اکرم ﷺ کو میرے لئے مقرر فرما دیا (یعنی زوجیت رسول ﷺ میں آنے کا شرف حاصل ہوا)۔"

(اس حدیث کو امام مسلم، ابوداؤد، مالک اور احمد نے روایت کیا ہے)

"حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب کسی

بَلَاءَ الْعُلَى بِكَمَالِهِ، كَشَفَ الدُّجَى بِجَمَالِهِ، حَسَنَتْ بِمِيزَةِ خَصَالِهِ، صَلَّوْا عَلَيْهِ وَآلِهِ

معاملہ سے پریشان ہوتے تو یہ دعا فرماتے: ﴿يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيْثُ﴾ (اے زندہ اور قائم رکھنے والے (رب)! میں تیری رحمت کے ساتھ (تیری) مدد کا طلب گار ہوں۔) اور اسی سند سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ﴿يَا ذَا الْخَلَالِ وَالْإِكْرَامِ﴾ کا (ورد خود پر) لازم کر لو۔"

(اے امام ترمذی، حاکم، ابن السنی اور بیہقی نے روایت کیا ہے)

⑤ "حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب کسی معاملہ میں مغموم ہوتے تو سرانور آسمان کی طرف اٹھاتے اور یہ کلمات کہتے: ﴿سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ﴾ اور جب گزر کر دعا فرماتے تو کہتے: ﴿يَا حَيُّ، يَا قَيُّوْمُ﴾۔"

(اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور فرمایا: یہ حدیث حسن ہے)

⑤ "حضرت سعد ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حضرت یونسؑ نے جب مچھلی کے پیٹ میں دعا کی تو ان کے کلمات یہ تھے: ﴿لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ﴾ (تیرے سوا کوئی معبود نہیں تیری ذات پاک ہے، بے شک میں ہی (اپنی جان پر) زیادتی کرنے والوں میں سے تھا)۔ جو مسلمان ان کلمات کے ساتھ کسی مقصد کے لیے دعا مانگے تو اللہ تعالیٰ ضرور قبول فرماتا ہے۔"

(اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے)

⑤ "حضرت ابوبکرہ ؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مصیبت زدہ یوں دعا کرے: ﴿اللَّهُمَّ، رَحِّمْتِكَ أَرْجُو فَلَا تَكِلْنِي إِلَى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ وَأُضِلِّحْ لِي شَأْنِي كُلَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ﴾ (اے اللہ! میں تیری رحمت کی امید رکھتا ہوں۔ مجھے ایک پل کے لئے بھی میرے نفس کے سپرد نہ کرنا اور میرے تمام حالات کو درست فرما دے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے)۔"

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ❀ عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ خَلْقٍ كُلِّهِمْ



(اس حدیث کو امام ابو داود، نسائی، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ امام بیہقی نے فرمایا: اس کی سند حسن ہے۔)

○ ”حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ سکھاؤں کہ تم انہیں مصیبت کے وقت یا مصیبت میں کہا کرو: ﴿اللَّهُ اللَّهُ رَبِّي لَا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا﴾ (اے اللہ! اے اللہ! اے میرے رب! میں اس (پروردگار) کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا)۔“

(اس حدیث کو امام ابو داود، ابن ماجہ، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے اور امام ابن راہویہ نے فرمایا: ان شاء اللہ تعالیٰ یہ حدیث حسن ہے، اس کے رجال ثقہ اور صدوق کے درجہ کے ہیں۔)

○ ”اور ایک روایت میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے گھر والوں کو جمع کیا اور فرمایا: جب تم میں سے کسی کو غم و تکلیف پہنچے تو اسے چاہیے کہ (یوں) کہے: ﴿اللَّهُ اللَّهُ رَبِّي لَا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا﴾ (اے اللہ! اے اللہ! اے میرے رب! میں اس (پروردگار) کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا)۔“

(اس حدیث کو امام ابن حبان، نسائی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ابن حبان نے کہا: ابو عامر خزاعی کا نام صالح بن رستم ہے، اور انہوں نے اہل بصرہ کے ثقہ راویوں سے چالیس احادیث روایت کی ہیں۔)

○ ”حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں خبر نہ دوں یا فرمایا: تمہیں ایسی چیز کے بارے میں نہ بتلاؤں کہ جب تم میں سے کوئی شخص کسی مصیبت اور کسی دنیاوی آزمائش میں مبتلا ہو تو اس کے توسل سے مانگے پر اس کی وہ تکلیف دور ہو جائے۔ آپ ﷺ سے عرض کیا گیا: کیوں نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: حضرت ذوالنون علیہ السلام کی دعا: ﴿لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ﴾ (تیرے سوا کوئی معبود نہیں تیری ذات پاک بَلَاءُ الْعُلَى بِكَ مَالِهِ، كَشَفَ الدُّجَى بِجَمَالِهِ، حَسَنَتْ جَمِيعَ خَصَالِهِ، صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ

ہے، بے شک میں ہی (اپنی جان پر) زیادتی کرنے والوں میں سے تھا)۔“

(اسے امام نسائی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔)

○ ”اور امام حاکم کی ایک روایت میں حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے اس اسم اعظم کے بارے میں نہ بتلاؤں کہ جب اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کو پکارا جاتا ہے تو وہ اس دعا کو قبول کرتا ہے اور جب اس کے ذریعے سے اس سے سوال کیا جاتا ہے تو عطا کرتا ہے۔ اور یہ وہی دعا ہے جس کے ذریعے حضرت یونس علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کو پکارا تھا، اس طرح کہ جب انہوں نے تین تاریکیوں (یعنی مچھلی کے پیٹ) میں اللہ تعالیٰ کو پکارا: ﴿لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ﴾ تو ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا یہ دعا حضرت یونس علیہ السلام کے ساتھ خاص تھی یا عام مومنین کے لئے بھی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں سنا: ﴿وَنَجِّنُهُ مِنَ الْقَتَمِ وَنُكَذِّبُكَ نَجْحَى الْمُؤْمِنِينَ﴾ (اور ہم نے انہیں غم سے نجات بخشی، اور اسی طرح ہم مومنوں کو نجات دیا کرتے ہیں)۔ اور حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس مسلمان نے بھی چالیس دفعہ اپنی بیماری میں یہ دعا مانگی تو اگر وہ اسی مرض میں فوت ہو گیا تو اسے شہید کا ثواب ملے گا، اور اگر وہ ٹھیک ہو گیا تو ٹھیک ہو گیا، اور اس کے تمام گناہ بھی معاف کر دئے جائیں گے۔“

○ ”حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کوئی بھی شخص جب وہ غم و حزن میں مبتلا ہو تو یہ دعا مانگے: ﴿اللَّهُمَّ، إِنِّي عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ، وَأَبْنُ أُمِّتِكَ، نَاصِيحِي بَيْنِكَ، مَاضٍ فِي حُكْمِكَ، غَدَلٌ فِي قَضَاؤِكَ، أَسْأَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ سَمِيَةٌ بِهِ نَفْسُكَ أَوْ أُنْزِلَتْ فِي كِتَابِكَ أَوْ عَلِمْتَهُ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ أَوْ اسْتَأْذَنْتَ بِهِ فِي عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ أَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رِبْعَ قَلْبِي وَنُورَ صَدْرِي وَجَلَاءَ حُزْنِي وَذَهَابَ غَمِّي﴾ (اے اللہ! میں تیرا بندہ اور تیرے غلام اور تیری باندی کا

تَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ خَلْقِكَ كُلِّهِمْ



بیٹا ہوں، میری پیشانی (یعنی تقدیر) تیرے ہاتھ میں ہے، تیرا حکم مجھ پر نافذ ہے، تیرا فیصلہ میرے حق میں مبنی بر عدل ہے۔ میں تجھ سے تیرے ہر اس اسم کے ذریعے سوال کرتا ہوں جو تو نے اپنے لئے منتخب کیا ہے یا جو تو نے اپنی کتاب میں اتارا ہے یا جو تو نے اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھایا ہے یا جسے تو نے اپنے پاس علم غیب میں محفوظ رکھا ہے، یہ کہ تو قرآن کو میرے دل کی بہار اور میرے سینے کا نور بنا دے، اور میرے غم و حزن کے خاتمے کا ذریعہ بنا دے۔) تو اللہ تعالیٰ اس کے غم کو دور فرماتا ہے اور اسے خوشی سے بدل دیتا ہے۔

صحابہ کرام رحمہم اللہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہمارے لئے مناسب ہے کہ ہم یہ کلمات سیکھ لیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں جو شخص ان کلمات کو سنے اُسے چاہئے کہ وہ انہیں سیکھ لے۔

(اس حدیث کو امام احمد، ابن ابی شیبہ، ابویعلیٰ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔ اور امام بیہقی نے فرمایا: امام احمد اور ابویعلیٰ کے راوی صحیح حدیث کے راوی ہیں سوائے ابوسلمہ جسنی کے اور اسے ابن حبان نے ثقہ کہا ہے۔)

○ ”حضرت ابی بن کعب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب رات کا دو تہائی حصہ گزر جاتا تو گھر سے باہر تشریف لے آتے اور فرماتے: لوگو! اللہ کا ذکر کرو، اللہ کا ذکر کرو، ہلا دینے والی (قیامت) آگئی، پیچھے آنے والا ایک اور زلزلہ اس کے پیچھے آئے گا، موت اپنی تختی کے ساتھ آگئی، موت اپنی تختی کے ساتھ آگئی۔ حضرت ابی کعب نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں کثرت سے آپ پر درود بھیجتا ہوں۔ لہذا (مجھے بتائیں کہ) میں آپ پر کتنا درود بھیجا کروں؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس قدر تم بھیجتا چاہو؟ انہوں نے عرض کیا: کیا میں اپنی دعا کا چوتھائی حصہ آپ پر درود بھیجنے کے لئے خاص کر دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس قدر تم چاہو لیکن اگر تم اس میں اضافہ کرلو تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) آدھا حصہ خاص کر دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس قدر تم چاہو لیکن اگر تم اس میں اضافہ کرلو تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ میں نے عرض

بَلِّغُوا الْعُلَىٰ بِكَمَالِهِ۔ كَشَفَ الدُّجَىٰ بِجَمَالِهِ۔ حَسَنَتْ جَمِيعُ خَصَالِهِ۔ صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ

کیا: (یا رسول اللہ!) دو تہائی کافی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس قدر تم چاہو لیکن اگر تم اس میں اضافہ کرلو تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) تب میں ساری دعا آپ پر درود بھیجنے کے لئے خاص کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تو یہ درود تمہارے تمام غموں کے (مداوا) کے لئے کافی ہو جائے گا اور (اس کی بدولت) تمہارے گناہ بھی معاف کر دیئے جائیں گے۔

(اس حدیث کو امام ترمذی، احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور امام حاکم نے بھی فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ امام بیہقی نے فرمایا: اسے امام احمد نے روایت کیا ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔)

○ ”حضرت حبان بن مُنقذ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں اپنی دعا کا تیسرا حصہ آپ پر درود بھیجنے کے لئے خاص کر دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں اگر تو چاہے (تو ایسا کر سکتا ہے۔) پھر اس نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) کیا دعا کا دو تہائی حصہ (آپ پر درود بھیجنے کے لئے خاص کر دوں؟) آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں پھر اس نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) کیا ساری کی ساری دعا (آپ پر درود بھیجنے کے لئے خاص کر دوں؟) یہ سن کر آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تو اللہ تعالیٰ تیرے دنیا اور آخرت کے معاملات کے لئے کافی ہو جائے گا۔

(اس حدیث کو امام طبرانی، ابن ابی عاصم اور بیہقی نے بھی مرسل روایت کیا اور فرمایا: یہ مرسل جید ہے اور امام منذری اور بیہقی نے فرمایا: اس کی اسناد حسن ہے۔)

○ ”حضرت طفیل بن ابی کعبہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک صحابی نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا: (یا رسول اللہ!) آپ کی کیا رائے ہے اگر میں اپنی ساری دعا آپ پر درود بھیجنے کے لئے خاص کر دوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تو اللہ تعالیٰ تمہارے دنیا و آخرت سے متعلق تمام امور کے لئے کافی ہو جائے گا۔

(اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔)

تَارَبَّ صَلٍّ وَ سَلَّمَ دَائِمًا أَبَدًا ۞ عَلَىٰ حَبِيبِكَ خَيْرٌ خَلْقٍ كُلِّهِمْ



○ ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو میری قبر کے نزدیک مجھ پر درود بھیجتا ہے میں خود اسے سنتا ہوں اور جو دور سے مجھ پر درود بھیجتا ہے تو اس کے لیے ایک فرشتہ مقرر ہے جو مجھے وہ درود پہنچاتا ہے اور یہ درود اُس درود بھیجنے والے کی دنیا و آخرت کے معاملات کے لئے کفیل ہو جاتا ہے اور (قیامت کے روز) میں اس کا گواہ اور شفاعت کرنے والا ہوں گا۔“

(اس حدیث کو امام بیہقی، خطیب بغدادی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔)

”حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنا پانی کے آگ کو بجھانے سے بھی زیادہ گناہوں کو مٹانے والا ہے۔ اور حضور ﷺ پر سلام بھیجنا یہ غلاموں کو آزاد کرنے سے بڑھ کر فضیلت والا کام ہے اور حضور ﷺ کی محبت یہ جانوں کے لئے ریحوں سے بڑھ کر فضیلت والی ہے یا فرمایا: اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے سے بھی بڑھ کر فضیلت والی ہے۔“

(اس حدیث کو امام متقی ہندی اور خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔)

○ ”حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک نابینا شخص حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے لئے خیر و عافیت (یعنی بینائی کے لوٹ آنے) کی دعا فرمائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تو چاہے تو تیرے لئے دعا کو مؤخر کر دوں جو تیرے لئے بہتر ہے اور اگر تو چاہے تو تیرے لئے (ابھی) دعا کر دوں۔ اس نے عرض کیا: (آتا) دعا فرما دیجئے۔ آپ ﷺ نے اسے اچھی طرح وضو کرنے اور دو رکعت نماز پڑھنے کا حکم دیا اور فرمایا: یہ دعا کرنا: ﴿اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ يَا مُحَمَّدُ، إِنِّي قَدْ تَوَجَّهْتُ بِكَ إِلَى رَبِّي فِي حَاجَتِي هَذِهِ لِقَضَى. اللَّهُمَّ فَشَفِّعْنِي فِي﴾ (اے اللہ! میں نبی رحمت محمد مصطفیٰ ﷺ کے وسیلہ سے تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف توجہ کرتا ہوں، یا محمد! میں آپ کے وسیلہ سے اپنے رب کی بارگاہ میں اپنی حاجت پیش کرتا ہوں تاکہ پوری ہو۔ اے اللہ!

بَلِّغْ الْعُلَى بِكَمَالِهِ. كَشَفْ الدُّجَى بِجَمَالِهِ. حَسَنْتَ جَمِيعَ خَصَالِهِ. صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ

میرے حق میں سرکارِ دو عالم ﷺ کی شفاعت قبول فرما)۔“

(اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی، ابن ماجہ نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے اور امام بیہقی نے بھی فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے اور البانی نے بھی اسے صحیح قرار دیا ہے۔)

○ ”اور امام احمد کی ایک روایت کے الفاظ ہیں کہ اس شخص نے جوں ہی وہ عمل کیا

اور اسی وقت وہ صحت یاب ہو گیا۔“

○ ”اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: اللہ رب العزت کی قسم! ابھی ہم وہاں سے اُٹھے بھی نہ تھے اور نہ ہی اُس بات کو کچھ زیادہ دیر گزری تھی کہ وہ آدمی دوبارہ اس حال میں آیا کہ جیسے اُسے کبھی کوئی تکلیف ہی نہیں تھی۔“

(اس حدیث کو امام حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ نیز امام حاکم نے فرمایا:

یہ حدیث امام بخاری کی شرائط پر صحیح ہے۔)

○ ”علامہ ابن تیمیہ نے بیان کیا کہ حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک نابینا صحابی حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میری بصارت جواب دے گئی ہے۔ آپ میرے حق میں دعا فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جَاؤْ وَضُكُّوْا اور پھر دو رکعت نماز پڑھو پھر یوں کہو: ﴿اللَّهُمَّ إِنِّي سَأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ يَا مُحَمَّدُ، أَسْتَشْفِعُ بِكَ عَلَى رَبِّي فِي رَدِّ بَصَرِي، اللَّهُمَّ فَشَفِّعْنِي فِي نَفْسِي وَشَفِّعْنِي فِي رَدِّ بَصَرِي﴾ (اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور محمد مصطفیٰ ﷺ جو کہ تیرے رحیم نبی ہیں ان کے توسل سے تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں، یا محمد! میں آپ کے توسل سے اپنے رب سے اپنی بینائی کی شفا یابی کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! تو مجھے شفاء عطا فرما اور اپنے نبی ﷺ کی شفاعت میرے

تَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِباً أَبَداً ﴿﴾ عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ خَلْقٍ كُلِّهِمْ



بیٹائی کے لوٹانے میں قبول فرما۔) اگر تمہیں پھر بھی کبھی کوئی حاجت ہو تو بھی اسی طرح کہنا، اللہ تعالیٰ نے اُسے اُسی وقت بیٹائی عطا فرمادی۔“

○ حضرت عبداللہ بن ادنیٰ ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس آدمی کو اللہ تعالیٰ سے یا کسی انسان سے کوئی حاجت ہو تو اُسے چاہیے کہ اچھی طرح وضو کر کے دو نفل پڑھے اور پھر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء اور بارگاہ رسالت ﷺ میں مختصر درود پیش کر کے یہ دعا مانگے: **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ أَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَغَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْعَنِيَمَةَ مِنْ كُلِّ بَرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ ظَلَمٍ لَا تَدْعُ لِي ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَجْتَهُ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا إِلَّا قَضَيْتَهَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ** (اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ برادر بزرگ ہے، (اے اللہ!) عرش عظیم کے مالک! میں تیری پاکیزگی بیان کرتا ہوں، تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے (اے اللہ!) میں تجھ سے تیری رحمت کے ذرائع، بخشش کے اسباب نیکی کی توفیق اور ہر گناہ سے سلامتی چاہتا ہوں، میرے تمام گناہ بخش دے، میرے جملہ غم دور فرما دے اور میری ہر وہ حاجت جو تیری رضا مندی کے مطابق ہو پوری فرما۔ اے سب مہربانوں سے بڑھ کر رحمت والے! (میری حاجت پوری فرما دے۔ آمین)۔“

(اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ، بزار اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کے راوی فایہ بن عبد الرحمن، ابو الورداء کوئی کا شمار تابعین میں ہوتا ہے اور وہ مستقیم الحدیث ہیں۔ میں نے اس کے شواہد میں دیگر احادیث کی تخریج بھی کی ہے۔ امام منذری نے بھی فرمایا: اسے امام حاکم نے مختصراً روایت کر کے فرمایا: میں نے اس کے شواہد میں دیگر احادیث کی تخریج بھی کی ہے اور اس حدیث کا راوی فایہ مستقیم الحدیث ہے۔)

○ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے بعض

بَلَّغَ الْعُلَى بِكَمَالِهِ - كَشَفَ الدُّجَى بِجَمَالِهِ - حَسَنَتْ جَمِيعُ خَصَالِهِ - صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ

فرشتے، انسان کے اعمال لکھنے والے فرشتوں کے علاوہ ایسے بھی ہیں جو درختوں کے پتوں کے گرنے تک کو لکھتے ہیں۔ پس تم میں سے جب کوئی کسی جگہ (کسی بھی مشکل میں) گر جائے، جہاں بظاہر اس کا کوئی مددگار بھی نہ ہو، تو اسے چاہیے کہ وہ پکار کر کہے: **اَعْيُنُنَا اَوْ اَعْيُنُكَ اللَّهُ** (اے اللہ کے بندو! اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے، ہماری مدد کرو۔) تو اُس کی مدد کی جائے گی۔ اور حضرت تروح کی روایت میں ہے کہ زمین پر اللہ تعالیٰ کے بعض فرشتے ایسے ہیں جنہیں ”حفظہ“ (یعنی حفاظت کرنے والے) کا نام دیا جاتا ہے، اور جو زمین پر گرنے والے درختوں کے پتے تک لکھتے ہیں، پس جب تم میں سے کوئی کسی جگہ محبوس ہو جائے یا کسی دیران جگہ پر اسے کسی مدد کی ضرورت ہو، تو اسے چاہیے کہ وہ یوں کہے: **اَعْيُنُنَا، عَيْنَا اللَّهُ، وَرَحْمَتُكَ اللَّهُ** (اے اللہ کے بندو! اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے، ہماری مدد کرو۔) تو ان شاء اللہ اُس شخص کی (ضرور) مدد کی جائے گی۔“

(اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ اور بیہقی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔ امام بیہقی نے فرمایا: اس حدیث کے رجال ثقہ ہیں۔)

○ حضرت اسامہ بن عمیر ؓ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ فجر کی دو رکعت نماز ادا کی اور وہ آپ ﷺ کے قریب ہی کھڑے تھے۔ آپ ﷺ نے دو رکعتوں میں آہستہ آواز میں قراءت فرمائی، حضرت اسامہ ؓ نے سنا کہ حضور نبی اکرم ﷺ (نماز سے فارغ ہو کر) یہ دعا فرما رہے ہیں: **اَللّٰهُمَّ، رَبِّ جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَاسْرَافِيْلَ وَمُحَمَّدٍ (ﷺ)، اَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ** (اے حضرت جبرائیل، میکائیل، اسرافیل اور محمد مصطفیٰ ﷺ کے رب! میں دوزخ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔) آپ ﷺ نے یہ تین کلمات تین مرتبہ ادا فرمائے۔“

(اس حدیث کو امام حاکم، ابو یعلیٰ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام بیہقی نے فرمایا: اس کی سند میں عباد بن سعید نامی راوی ہے اُسے امام ابن حبان نے ’النفقات‘ میں ذکر کیا ہے۔)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اٰمِدًا ﴿ۛ﴾ عَلٰی حَبِيْبِكَ خَيْرِ خَلْقٍ كُلِّهِمْ



”حضرت عقبہ بن غزوآن رضی اللہ عنہ، حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کی کوئی شے گم ہو جائے، یا تم میں سے کوئی مدد چاہے اور وہ ایسی جگہ ہو کہ جہاں اس کا کوئی مددگار بھی نہ ہو، تو اسے چاہیے کہ یوں پکارے: ﴿يَا عِبَادَ اللَّهِ، أُغِيثُونِي، يَا عِبَادَ اللَّهِ، أُغِيثُونِي﴾ (اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو، اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو۔) یقیناً اللہ تعالیٰ کے ایسے بھی بندے ہیں جنہیں ہم دیکھ نہیں سکتے (لیکن وہ لوگوں کی مدد کرنے پر مامور ہیں)۔ اور (راوی بیان کرتے ہیں کہ) یہ تجربہ شدہ بات ہے۔“

(اے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام بیہقی نے فرمایا: اس کے رجال ثقہ ہیں۔)

”حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے فرمایا: اے علی! کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ سکھاؤں کہ جب تم کسی مشکل میں پھنس جاؤ، تو وہ کہو؟ میں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) کیوں نہیں، اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر نذا کرے، آپ نے کتنی ہی اچھی چیزیں مجھے سکھائی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم کسی مصیبت میں پھنس جاؤ، تو یوں کہو: ﴿بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ﴾ (اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، بڑا رحم فرمانے والا ہے، اور اللہ تعالیٰ کی توفیق کے بغیر جو کہ نہایت بلند رتبہ اور عظمت والا ہے نیک کام کرنے کی طاقت اور قوت (کسی میں) نہیں۔) تو اللہ تعالیٰ ان کلمات کے ذریعے سے انواع و اقسام کی آزمائشوں میں سے جو چاہتا ہے نال دیتا ہے۔“

(اس حدیث کو امام ابن اسنی، طبرانی اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔)

”حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو کسی مصیبت میں مبتلا شخص کو دیکھ کر یہ کلمات کہے: ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ وَفَضَّلَنِي عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيلًا﴾ (تمام تعریفیں اس اللہ کی ذات کے لیے

بَلِّغِ الْعُلَى بِكَمَالِهِ، كَشَفَ الدُّخَانِ بِحَمَالِهِ، حَسَنَتْ جَمِيعُ خَصَالِهِ، صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ

ہیں جس نے مجھے اس بیماری سے بچایا جس میں تجھے مبتلا کیا اور اپنی مخلوق میں سے بہت سے لوگوں پر مجھے فضیلت دی۔) تو وہ شخص جب تک زندہ رہے گا اس مصیبت سے عافیت میں رہے گا۔ اور ایک روایت کے مطابق اس پر وہ مصیبت و آزمائش کبھی نہیں آئے گی۔“

(اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ، ابن ابی شیبہ اور عبد الرزاق نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔ امام منذری اور بیہقی نے بھی فرمایا: اس کی سند حسن ہے۔)

### الآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

۱. يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ ○ (البقرة، ۱۵۳:۲)

”اے ایمان والو! صبر اور نماز کے ذریعے (مجھ سے) مدد چاہا کرو، یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ (ہوتا) ہے ○“

۲. إِنَّا لِلَّهِ وَأَنَا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ○ (البقرة، ۱۵۶:۲)

”بے شک ہم بھی اللہ ہی کا (مال) ہیں اور ہم بھی اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں ○“

۳. وَإِذَا مَسَّ الْإِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنبَةٍ أَوْ قَائِمَةٍ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهُ مَرَّكَانَ لَمْ يَدْعُنَا إِلَى ضَرِّهِمْ مَسَّهُ كَذَلِكَ زُيِّنَ لِلْمُسْرِفِينَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ○ (يونس، ۱۲:۱۰)

”اور جب (ایسے) انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ ہمیں اپنے پہلو پر لیٹے یا بیٹھے یا کھڑے پکارتا ہے پھر جب ہم اس سے اس کی تکلیف دور کر دیتے ہیں تو وہ (ہمیں) بھلا کر اس طرح) چل دیتا ہے گویا اس نے کسی تکلیف میں جو اسے پہنچی تھی ہمیں (کبھی)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ﴿﴾ عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ خَلْقٍ كُلِّهِمْ



پکارا ہی نہیں تھا۔ اسی طرح حد سے بڑھنے والوں کے لیے ان کے (غلط) اعمال آراستہ کر کے دکھائے گئے ہیں جو وہ کرتے رہے تھے۔“

۴۔ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَنَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ

(الانبیاء، ۲۱: ۸۷)

”تیرے سوا کوئی معبود نہیں تیری ذات پاک ہے، بے شک میں ہی (اپنی جان پر) زیادتی کرنے والوں میں سے تھا۔“

۵۔ وَإِذَا مَسَّ الْإِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهُ مُنِيبًا إِلَيْهِ ثُمَّ إِذَا خَوَّلَهُ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُو إِلَيْهِ مِنْ قَبْلُ وَجَعَلَ لِلَّهِ أَنْذَاذَا لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِهِ قُلْ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ قَلِيلًا إِنَّكَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ (الزمر، ۳۹: ۸)

”اور جب انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ اپنے رب کو اسی کی طرف رجوع کرتے ہوئے پکارتا ہے، پھر جب (اللہ) اُسے اپنی جانب سے کوئی نعمت بخش دیتا ہے تو وہ اُس (تکلیف) کو بھول جاتا ہے جس کے لیے وہ پہلے دعا کیا کرتا تھا اور (پھر) اللہ کے لیے (بتوں کو) شریک ٹھہرانے لگتا ہے تاکہ (دوسرے لوگوں کو بھی) اس کی راہ سے بھٹکا دے، فرما دیجئے: (اے کافرا) تو اپنے کفر کے ساتھ تھوڑا سا (طاہری) فائدہ اٹھا لے، تو بے شک دوزخیوں میں سے ہے۔“

۶۔ فَإِذَا مَسَّ الْإِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا نَادِيَهُ إِذَا خَوَّلَهُ نِعْمَةً مِّنَّا قَالَ إِنَّمَا أُوتِيْتُهُ عَلَىٰ عِلْمٍ ۖ بَلْ هِيَ فِتْنَةٌ وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ (الزمر، ۳۹: ۴۹)

”پھر جب انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو ہمیں پکارتا ہے پھر جب ہم اسے اپنی طرف سے کوئی نعمت بخش دیتے ہیں تو کہنے لگتا ہے کہ یہ نعمت تو مجھے (میرے) علم و تدبیر (کی بنا) پر ملی ہے، بلکہ یہ آزمائش ہے مگر ان میں سے اکثر لوگ نہیں جانتے۔“

بَلِّغِ الْعِلْمَ بِكُمَالِهِ ۖ كَشَفَ الدُّجَىٰ بِجَمَالِهِ ۖ حَسَنَتْ جَمِيعُ خَصَالِهِ ۖ صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ

﴿عفو و درگزر، سلامتی اور طلبِ مغفرت کے لئے دعائیں اور اذکار﴾

• ”حضرت ابو بکر صدیق ؓ سے روایت ہے کہ وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے: (یا رسول اللہ!) مجھے ایسی دعا سکھا دیں جس کے ذریعے میں اپنی نماز میں دعا کیا کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یوں کہا کرو: ﴿اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ فَاعْفُوْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ﴾ (اے اللہ! میں نے اپنے اوپر بہت ظلم کیا۔ گناہ صرف تو ہی بخشتا ہے۔ مجھے اپنی بارگاہ سے بخش عطا فرما دے اور مجھ پر رحم فرما، یقیناً تو بخشتے والا نہایت مہربان ہے۔)“ (حدیث متفق علیہ ہے۔)

• ”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ رات کے وقت یوں دعا فرمایا کرتے: ﴿اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ لَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ قِيَمُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، لَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ نُورُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، قَوْلُكَ الْحَقُّ، وَوَعْدُكَ الْحَقُّ، وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ، اللَّهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَإِلَيْكَ أُنَبِّئُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ، وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ، فَاعْفُوْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَأَسْرَرْتُ وَأَعْلَنْتُ، أَنْتَ إِلَهِي لَا إِلَهَ لِي غَيْرُكَ﴾ (اے اللہ! سب تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں، تو ہی آسمانوں اور زمینوں کا رب ہے، سب تعریفیں تیرے لیے ہیں، تو آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے بیچ میں ہے سب کا قائم رکھنے والا ہے، سب تعریفیں تیرے لیے ہیں، تو آسمانوں اور زمین کا نور ہے، تیری بات سچی اور تیرا وعدہ سچا ہے اور تیرا دیدار حق ہے، (تیری) جنت حق ہے، اور (تیری) دوزخ بھی حق ہے اور قیامت حق ہے۔ اے اللہ! میں تیرا ہی فرمانبردار ہوا اور تجھی پر ایمان لایا اور تجھی پر بھروسہ کیا، اور تیری ہی طرف رجوع کرنے والا ہوا، اور تجھی سے میں نے انصاف چاہا اور

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ﴿ عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرُ خَلْقٍ كُلِّهِمْ



تجھی کو حاکم مانا، تو مجھے بخش دے وہ لغزشیں جو مجھ سے پہلے ہوئیں یا جو بعد میں ہوں گی اور جو (گناہ) میں نے چھپ کر کئے اور جو میں نے اعلانیہ کئے۔ تو میرا معبود ہے، میرے لئے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔“ (یہ حدیث متفق علیہ ہے۔)

○ ”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ یوں دعا فرمایا کرتے تھے: ﴿اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ، وَالْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ، وَمِنْ ضَرِّ فِتْنَةِ الْغَنَى، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْفَقْرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ. اللَّهُمَّ اغْبِضْ عَنِّي خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلَجِ وَالْبَرْدِ، وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ، وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ﴾ (اے اللہ! میں سستی، کمزوری، گناہ، قرض، قبر کی آزمائش، عذاب قبر، دوزخ کی آزمائش، عذاب دوزخ اور امیری کی آزمائش اور اس کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ! میں غربت کی آزمائش اور مسک دجال کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ! میری خطاؤں کو پانی، برف اور اولوں سے دھو دے اور میرے دل کو گناہوں سے یوں صاف کر دے جیسے تو نے سفید کپڑے کو گندگی سے پاک کیا، اے اللہ! میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اتنی دوری پیدا فرما دے جتنی دوری تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان رکھی ہے۔) (یہ حدیث متفق علیہ ہے۔)

○ ”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے بیان فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! بتائیے اگر مجھے شب قدر معلوم ہو جائے تو میں اس میں کیا دعا مانگوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم یہ کہو: ﴿اللَّهُمَّ إِنَّكَ غَفُورٌ كَرِيمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي﴾ (اے اللہ! تو بہت معاف کرنے والا ہے، غفور و درگزر کو پسند فرماتا ہے سو مجھے بھی معاف فرما دے۔)

(اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام بکرم العلوی بکمالیہ۔ کشف الدُّجی بجمالیہ۔ حَسَنَتْ حَبِيبَةُ خَصَالِيہ۔ صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِہِ

ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز امام حاکم نے بھی فرمایا: یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔)

○ ”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے بارگاہ نبوی ﷺ میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! کون سی دعا افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی خیر و عافیت اور بخشش طلب کیا کرو۔ اس شخص نے دوسرے دن پھر حاضر ہو کر (وہی سوال) پوچھا: یا رسول اللہ! کونسی دعا افضل ہے؟ آپ ﷺ نے بھی وہی جواب عطا فرمایا۔ پھر تیسرے دن بھی وہ شخص حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے پھر وہی جواب دیا اور فرمایا: جب تمہیں دنیا و آخرت میں عافیت دے دی گئی تو تم فلاح پا گئے۔“

(اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ اور بخاری نے ’الأدب المفرد‘ میں روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔)

○ ”اور ایک روایت میں حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے کچھ ایسی چیز سکھائیں جس کے ذریعے میں اللہ تعالیٰ سے سوال کروں آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کرو۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ چند دن ٹھہر کر میں دوبارہ خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور وہی سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے عباس! اے رسول اللہ کے چچا! اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت میں عافیت مانگا کرو۔“

(اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ابی شیبہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔)

○ ”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ صبح اور شام کو ان کلمات کا کبھی نافرمان نہیں فرماتے تھے: ﴿اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِينِي وَدُنْيَايَ يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا﴾ عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ خَلْقٍ كُلِّهِمْ



وَأَهْلِي وَمَالِي، اللَّهُمَّ اسْتُرْ عَوزِي وَآمِنْ رَوْعَاتِي، اللَّهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيْ  
وَمِنْ خَلْفِي وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي وَمِنْ فَوْقِي وَأَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ  
تَحْتِي ﴿اے اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں سلامتی مانگتا ہوں، اے اللہ! میں تجھ  
سے اپنے دین، اپنی دنیا، اپنے گھر والوں اور اپنے مال میں خیر و عافیت اور سلامتی کا سوال  
کرتا ہوں، اے اللہ! میری پردہ پوشی فرما۔ (عثمان رادی کے الفاظ ہیں: میری شرمگاہوں کو  
چھپا) اور میرے دل کو اطمینان بخش۔ اے اللہ! میرے آگے، میرے پیچھے، میرے دائیں،  
میرے بائیں اور میرے اوپر کی جانب سے میری حفاظت فرما اور میں نیچے (زمین میں) دھنس  
جانے سے تیری عظمت کی پناہ لیتا ہوں)۔“

(اس حدیث کو امام ابو داؤد، ابن ماجہ، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے اور امام  
حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے)

○ ”عبد الحمید مولیٰ بنی ہاشم کا بیان ہے کہ ان کی والدہ ماجدہ نے بیان کیا جو کہ  
حضور نبی اکرم ﷺ کی کسی صاحبزادی کی خادمہ تھیں کہ اس صاحبزادی صاحبہ نے انہیں  
بتایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے انہیں تعلیم فرمائی تھی کہ صبح کے وقت یوں کہا کرو: ﴿سُبْحَانَ  
اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ﴾ (اللہ تعالیٰ اپنی  
تمام تعریفوں کے ساتھ پاک ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی قوت نہیں ہے جو وہ چاہے وہی  
ہوتا ہے اور جو وہ نہ چاہے وہ نہیں ہوتا۔) جس نے صبح کے وقت یہ کہا تو وہ شام تک  
(آفات سے) محفوظ رہتا ہے اور جس نے شام کے وقت یہ کہا تو وہ صبح تک (آفات  
سے) محفوظ رہتا ہے۔“ (اس حدیث کو امام ابو داؤد، نسائی اور ابن السنی نے روایت کیا ہے)

○ ”حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر ؓ نے اپنے والد ماجد کی خدمت میں عرض کیا:  
ابا جان! میں روزانہ سنتا ہوں کہ آپ صبح کے وقت یوں دعا مانگتے ہیں: ﴿اللّٰهُمَّ غَافِي فِي  
بَدَنِي، اللّٰهُمَّ غَافِي فِي سَمْعِي، اللّٰهُمَّ غَافِي فِي بَصَرِي، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ﴾ (اے

بَلَاءُ الْعَلَى بِكَمَالِهِ، كَشَفَ الدُّجَى بِجَمَالِهِ، حَسَنَتْ جَمِيعُ خِصَالِهِ، صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ

اللہ! میرے جسم کو سلامت رکھ، اے اللہ! میرے کانوں کو سلامت رکھ، اے اللہ! میری  
آنکھوں کو سلامت رکھ، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔) صبح کے وقت اسے تین دفعہ کہتے ہیں  
اور شام کے وقت بھی تین دفعہ۔ انہوں نے فرمایا: (بیٹا!) میں نے ان الفاظ کے ساتھ  
حضور نبی اکرم ﷺ کو دعا فرماتے ہوئے سنا ہے، لہذا میں آپ ﷺ کی سنت کی پیروی  
کو بہت پسند کرتا ہوں۔ اور امام عباس بن عبد العظیم نے یہ الفاظ بیان کئے: ﴿اللّٰهُمَّ إِنِّي  
أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ، اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ لَا إِلَهَ إِلَّا  
أَنْتَ﴾ (اے اللہ! میں کفر اور فقر سے تیری پناہ لیتا ہوں۔ اے اللہ! میں عذاب قبر  
سے تیری پناہ لیتا ہوں، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔) آپ ﷺ صبح کے وقت تین دفعہ اور  
شام کے وقت تین دفعہ ان الفاظ کے ساتھ دعا فرماتے، لہذا میں اتباع سنت کو بہت پسند  
کرتا ہوں۔ ان کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مصیبت زدہ یوں دعا کرے:  
﴿اللّٰهُمَّ رَحْمَتُكَ أَرْجُو فَلَا تَكِلْنِي إِلَى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ وَأَصْلِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهُ  
لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ﴾ (اے اللہ! میں تیری رحمت کی امید رکھتا ہوں۔ مجھے ایک پل کے لئے  
بھی میرے نفس کے سپرد نہ کرنا اور میرے تمام حالات کو درست کر دے۔ تیرے سوا کوئی  
معبود نہیں)۔“ (اس حدیث کو امام ابو داؤد، نسائی، احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے)

○ ”حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:  
جو شخص نماز کے ارادے سے اپنے گھر سے نکلے اور یہ دعا مانگے: ﴿اللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُكَ  
بِحَقِّ السَّائِلِينَ عَلَيْكَ وَأَسْأَلُكَ بِحَقِّ مُمْشَيْي هَذَا، فَإِنِّي لَمْ أَخْرُجْ أَشْرًا وَلَا  
نَظَرًا وَلَا رِيَاءً وَلَا سُمْعَةً وَخَرَجْتُ اتِّقَاءَ سُخْطِكَ وَاتِّبَاعًا مَرْضَاتِكَ،  
فَأَسْأَلُكَ أَنْ تُعِيدَنِي مِنَ النَّارِ وَأَنْ تَغْفِرَ لِي ذُنُوبِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ﴾  
(اے اللہ! میں تجھ سے تیرے سائلین کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں اور میں تجھ سے (نماز  
کی طرف اٹھنے والے) اپنے قدموں کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں۔ بے شک میں نہ کسی

مَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ﴿ عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ خَلْقِي كُلِّهِمْ



برائی کی طرف چلا ہوں نہ نکیر اور غرور سے، نہ دکھاوے اور نہ کسی دنیاوی شہرت کی خاطر نکلا ہوں۔ میں تو صرف تیری ناراضگی سے بچنے کے لئے اور تیری رضا کے حصول کے لئے نکلا ہوں۔ سو میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے دوزخ کی آگ سے نجات دے، میرے گناہوں کو بخش دے۔ بے شک تو ہی گناہوں کو بخشے والا ہے۔) تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور ستر ہزار فرشتے اس کی مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔“

(اسے امام ابن ماجہ، احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔)

### الآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

۱. رَبَّنَا إِنَّا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (البقرة، ۲: ۲۰۱)

”اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں (بھی) بھلائی عطا فرما اور آخرت میں (بھی) بھلائی سے نواز اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھ۔“

۲. رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نُسِينَا أَوْ أَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاعْفُ عَنَّا وَاعْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا إِنَّكَ مَوْلَانَا فَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ (البقرة، ۲: ۲۸۶)

”اے ہمارے رب! اگر ہم بھول جائیں یا خطا کر بیٹھیں تو ہماری گرفت نہ فرما، اے ہمارے پروردگار! اور ہم پر اتنا (بھی) بوجھ نہ ڈال جیسا تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا، اے ہمارے پروردگار! اور ہم پر اتنا بوجھ (بھی) نہ ڈال جسے اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں، اور ہمارے (گناہوں) سے درگزر فرما، اور ہمیں بخش دے، اور ہم پر رحم فرما، تو ہی ہمارا کارساز ہے پس ہمیں کافروں کی قوم پر غلبہ عطا فرما۔“

بَلِّغْهُ الْعُلَىٰ بِكَمَالِهِ۔ كَشَفَ الدُّجَىٰ بِجَمَالِهِ۔ حَسَنَتْ جَمِيعُ خِصَالِهِ۔ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَآلِهِ

۳. رَبَّنَا إِنَّا أَمْنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (آل عمران، ۳: ۱۶)

”اے ہمارے رب! ہم یقیناً ایمان لے آئے ہیں سو ہمارے گناہ معاف فرما دے اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے۔“

۴. رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَإِسْرَافَنَا فِي أَمْرِنَا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ (آل عمران، ۳: ۱۴۷)

”اے ہمارے رب! ہمارے گناہ بخش دے اور ہمارے کام میں ہم سے ہونے والی زیادتیوں سے درگزر فرما اور ہمیں (اپنی راہ میں) ثابت قدم رکھ اور ہمیں کافروں پر غلبہ عطا فرما۔“

۵. رَبَّنَا إِنَّكَ مَنْ تَدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ أَخْزَيْتَهُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ رَبَّنَا إِنَّا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِي لِلْإِيمَانِ أَنْ آمِنُوا بِرَبِّكُمْ فَآمَنَّا قُلْ رَبَّنَا فَاعْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْأَبْرَارِ رَبَّنَا وَآتِنَا مَا وَعَدْتَنَا عَلَى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيَمَةِ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ (آل عمران، ۳: ۱۹۲-۱۹۴)

”اے ہمارے رب! بے شک تو جسے دوزخ میں ڈال دے تو تو نے اسے واقعتاً رسوا کر دیا، اور ظالموں کے لیے کوئی مددگار نہیں ہے۔ اے ہمارے رب! (ہم تجھے بھولے ہوئے تھے) سو ہم نے ایک ندا دینے والے کو سنا جو ایمان کی ندا دے رہا تھا کہ (لوگو!) اپنے رب پر ایمان لاؤ تو ہم ایمان لے آئے۔ اے ہمارے رب! اب ہمارے گناہ بخش دے اور ہماری خطاؤں کو ہمارے (نوفہ اعمال) سے محو فرما دے اور ہمیں نیک لوگوں کی سنگت میں موت دے۔ اے ہمارے رب! اور ہمیں وہ سب کچھ عطا فرما جس کا تو نے ہم سے اپنے رسولوں کے ذریعے وعدہ فرمایا ہے، اور ہمیں قیامت کے دن رسوا نہ کر، بے شک

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَدَايِمًا اٰهْدًا ؕ عَلٰی حَبِيْبِكَ خَيْرُ خَلْقٍ كُلِّهِمْ



تو وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔

۶. رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ ۝ (الأعراف، ۲۳:۷)

”اے ہمارے رب! ہم نے اپنی جانوں پر زیادتی کی۔ اور اگر تو نے ہم کو نہ بخشا اور ہم پر رحم نہ فرمایا تو ہم یقیناً نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔“

۷. رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ ۝ (إبراهيم، ۴۱:۱۴)

”اے ہمارے رب! مجھے بخش دے اور میرے والدین کو (بخش دے) اور دیگر سب مومنوں کو بھی، جس دن حساب قائم ہوگا۔“

۸. لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَنَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ ۝ (الأنبياء، ۸۷:۲۱)

”تیرے سوا کوئی معبود نہیں تیری ذات پاک ہے، بے شک میں ہی (اپنی جان پر) زیادتی کرنے والوں میں سے تھا۔“

۹. رَبَّنَا آمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّحِيمِينَ ۝ (المؤمنون، ۱۰۹:۲۳)

”بے شک میرے بندوں میں سے ایک طبقہ ایسا بھی تھا جو (میرے حضور) عرض کیا کرتے تھے: اے ہمارے رب! ہم ایمان لے آئے ہیں پس تو ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما اور تو (ہی) سب سے بہتر رحم فرمانے والا ہے۔“

۱۰. رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ۝ (الفرقان، ۶۵:۲۵)

بَلَّغَ الْعُلَىٰ بِكَمَالِهِ - كَشَفَ الدُّخَىٰ بِجَمَالِهِ - حَسَنَتْ جَمِيعُ خُصَالِهِ - صَلَّوْا عَلَيْهِ وَآلِهِ

”اے ہمارے رب! تو ہم سے دوزخ کا عذاب ہٹالے بے شک اس کا عذاب بڑا مہلک (اور دائمی) ہے۔“

۱۱. رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِينَ تَابُوا وَاتَّبَعُوا سَبِيلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ ۝ (غافر، ۷:۴۰)

”اے ہمارے رب! تو (اپنی) رحمت اور علم سے ہر شے کا احاطہ فرمائے ہوئے ہے، پس اُن لوگوں کو بخش دے جنہوں نے توبہ کی اور تیرے راستہ کی پیروی کی اور انہیں دوزخ کے عذاب سے بچالے۔“

۱۲. رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِأَخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ ۝ (الحشر، ۱۰:۵۹)

”اور وہ لوگ (بھی) جو اُن (مہاجرین و انصار) کے بعد آئے (اور) عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب! ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی، جو ایمان لانے میں ہم سے آگے بڑھ گئے اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کے لیے کوئی کینہ اور بغض باقی نہ رکھ۔ اے ہمارے رب! بے شک تو بہت شفقت فرمانے والا بہت رحم فرمانے والا ہے۔“

۱۳. رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِلَّذِينَ كَفَرُوا وَاعْفِرْ لَنَا رَبَّنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ (الممتحنة، ۵:۶۰)

”اے ہمارے رب! تو ہمیں کافروں کے لیے سبب آزمائش نہ بنا (یعنی انہیں ہم پر مسلط نہ کر) اور ہمیں بخش دے، اے ہمارے پروردگار! بے شک تو ہی غلبہ و عزت والا بڑی حکمت والا ہے۔“



﴿کشاہدگی رزق، حصولِ نعمت، استغناء قلب، ادائیگی قرض اور

تنگدستی دور کرنے والی دعائیں اور اذکار﴾

○

○ ”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص استغفار کو اپنے لیے لازم کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر تگی سے نکلنے کا راستہ بنا دے گا اور اسے ہر غم سے خلاصی دے گا اور ایسی جگہ سے اسے رزق عطا فرمائے گا جہاں سے اُس کا گمان بھی نہ ہو۔“

(اس حدیث کو امام ابو داؤد، ابن ماجہ، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔)

○ ”حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے یہ دعا فرمائی: ﴿اللَّهُمَّ أَنْفَعْنِي بِمَا عَلَّمْتَنِي وَعَلِّمْنِي مَا يَنْفَعُنِي وَزِدْنِي عِلْمًا الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ وَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ خَالِ أَهْلِ النَّارِ﴾ (یا اللہ! تو مجھے اس کا نفع عطا فرما جو تو نے مجھے سکھایا ہے اور مجھے وہ سکھا جو مجھے نفع دے۔ اور میرے علم میں اضافہ فرما۔ ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر ہے اور میں دوزخیوں کی حالت سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں۔)“

(اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ اور ابن حید نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔)

○ ”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب کوئی اچھی بات دیکھتے تو فرماتے: ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بِنِعْمَتِهِ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ﴾ (تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس کی نعمت سے صالحات مکمل ہوتی ہیں۔) اور جب کوئی ناپسندیدہ بات دیکھتے تو فرماتے: ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ﴾ (ہر حال میں تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے ہی لئے ہیں۔)“

بَلِّغِ الْعُلَى بِكَمَالِهِ - كَشَفِ الدُّجَى بِجَمَالِهِ - حَسَّنْتَ جَمِيعَ خَصَالِهِ - صَلِّوْا عَلَيْهِ وَآلِهِ

(اے امام ابن ماجہ، حاکم، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ امام کنانی نے بھی فرمایا: اس کی اسناد صحیح ہے۔)

○ ”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے ایک بندہ یہ کہہ رہا تھا: ﴿يَا رَبِّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا يَنْبَغِي لِجَلَالِ وَجْهِكَ وَلِعَظِيمِ سُلْطَانِكَ﴾ (اے میرے رب! تمام تعریفیں تیرے لئے ہیں جیسا وہ تیری عظمت کے جلال اور عظیم سلطنت کے مطابق ہونی چاہئیں۔) تو فرشتے اس پر بہت حیران ہوئے کہ ان کلمات کا اجر کتنا لکھا جائے تو وہ آسمان پر گئے اور عرض کیا: اے خداوند! تیرے بندے نے ایک ایسا جملہ کہا ہے جسے ہم نہیں جانتے کیسے لکھیں؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے کیا کہا؟ حالانکہ وہ زیادہ جانتا ہے کہ اُس کے بندے نے کیا کہا، فرشتے عرض کرتے ہیں: تیرے بندے نے یہ جملہ کہا ہے (اے میرے رب! تمام تعریفیں تیرے لئے ہیں جیسا وہ تیری عظمت کے جلال اور عظیم سلطنت کے مطابق ہونی چاہئیں۔) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تم ان ہی الفاظ کے ساتھ اس کلمہ کو لکھ لو جب میرا بندہ مجھ سے ملے گا تو میں خود اسے اس کا اجر عطا کروں گا۔“

(اس حدیث کو امام ابن ماجہ، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام منذری نے فرمایا: اس حدیث کی سند متصل ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔ اور امام کنانی نے کہا اس سند میں قدامہ بن ابراہیم کے بارے میں کلام ہے جبکہ ابن حبان نے اسے النقات میں بیان کیا ہے اور صدقہ بن بشیر کے بارے میں کسی ایسے شخص کو نہیں دیکھا جس نے ان کی جرح و تعدیل بیان کی ہو جبکہ اس کے بقید رجال ثقہ ہیں۔)

○ ”حضرت شجاع بن ابی فاطمہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان ؓ نے حضرت عبد اللہ بن مسعود ؓ سے کہا کہ میں آپ کے لئے وظیفہ مقرر کرنے کا حکم نہ دوں؟ آپ ؓ نے فرمایا: مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں۔ حضرت عثمان ؓ نے کہا: یہ آپ کی بچیوں کے لئے (سب) ہو جائے گا۔ آپ ؓ نے فرمایا: میں نے اپنی بیٹیوں کو حکم دیا

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ﴿ عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرٌ خَلْقِي كُلِّهِمْ



ہے کہ وہ ہر رات سورۃ واقعہ کی تلاوت کیا کریں کیونکہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس شخص نے ہر رات سورۃ واقعہ کی تلاوت کی اسے کبھی فاقہ نہیں پہنچ سکتا۔“

(اس حدیث کو امام احمد، ابن السنی، بیہقی اور ابن عبد البر نے روایت کیا ہے اور امام زیلعی نے فرمایا: اسے امام ابو بکر ابن السنی نے جید سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔)

○ ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جسے نعت سے نوازے تو وہ کثرت سے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرے، اور جس کے غم کثیر ہو جائیں تو اسے چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے (کثرت کے ساتھ) استغفار کرے اور جس سے اس کا رزق دور ہو جائے وہ کثرت سے ﴿لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ﴾ پڑھے۔ اور جو کسی قوم کے ہاں مہمان ٹھہرے تو وہ روزہ نہ رکھے مگر ان کی اجازت سے اور جو کسی قوم کے گھر میں داخل ہو تو جہاں وہ اسے بیٹھنے کا کہیں وہیں بیٹھ جائے کیونکہ گھر والوں کو گھر کے پردے کا بہتر علم ہوتا ہے اور کینہ، حسد اور عبادت میں کابلی اور معیشت میں تنگی ایسے گناہ میں سے ہیں جو گنہگار پر اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا اظہار ہیں۔“

(امام بیہقی نے فرمایا: اس حدیث میں یونس بن تیمی راوی ہیں جنہیں امام ذہبی نے لسان المیزان میں ذکر کیا اور یہ حدیث ان کے ترجمہ میں بیان کی ہے اور کسی نے انہیں ضعیف نہیں کہا۔)

○ ”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جب کسی شخص کے مال یا اہل یا اولاد پر انعام کرتا ہے اور وہ کہتا ہے: ﴿مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ﴾ تو وہ اس انعام میں سوائے موت کے کوئی آفت نہیں دیکھتا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿وَلَوْ لَا اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتْكَ فَلْتَ مَا شَاءَ اللّٰهُ﴾ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ۔“ (اور جب تو اپنے باغ میں داخل ہوا تو تو نے کیوں نہیں کہا: وہی ہوتا ہے جو اللہ چاہے کسی کو کچھ طاقت نہیں مگر اللہ کی مدد سے)۔“

(اس حدیث کو امام طبرانی، بیہقی اور ابن السنی نے روایت کیا ہے۔ امام مقدسی

بَلَّغَ الْعُلَمَاءُ بِكَمَالِهِ كَشَفَ الدُّجَى بِجَمَالِهِ حَسَنَتْ جَمِيعَ خِصَالِهِ صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا عَلَيْهِ وَسَلَامًا

نے فرمایا: اس حدیث کی سند حسن ہے۔)

○ ”حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جس شخص پر کسی نعت کا انعام فرمایا اور اس شخص نے اس نعت کی بقا چاہی تو وہ ﴿لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ﴾ کثرت سے پڑھے۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت مبارکہ پڑھی: (اور جب تو اپنے باغ میں داخل ہوا تو تو نے کیوں نہیں کہا: وہی ہوتا ہے جو اللہ چاہے کسی کو کچھ طاقت نہیں مگر اللہ کی مدد سے)۔ (اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے) ○ ”حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جب کسی شخص پر نعت کرتا ہے اور وہ ”الحمد لله“ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اس سے بھی بہتر شے عطا فرماتا ہے جو اس سے لی ہوتی ہے۔“

(اس حدیث کو امام ابن ماجہ، ابن السنی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام کنانی نے کہا: یہ سند حسن ہے۔)

○ ”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جب کسی شخص کو نعت عطا فرماتا ہے اور وہ اس پر (ایک بار) ”الحمد لله“ کہتا ہے تو وہ اس نعت کا شکر ادا کر دیتا ہے اور اگر دوسری دفعہ ”الحمد لله“ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا ثواب نئے سرے سے عطا فرماتا ہے اور اگر تیسری بار کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس بندے کے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔“

(اس حدیث کو امام حاکم، ابن سیرا اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔)

○ ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے آج رات آپ کی دعا سنی اس میں جو حصہ میں نے سنا وہ یہ تھا: ﴿اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي وَوَسِّعْ لِي ذَارِي وَبَارِكْ لِي فِيْمَا رَزَقْتَنِي﴾ (اے اللہ! میرے گناہ بخش دے، میرے گھر میں وسعت عطا فرما اور

تَارِبَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِيْبِكَ خَيْرِ خَلْقٍ كُلِّهِمْ



جو رزق تو نے مجھے عطا فرمایا ہے اس میں برکت عطا فرما۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے کہ اس میں سے کچھ چھوٹ گیا ہے؟“

(اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی، احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔)

○ ”حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھے حضور نبی اکرم ﷺ نے چند کلمات سکھائے جنہیں میں دُوروں میں پڑھتا ہوں: ﴿اللَّهُمَّ، اغْنِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ، وَغَايِبِي فِيمَنْ غَايَبْتَ، وَتَوَلَّيْ فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ، وَبَارِكْ لِي فِيمَا أَعْطَيْتَ، وَفِي شَرِّ مَا قَضَيْتَ، فَإِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يُقْضَى عَلَيْكَ، وَإِنَّهُ لَا يَذُلُّ مَنْ وَالَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ﴾ (اے اللہ! مجھے اپنے ہدایت یافتہ بندوں میں ہدایت اور غایت یافتہ بندوں میں غایت عطا فرما، مجھے اپنے دوستوں میں ایک دوست بنا، جو رزق تو مجھے عطا فرماتا ہے اسے بابرکت بنا دے، مجھے تقدیر کے شر سے محفوظ رکھ، بیشک تو فیصلہ فرماتا ہے اور تیرے خلاف فیصلہ نہیں ہو سکتا۔ جسے تو نے دوست بنایا وہ کبھی ذلیل نہیں ہوتا۔ اے ہمارے رب! تو برکت والا اور بلند ہے۔)“

(اس حدیث کو امام ترمذی، ابو داؤد، نسائی، دارمی اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔ اور امام حاکم نے بھی فرمایا: یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔)

○ ”حضرت عمر بن الخطاب ؓ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ پر وحی نازل ہوتی تو آپ ﷺ کے چہرہ اقدس کے پاس کھینوں کی جھنڈا ہٹ کی سی آواز سنائی دیتی۔ ایک دن وحی نازل ہوئی ہم کچھ دیر ٹھہرے رہی جب یہ کیفیت ختم ہوئی تو آپ ﷺ نے قبلہ رو ہو کر ہاتھ اٹھائے اور دعا فرمائی: ﴿اللَّهُمَّ، وَذْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا وَأَنْحَرْنَا وَلَا تُهِنَّا، وَأَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا، وَأَيِّرْنَا وَلَا تُؤَيِّرْ عَلَيْنَا وَارْضِنَا وَارْضَ عَنَّا﴾ (اے اللہ! ہمیں زیادہ عطا فرما اور (جو کچھ عطا فرمایا ہے) اُس میں کمی نہ فرما، ہمیں عزت دے، ذلیل نہ کر، ہمیں عطا فرما، محروم نہ رکھ، ہمیں چن لے اور ہم پر کسی دوسرے کو نہ چن،

بَلِّغْ الْعُلَى بِكَمَالِهِ، كَشَفْ الدُّخَى بِجَمَالِهِ، حَسَنْتَ بِمَجِيعَةِ خِصَالِهِ، صَلَّوْا عَلَيْهِ وَآلِهِ

مومن کا ہر لمحہ ربیع الاول ہے 189 نبی کریم ﷺ کی پر نور دعائیں ہمیں راضی رکھ اور ہم سے راضی ہو جا۔)“

(اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث اصح (صحیح تر) ہے اور امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔)

○ ”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ یہ دعا فرماتے: ﴿اللَّهُمَّ اجْعَلْ أَوْسَعَ رِزْقِكَ عَلَيَّ عِنْدَ كَبَرِ سِنِيَّ وَانْقِطَاعِ عُمْرِي﴾ (اے اللہ! تو میرے بڑھاپے اور عمر کے آخری حصے میں مجھے بہت زیادہ فراخ روزی عطا فرما۔)“

(اس حدیث کو امام حاکم، طبرانی اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند حسن ہے۔ اور امام بیہقی نے بھی فرمایا: اس کی اسناد حسن ہے۔ جبکہ امام ابن سیرین نے فرمایا: اس کی سند اور متن دونوں حسن ہیں۔)

○ ”حضرت علی ؓ سے روایت ہے ایک مکاتب (ایسا غلام جو ایک مخصوص رقم ادا کر کے اپنے آقا سے آزادی کا معاہدہ کر لے) نے ان کے پاس آ کر عرض کیا: میں اپنی کتابت ادا کرنے سے عاجز ہوں آپ میری مدد فرمائیے حضرت علی ؓ نے اسے فرمایا: میں تجھے چند ایسے کلمات نہ سکھاؤں جو حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے سکھائے ہیں۔ اگر تجھ پر غم پہاڑ جتنا قرض بھی ہو گا تو اللہ تعالیٰ تیری طرف سے ادا کر دے گا۔ یوں کہا کرو: ﴿اللَّهُمَّ اكْفِنِي بِخَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَأَغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَنْ سُوءِكَ﴾ (یا اللہ! مجھے حلال رزق عطا فرما کہ حرام سے بچا اور اپنے فضل و کرم سے اپنے ماسوا سے بے نیاز فرما دے۔)“

(اس حدیث کو امام ترمذی، احمد، حاکم اور بزار نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے، اور امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے، اور امام مقدسی نے بھی فرمایا: اس کی سند صحیح ہے۔)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ۝ عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ خَلْقِكَ كُلِّهِمْ



○ ”حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے تھے: ﴿اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الْعَدُوِّ وَشِمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ﴾ (اے اللہ! میں قرض کے بوجھ، اور دشمن کے غلبہ اور دشمنوں کی طعن درازی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“

(اس حدیث کو امام نسائی، احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔)

○ ”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میرے پاس حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور فرمایا: کیا تم نے حضور نبی اکرم ﷺ سے وہ دعائی ہے جو آپ ﷺ نے مجھے سکھائی ہے؟ میں نے کہا: وہ کونسی دعا ہے؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ ایسی دعا ہے جو حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام اپنے اصحاب کو سکھاتے تھے۔ آپ نے فرمایا: اگر تم میں سے کسی پر سونے کا ایک پہاڑ قرض ہو اور وہ اس دعا کے ساتھ اللہ خالی کو پکارے تو اللہ تعالیٰ اس کا قرض چکا دے گا (وہ دعا یہ ہے): ﴿اللَّهُمَّ، فَارِجِ الْهَمَّ كَاشِفِ الْغَمِّ مُجِيبِ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّينَ رَحْمَانَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَرَحِيمُهُمَا أَنْتَ قَرَحْنِي فَأَرْحَمْنِي بِرَحْمَةٍ تَغْنِيْنِي بِهَا عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ﴾ (اے اللہ! اے غم کو دور کرنے والے! مجبوروں کی التجاء سننے والے! دنیا و آخرت کے رحمان و رحیم! تو ہی مجھے پر رحم فرماتا ہے۔ سو (اب بھی) تو ہی مجھ پر رحمت فرما۔ ایسی رحمت جس کے ذریعے تو مجھے اپنے سوا ہر ایک کی نوازشوں سے بے نیاز فرما دے۔) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھ پر کچھ قرض باقی تھا اور مجھے قرض سے سخت نفرت تھی، سو میں یہ دعا پڑھ کر (اللہ تعالیٰ سے) التجاء کیا کرتا تھا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے نوازا اور میری طرف سے اس قرض کی ادائیگی کا سبب پیدا کر دیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا (اپنا واقعہ) بیان کرتی ہیں کہ حضرت أسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کا ایک دینار اور تین درہم میرے ذمہ قرض تھے۔ وہ میرے گھر آئیں تو میں ان کا قرض ادا کرنے کی استطاعت نہ رکھنے کی وجہ سے ان کی طرف براہ راست دیکھنے سے بھی شرمندگی محسوس کر رہی تھی۔ تب میں نے اس دعا کو پڑھنا بَلِّغِ الْعُلَى بِحَمْدِهِ۔ كَشَفَ الدُّخَانِ بِحَمْدِهِ۔ حَسَنَتْ بِحَمْدِهِ خَصَالَهُ۔ صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ

شروع کیا تو کچھ ہی عرصہ میں اللہ تعالیٰ نے مجھے ایسا رزق عطا فرمایا جو نہ تو مجھ پر صدقہ کیا گیا تھا اور نہ ہی میراث تھی جس کی میں وارث تھی۔ پس اللہ تعالیٰ نے اسے میری طرف سے ادا فرما دیا اور اس مال میں سے کچھ میں نے اپنے گھر والوں کو بھی دیا اور اسی میں سے میں نے (اپنے بھائی) حضرت عبد الرحمن کی بیٹی کے لئے تین اوقیہ چاندی کا زیور بھی بنایا اور پھر بھی اس مال میں سے ہمارے لئے اچھا خاصا بیج گیا۔“

(اس حدیث کو امام حاکم، بزار اور مردی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: امام بخاری نے عبد اللہ بن عمر میری کو قابل حجت مانا ہے۔ اور یہ حدیث صحیح ہے۔)

### آيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

۱. فَادْكُرُونِيْ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنَ ○

(البقرة، ۲: ۱۵۲)

”سو تم مجھے یاد کیا کرو میں تمہیں یاد رکھوں گا اور میرا شکر ادا کیا کرو اور میری ناشکری نہ کیا کرو۔“

۲. تَوَلِّجِ الْاَيْلَ فِي النَّهَارِ وَتَوَلِّجِ النَّهَارَ فِي الْاَيْلِ وَتُخْرِجِ الْحَيَّ مِنَ الْمَمِيْتِ وَتُخْرِجِ الْمَمِيْتِ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ○

(آل عمران، ۳: ۲۷)

”تو ہی رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور تو ہی زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے اور مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے اور جسے چاہتا ہے بغیر حساب کے (اپنی نوازشات سے) بہرہ اندوز کرتا ہے۔“

۳. اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاءُ وَيَقْدِرُ ۚ وَفَرِحُوا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ

وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ ○ (الرعد، ۱۳: ۲۶)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ۖ عَلَى حَبِيْبِكَ خَيْرِ خَلْقٍ كُلِّهِمْ



”اللہ جس کے لیے چاہتا ہے رزق کشادہ فرما دیتا ہے اور (جس کے لیے چاہتا ہے) شک کر دیتا ہے، اور وہ (کافر) دنیا کی زندگی سے بہت سرور ہیں، حالاں کہ دنیوی زندگی آخرت کے مقابلہ میں ایک حقیر متاع کے سوا کچھ بھی نہیں“

۴. وَاللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضُكُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ فِي الرِّزْقِ ۖ فَمَا الَّذِينَ فُضِّلُوا بِرَآءِي رِزْقِهِمْ عَلَىٰ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَهُمْ فِيهِ سَوَاءٌ ۖ أَفَبِنِعْمَةِ اللَّهِ يَجْحَدُونَ ۝ (النحل، ۷۱:۱۶)

”اور اللہ نے تم میں سے بعض کو بعض پر رزق (کے درجات) میں فضیلت دی ہے (تاکہ وہ تمہیں حکم انفاق کے ذریعے آزمائے)، مگر جن لوگوں کو فضیلت دی گئی ہے وہ اپنی دولت (کے کچھ حصہ کو بھی) اپنے زیر دست لوگوں پر نہیں لوٹاتے (یعنی خرچ نہیں کرتے) حالاں کہ وہ سب اس میں (بنیادی ضروریات کی حد تک) برابر ہیں، تو کیا وہ اللہ کی نعمتوں کا انکار کرتے ہیں“

۵. وَلَوْلَا إِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَاءَ اللَّهُ ۖ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ۚ إِنَّ تَرَنِّ اَنَا أَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَوَلَدًا ۝ (الكهف، ۳۹:۱۸)

”اور جب تو اپنے باغ میں داخل ہوا تو تو نے کیوں نہیں کہا: ”ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ“ (وہی ہونا ہے جو اللہ چاہے کسی کو کچھ طاقت نہیں مگر اللہ کی مدد سے)، اگر تو (اس وقت) مجھے مال و اولاد میں اپنے سے کم تر دیکھتا ہے (تو کیا ہوا)“

۶. وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا ۚ قُلْ مَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ ۚ وَاللَّهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ ۝ (الجمعة، ۱۱:۶۲)

”اور جب انہوں نے کوئی تجارت یا کھیل تماشا دیکھا تو (اپنی حاجت مندی اور

بَلَّغَ الْعُلَىٰ بِكَمَالِهِ ۖ كَشَفَ الدُّخَىٰ بِجَمَالِهِ ۖ حَسَنَتْ جَمِيعُهُ خِصَالِهِ ۖ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَآلِهِ

معاشی تنگی کے باعث) اس کی طرف بھاگ کھڑے ہوئے اور آپ کو (خطبہ میں) کھڑے چھوڑ گئے، فرما دیجئے: جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ کھیل سے اور تجارت سے بہتر ہے اور اللہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے“

۷. وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا ۚ وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۚ وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ بَالِغُ أَمْرِهِ ۚ قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ۝ (الطلاق، ۳:۶۵-۲)

”اور جو اللہ سے ڈرتا ہے وہ اس کے لیے (دنیا و آخرت کے رنج و غم سے) نکلنے کی راہ پیدا فرما دیتا ہے اور اسے ایسی جگہ سے رزق عطا فرماتا ہے جہاں سے اس کا گمان بھی نہیں ہوتا، اور جو شخص اللہ پر توکل کرتا ہے تو وہ (اللہ) اسے کافی ہے، بے شک اللہ اپنا کام پورا کر لینے والا ہے، بے شک اللہ نے ہر شے کے لیے اندازہ مقرر فرما رکھا ہے“

۸. فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ۖ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا ۝ يُرْسِلُ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا ۝ وَيُمْدِدْكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَيَجْعَلْ لَكُمْ جَنَّتٍ وَيَجْعَلْ لَكُمْ أَنْهَارًا ۝ (نوح، ۷۱:۱۰-۱۲)

”پھر میں نے کہا کہ تم اپنے رب سے بخشش طلب کرو، بے شک وہ بڑا بخشنے والا ہے اور تم پر بڑی زوردار بارش بھیجے گا اور تمہاری مدد اموال اور اولاد کے ذریعے فرمائے گا اور تمہارے لیے باغات آگائے گا اور تمہارے لیے نہریں جاری کر دے گا“

۹. لَا تَلْفِ قُرَيْشٍ ۖ إِلَيْهِمْ رِحْلَةُ الْبَيْتَاءِ وَالصَّيْفِ ۚ فَلْيَعْبُدُوا رَبَّ هَذَا الْبَيْتِ ۚ الَّذِي أَطْعَمَهُمْ مِنْ جُوعٍ وَآمَنَهُمْ مِنْ خَوْفٍ ۝ (قریش، ۱:۱۰۶-۴)

”قریش کو رغبت دلانے کے سبب سے انہیں سردیوں اور گرمیوں کے

تَارِبَ صَلٍّ وَ سَلِّمْ دَائِبًا أَبَدًا ۖ عَلَىٰ حَبِيبِكَ خَيْرٌ خَلْقٍ كُلِّهِمْ



(تجارتی) سفر سے مانوس کر دیا۔ پس انہیں چاہئے کہ اس گھر (خانہ کعبہ) کے رب کی عبادت کریں (تاکہ اس کی شکر گزاری ہو)۔ جس نے انہیں بھوک (یعنی فقر و فاقہ کے حالات) میں کھانا دیا (یعنی رزق فراہم کیا) اور (دشمنوں کے) خوف سے امن بخشا (یعنی محفوظ و مامون زندگی سے نوازا)۔“

۱۰۔ اَرَأَيْتَ الَّذِي يُكَذِّبُ بِالْإِيمَانِ ۚ فَذَلِكَ الَّذِي يَدْعُ الْيَتِيمَ ۖ وَلَا يَحْضُ عَلَىٰ طَعَامِ الْمُسْكِينِ ۖ فَوَيْلٌ لِلْمُصَلِّينَ ۚ الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ ۚ الَّذِينَ هُمْ يُرَآءُونَ ۖ وَيَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ ۖ

(الماعون، ۱۰۷: ۱-۷)

”کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا جو دین کو جھٹلاتا ہے؟ تو یہ وہ شخص ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے (یعنی یتیموں کی حاجات کو رد کرتا اور انہیں حق سے محروم رکھتا ہے) اور محتاج کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہیں دیتا (یعنی معاشرے سے غریبوں اور محتاجوں کے معاشی استحصال کے خاتمے کی کوشش نہیں کرتا)۔ پس انہوں (اور خرابی) ہے ان نمازیوں کے لیے جو اپنی نماز (کی روح) سے بے خبر ہیں (یعنی انہیں محض حقوق اللہ یاد ہیں حقوق العباد بھلا بیٹھے ہیں)۔ وہ لوگ (عبادت میں) دکھلاوا کرتے ہیں (کیوں کہ وہ خالق کی رسی بندگی بجا لاتے ہیں اور پسپائی ہوئی مخلوق سے بے پروائی برت رہے ہیں) اور وہ برتنے کی معمولی سی چیز بھی مانگے نہیں دیتے۔“

۱۱۔ اِنَّا اَعْطَيْنَكَ الْكَوْثَرَ ۚ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۚ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۚ

(الکوثر، ۱۰۸: ۱-۳)

”بے شک ہم نے آپ کو (ہر خیر و فضیلت میں) بے انتہا کثرت بخش ہے۔ پس آپ اپنے رب کے لیے نماز پڑھا کریں اور قربانی دیا کریں (یہ ہدیہ تشکر ہے)۔ بے شک آپ کا دشمن ہی بے نسل اور بے نام و نشان ہوگا۔“

بَلِّغْهُمُ الْعِلْمَ بِكَمَالِهِ ۖ كَشَفْ الدُّجَىٰ بِجَمَالِهِ ۖ حَسَنْتَ جَمِيعَ خَصَالِهِ ۖ صَلَّوْا عَلَيْهِ وَآلِهِ

﴿أَخْلَاقٌ وَأَحْوَالٌ﴾ کی پاکیزگی کے لئے دعائیں اور اذکار ﴿

○

○ ”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے رات اپنی خالہ اُم المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس گزاری۔ ..... حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے نماز (تہجد) کے لیے اذان دی۔ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے (نیند سے اٹھ کر) نماز (تہجد) ادا فرمائی اور وضو نہ فرمایا اور آپ ﷺ اپنی دعا میں فرما رہے تھے: ﴿اللَّهُمَّ، اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا، وَفِي بَصِيرَتِي نُورًا، وَفِي سَمْعِي نُورًا، وَفِي بَصِيرَتِي نُورًا، وَفِي سَمْعِي نُورًا، وَفِي بَصِيرَتِي نُورًا، وَفِي سَمْعِي نُورًا، وَفِي بَصِيرَتِي نُورًا، وَفِي سَمْعِي نُورًا، وَفِي بَصِيرَتِي نُورًا﴾ (اے اللہ! میرے دل میں نور، میری نگاہ میں نور، میری سماعت میں نور، میرے دائیں نور، میرے بائیں نور، میرے اوپر نور، میرے نیچے نور، میرے آگے نور اور میرے پیچھے نور پیدا کر دے اور مجھے نور بنا دے۔) راوی کُریب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے سات چیزوں کا ذکر فرمایا۔ (فرماتے ہیں کہ) میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ایک شخص سے ملا تو اس نے مزید یہ الفاظ ذکر کیے: ﴿عَصَبِي وَلَحْمِي وَدَمِي وَشَعْرِي وَبَشَرِي﴾ (اے اللہ! میرے پھوس، میرے گوشت، میرے خون، میرے بالوں اور میری جلد) (کو بھی نور بنا دے۔) نیز دو حصلتیں اور بیان کیں۔ ”یہ حدیث متفق علیہ ہے۔“

○ ”حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں تم سے صرف وہی کچھ بیان کرتا ہوں جو حضور نبی اکرم ﷺ فرمایا کرتے تھے۔ آپ ﷺ ان الفاظ میں دعا کرتے تھے: ﴿اللَّهُمَّ، إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ، وَالْهَرَمِ وَغَذَابِ الْقَبْرِ. اللَّهُمَّ، آتْ نَفْسِي تَقْوَاهَا، وَزَكِّهَا أَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا، أَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا. اللَّهُمَّ، إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ، وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ، وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا﴾ (اے اللہ! میں عجز، سستی، بزدلی، بخل، بڑھاپے اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ! میرے نفس کو تقویٰ عطا

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ۖ عَلَىٰ حَبِيبِكَ خَيْرِ خَلْقٍ كُلِّهِمْ



فرما، اے پاک فرما دے، تو سب سے بہتر پاک فرمانے والا ہے اور تو ہی اس کا ولی اور مولیٰ ہے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں اس علم سے جو نفع نہ دے، اس دل سے جس میں (تیری) خشیت نہ ہو، اس نفس سے جو سیر نہ ہو اور اس دعا سے جو شرف قبولیت سے محروم ہو۔“ (اس حدیث کو امام مسلم، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے)

○ ”حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ان الفاظ میں دعا کیا کرتے تھے: ﴿اللَّهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدَىٰ وَالتَّقْيَ وَالْعَفَا وَالْغِنَى﴾ (اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت، تقویٰ، پاک دامنی اور غنا کا سوال کرتا ہوں)۔“

(اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی، ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔)

○ ”حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ اکثر یہ دعا فرمایا کرتے تھے: ﴿اللَّهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُكَ الصَّحَّةَ، وَالْعِفَّةَ، وَالْإِقَانَةَ، وَحُسْنَ الْخُلُقِ، وَالرِّضَا بِالْقَدْرِ﴾ (اے اللہ! میں تجھ سے صحت، عفت، امانت، حسن خلق اور راضی بہ تقدیر رہنے کا سوال کرتا ہوں)۔“

(اس حدیث کو امام بخاری نے ’الادب المفرد‘ میں، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ اور امام بیہقی نے فرمایا: اس کی سند میں عبد الرحمن بن زیاد بن انعم راوی ہے اسے ثقہ قرار دیا گیا ہے۔ اور دو سندوں میں سے ایک کے بقیہ رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔) ○ ”حضرت عبد اللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ہمیں اور کلمات بھی سکھائے تھے لیکن وہ اس طرح نہیں سکھائے تھے جیسے تشہد سکھایا (اور وہ کلمات یوں ہیں): ﴿اللَّهُمَّ أَلْفَ بَيْنَ قُلُوبِنَا، وَأَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا، وَاهْدِنَا سُبُلَ السَّلَامِ، وَنَجِّنَا مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ، وَجَنِّبْنَا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا، وَمَا بَطَنَ، وَبَارِكْ لَنَا فِي أَسْمَاعِنَا، وَأَبْصَارِنَا، وَقُلُوبِنَا، وَأَزْوَاجِنَا، وَذُرِّيَّاتِنَا، وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ، وَاجْعَلْنَا شَاكِرِينَ لِيُعْمِكَ مُشِينٌ بِهَا بَلَدَ الْعُلَى بِكَمَالِهِ، كَشَفَ الدُّجَى بِجَبَالِهِ، حَسَنَتْ بِجَنَّتِهِ خِصَالِهِ، صَلَّوْا عَلَيْهِ وَآلِهِ

قَابِلِينَهَا وَأَتَمِّهَا عَلَيْنَا﴾ (اے اللہ! ہمارے دلوں میں محبت ڈال اور ہمارے درمیان صلح و صفائی رکھ اور ہمیں سلامتی کے راستے دکھا اور ہمیں اجالے سے اندھیرے کی طرف جانے سے بچا اور ہمیں ظاہری و باطنی بے حیائیوں سے دور رکھ اور ہمارے لئے ہمارے کانوں، ہماری آنکھوں، ہمارے دلوں، ہماری بیویوں اور ہماری اولاد میں برکت عطا فرما اور ہماری توبہ قبول فرما بے شک تو توبہ قبول کرنے والا، بہت رحم فرمانے والا ہے۔ اور ہمیں اپنی نعمت کا شکر ادا کرنے والا اس کی ثناء بیان کرنے والا، اس کا اہل بنا اور اسے ہم پر مکمل فرما)۔“

(اس حدیث کو امام ابو داؤد، ابن ابی شیبہ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث امام مسلم کی شرائط پر صحیح ہے اور امام بیہقی نے بھی فرمایا: اس کی سند جید ہے۔)

○ ”حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا، حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت بیان کرتی ہیں کہ آپ ﷺ اپنے پروردگار سے یہ دعا فرماتے: (اے اللہ! میں تجھ سے بہترین سوال، بہترین دعا، بہترین کامرانی، بہترین عمل، بہترین ثواب، بہترین زندگی اور بہترین موت کی دعا مانگتا ہوں، تو مجھے (حق پر) ثابت قدم رکھ، میری (نیکیوں کے) ترازو (کا پلہ) بھاری فرما، میرے ایمان کو محکم (و مضبوط) فرما، میرے درجات بلند فرما، میری نماز قبول فرما، میری خطائیں معاف فرما اور میں تجھ سے جنت میں بلند درجات کا سوال کرتا ہوں۔

۲۔ ”اے اللہ! میں تجھ سے (تمام) خیر و خوبی کی ابتداؤں کا، خیر و خوبی کی انتہاؤں کا، جامع خیر و خوبی کا، لؤل و آخر خیر کا اور ظاہر و باطن کی خیر کا سوال کرتا ہوں۔

۳۔ ”اے اللہ! میں ہر اس چیز کی خیر کا سوال کرتا ہوں جو میں اختیار کروں اور اپنے ہر فعل و عمل کا اور جو ظاہر ہے اس کی خیر کا بھی اور جو پوشیدہ ہے اس کی خیر کا بھی جو ظاہر ہے، اور میں تجھ سے جنت میں بلند درجات کا سوال کرتا ہوں۔ آمین۔

۴۔ ”اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو میرا ذکر بلند فرما، میرا بوجھ ہلکا فرما، میرا (ہر) کام درست فرما، میرا دل پاک فرما، میری شرمگاہ کی حفاظت فرما، میرے يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِيْبِكَ خَيْرِ خَلْقِي كُلِّهِمْ



لئے میرے دل کو منور فرمادے، اور میرے لئے میرے گناہ بخش دے۔ اور میں تجھ سے جنت میں بلند درجات کا سوال کرتا ہوں۔ آمین۔

۵۔ ”اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو میرے کانوں، میری آنکھوں، میری روح، میرے جسم، میرے اطلاق، میرے گھر بار، میری (پوری) زندگی میں، میری موت میں اور میرے ہر عمل میں میرے لئے برکتیں عطا فرمادے اور تو میری نیکیوں کو قبول فرمائے، اور میں تجھ سے جنت میں بلند درجات کا سوال کرتا ہوں۔ آمین۔“

۵۱ اَللّٰهُمَّ، اِنِّیْ اَسْأَلُكَ خَيْرَ الْمَسْأَلَةِ، وَخَيْرَ الدُّعَاءِ، وَخَيْرَ النَّجَاحِ، وَخَيْرَ الْعَمَلِ، وَخَيْرَ الثَّوَابِ، وَخَيْرَ الْمَمَاتِ، وَتُبِّئْنِیْ وَثِقِلْ مَوَازِئِیْ، وَحَقِّقْ اِیْمَانِیْ، وَارْزُقْ دَرَجَاتِیْ، وَتَقَبَّلْ صَلَاتِیْ، وَاعْفِرْ خَطِیئَتِیْ، وَاسْأَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى مِنَ الْجَنَّةِ.

۵۲ اَللّٰهُمَّ، اِنِّیْ اَسْأَلُكَ فَوَاحِشَ الْخَيْرِ، وَخَوَاتِمَهُ وَجَوَامِعَهُ، وَאוَّلَهُ وَآخِرَهُ، وَظَاهِرَهُ وَبَاطِنَهُ وَالْدَّرَجَاتِ الْعُلَى مِنَ الْجَنَّةِ. آمِیْن.

۵۳ اَللّٰهُمَّ، اِنِّیْ اَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا آتٰی، وَخَيْرَ مَا اَفْعَلَ، وَخَيْرَ مَا اَعْمَلَ، وَخَيْرَ مَا بَطَّنَ، وَخَيْرَ مَا ظَهَرَ، وَالْدَّرَجَاتِ الْعُلَى مِنَ الْجَنَّةِ. آمِیْن.

۵۴ اَللّٰهُمَّ، اِنِّیْ اَسْأَلُكَ اَنْ تَرْفَعَ ذِكْرِیْ، وَتَضَعْ رِزْرِیْ، وَتُصْلِحَ اَمْرِیْ، وَتُطَهِّرَ قَلْبِیْ، وَتُحْصِنَ فَرْجِیْ، وَتُنَوِّرَ لِیْ قَلْبِیْ، وَتَغْفِرَ لِیْ ذَنْبِیْ، وَاسْأَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى مِنَ الْجَنَّةِ. آمِیْن.

۵۵ اَللّٰهُمَّ، اِنِّیْ اَسْأَلُكَ اَنْ تُبَارِكَ لِیْ فِیْ نَفْسِیْ، وَفِیْ سَمْعِیْ، وَفِیْ بَصَرِیْ، وَفِیْ رُوحِیْ، وَفِیْ خُلُقِیْ، وَفِیْ خَلْقِیْ، وَفِیْ اَهْلِیْ، وَفِیْ

بَلَدِ الْعُلَى بِكَمَالِهِ۔ كَشَفَ الدَّخْلِ بِجَمَالِهِ۔ حَسَنَتْ جَمِیعُ خَصَالِهِ۔ صَلَّوْا عَلَیْهِ وَآلِهِ

مَحْيَايَ، وَفِیْ مَمَاتِیْ وَفِیْ عَمَلِیْ، فَتَقَبَّلْ حَسَنَاتِیْ، وَاسْأَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى مِنَ الْجَنَّةِ. آمِیْن.

(اس حدیث کو امام حاکم، طبرانی اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ امام بیہقی نے فرمایا: اس حدیث کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں سوائے محمد بن زہور اور عاصم بن عید کے اور یہ دونوں بھی ثقہ ہیں۔)

• ”حضرت اُمّ معبد رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ دعا فرماتے سنا: ﴿اَللّٰهُمَّ، طَهِّرْ قَلْبِیْ مِنَ الْیَقَاقِ، وَعَمَلِیْ مِنَ الرِّیَاءِ، وَلِسَانِیْ مِنَ الْكُذِبِ، وَعَيْنِیْ مِنَ الْبَغْيَانَةِ، لِاَنْكَ تَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِی الصُّدُوْرُ﴾ (اے اللہ! میرا دل منافقت سے، میرا عمل ریاکاری سے، میری زبان جھوٹ سے اور میری آنکھیں خیانت سے پاک فرمادے، بیشک تو آنکھوں کی خیانت اور جو کچھ دلوں میں چھپا ہے وہ سب جانتا ہے۔)“

(اس حدیث کو امام حکیم ترمذی، دیلمی اور خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔)

### آلَایَاتُ الْقُرْآنِیَّةُ

۱۔ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِكَ وَیُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَیُزَكِّیْهِمْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝

(البقرة: ۱۲۹:۲)  
”اے ہمارے رب! اُن میں اُنہی میں سے (وہ آخری اور برگزیدہ) رسول (ﷺ) مبعوث فرما جو ان پر تیری آیتیں تلاوت فرمائے اور انہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دے (کر داتائے راز بنادے) اور ان (کے نفوس و قلوب) کو خوب پاک صاف کر دے، بے شک تو ہی غالب حکمت والا ہے۔“

يٰۤاَرَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دٰاِیْمًا اَبَدًا ﴿۱﴾ عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ خَلْقٍ كُلِّهِمْ



۲۔ كَمَا أَرْسَلْنَا فِيكُمْ رَسُولًا مِّنْكُمْ يَتْلُوا عَلَيْكُمْ آيَاتِنَا وَيُزَكِّيكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُم مَّا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ ۝

(البقرة، ۱۰۱:۲)

”اسی طرح ہم نے تمہارے اندر تمہیں میں سے (اپنا) رسول بھیجا جو تم پر ہماری آیتیں تلاوت فرماتا ہے اور تمہیں (نفساً و قلباً) پاک صاف کرتا ہے اور تمہیں کتاب کی تعلیم دیتا ہے اور حکمت و دانائی سکھاتا ہے اور تمہیں وہ (اسرار معرفت و حقیقت) سکھاتا ہے جو تم نہ جانتے تھے ۝“

۳۔ الَّذِينَ يُفْقُونَ فِي السَّرائِ وَالصُّرَّاءِ وَالْكَاطِمِينَ الْغَيْظِ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ ۗ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ۝ (آل عمران، ۳: ۱۳۴)

”یہ وہ لوگ ہیں جو فراخی اور تنگی (دونوں حالتوں) میں خرچ کرتے ہیں اور غصہ ضبط کرنے والے ہیں اور لوگوں سے (ان کی غلطیوں پر) درگزر کرنے والے ہیں، اور اللہ احسان کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے ۝“

۴۔ فِيمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللَّهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًا غَلِظَ الْقَلْبُ لَا نَقُضُوا مِنْ حَوْلِكَ ۚ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ ۚ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِينَ ۝

(آل عمران، ۳: ۱۵۹)

”(اے حبیب والا صفات!) پس اللہ کی کیسی رحمت ہے کہ آپ ان کے لیے نرم طبع ہیں اور اگر آپ شدید (اور) سخت دل ہوتے تو لوگ آپ کے گرد سے چھٹ کر بھاگ جاتے، سو آپ ان سے درگزر فرمایا کریں اور ان کے لیے بخشش مانگا کریں اور (اہم) کاموں میں ان سے مشورہ کیا کریں، پھر جب آپ پختہ ارادہ کر لیں تو اللہ پر

بَلِّغِ الْعُلَىٰ بِكَمَالِهِ ۚ كَشَفَ الدُّجَىٰ بِجَمَالِهِ ۚ حَسَنَتْ جَمِيعُ خِصَالِهِ ۚ صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ

بھروسہ کیا کریں، بے شک اللہ توکل والوں سے محبت کرتا ہے ۝“

۵۔ وَعِبَادُ الرَّحْمَنِ الَّذِينَ يَمْشُونَ عَلَى الْأَرْضِ هَوْنًا وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَلَامًا ۝ وَالَّذِينَ يَبِيتُونَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَقِيَامًا ۝

(الفرقان، ۲۵: ۶۴، ۶۵)

”اور (خدائے) رحمان کے (مقبول) بندے وہ ہیں جو زمین پر آہستگی سے چلتے ہیں اور جب ان سے جاہل (اکثر) لوگ (ناپسندیدہ) بات کرتے ہیں تو وہ سلام کہتے (ہوئے الگ ہو جاتے) ہیں ۝ اور (یہ) وہ لوگ ہیں جو اپنے رب کے لیے سجدہ ریزی اور قیام (نیاز) میں راتیں بسر کرتے ہیں ۝“

۶۔ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا ۝ (الأحزاب، ۳۳: ۲۱)

”فی الحقیقت تمہارے لیے رسول اللہ (ﷺ کی ذات) میں نہایت ہی حسین نمونہ (حیات) ہے ہر اُس شخص کے لیے جو اللہ (سے ملنے) کی اور یوم آخرت کی امید رکھتا ہے اور اللہ کا ذکر کثرت سے کرتا ہے ۝“

۷۔ هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۝

”وہی ہے جس نے ان پڑھ لوگوں میں انہی میں سے ایک (با عظمت) رسول (ﷺ) کو بھیجا وہ ان پر اُس کی آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں۔ اور ان (کے ظاہر و باطن) کو پاک کرتے ہیں اور انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتے ہیں بے شک وہ لوگ ان (کے تشریف لانے) سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے ۝“

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ۝ عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ خَلْقِي كُلِّهِمْ



۸. وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقِي عَظِيمٌ ﴿٤٣:٦٨﴾  
 ”اور بے شک آپ عظیم الشان خلق پر قائم ہیں (یعنی آداب قرآنی سے مزین اور اخلاقی اہلیہ سے مشغف ہیں)“

○

فَوَالَّذِينَ بَخِلُوا بِالْإِيمَانِ  
 وہ شخص بخل ہے جس کے سامنے میرا ذکر  
 کیا جائے۔ اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ مُحَمَّدٍ  
 كَمَا صَلَّيْتَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَعَلَىٰ آلِ  
 إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ  
 اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ مُحَمَّدٍ  
 كَمَا بَارَكْتَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَعَلَىٰ آلِ  
 إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ

بَلَّغَ الْعُلَىٰ بِكَمَالِهِ۔ كَشَفَ الدُّجَىٰ بِجَمَالِهِ۔ حَسَنَتْ جَمِيعُ خَصَالِهِ۔ صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ

﴿وسوسوں سے نجات پانے کے لئے دعائیں اور اذکار﴾  
 ○

○ ”حضرت ابو ہریرہ ؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب شیطان تم میں سے کسی کے پاس آتا ہے تو اس کے دل میں یہ خیال پیدا کرتا ہے کہ فلاں چیز کو کس نے پیدا کیا اور فلاں شے کو کس نے پیدا کیا؟ (اور جب یہ دوسوے گہرے ہو جاتے ہیں تو) بالآخر دل میں یہ بات ڈالتا ہے کہ تمہارے رب کو کس نے پیدا کیا ہے؟ جب بات یہاں تک پہنچے تو (شیطان سے پناہ مانگتے ہوئے) اللہ تعالیٰ کے جوار رحمت میں پناہ لینی چاہیے اور ایسے خیالات کو ترک کر دینا چاہیے۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

(امام مسلم، احمد اور ابویعلیٰ کی ایک روایت میں ہے: ”اسے چاہیے کہ وہ یوں کہے: ﴿أَعُوذُ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهِ﴾ (میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا)۔“)

(امام ابو داؤد اور نسائی کی ایک روایت میں ہے: ”تو اس وقت تم یوں کہو: ﴿اللّٰهُ أَخَذَ، اللّٰهُ الصَّمَدُ، لَمْ يَلِدْ، وَلَمْ يُولَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ﴾ (اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے، نہ اس نے کسی کو جنا ہے اور نہ اسے کسی نے جنا ہے اور کوئی ایک بھی اس کی برابری کرنے والا نہیں ہے۔) پھر اپنے بائیں جانب تین دفعہ تھوک دے اور شیطان سے اللہ کی پناہ مانگی چاہئے (یعنی أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ پڑھے)۔“)

○ ”حضرت عثمان بن ابی العاص ؓ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! شیطان میرے اور میری نماز کے درمیان حائل ہو جاتا ہے اور مجھ پر قرأت مشتبہ کر دیتا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: اس شیطان کو خنزب کہا جاتا ہے، جب تم اسے محسوس کرو تو اُس (شیطان) سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو، اور بائیں جانب تین بار تھوک دو۔ حضرت عثمان کہتے ہیں کہ میں نے اس طرح کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس شیطان کو مجھ سے دور کر دیا۔“

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ﴿٥﴾ عَلَىٰ حَبِيبِكَ خَيْرِ خَلْقٍ كُلِّهِمْ



(اس حدیث کو امام مسلم، احمد، عبد الرزاق، اور عبد بن حمید نے روایت کیا ہے۔  
امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔)

○ ”حضرت جیسر بن مطعم ؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک نماز پڑھتے ہوئے حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا (راوی حضرت عمرو نے کہا کہ مجھے یہ معلوم نہیں کہ وہ کونسی نماز تھی) تو آپ ﷺ نے (نماز کے بعد) یہ فرمایا: ﴿اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا، اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا، اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَبِيرًا، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَبِيرًا، وَسُبْحَانَ اللَّهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا، أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ مِنْ نَفْخِهِ وَنَفْثِهِ وَهَمْزِهِ﴾ (اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے۔ اور تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔ اور صبح و شام اللہ تعالیٰ کے لئے ہی پاکی ہے۔ میں شیطان کی لغویات، اس کے تکبر اور اس کے دوسوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں)۔“ فرمایا: نفثہ اُس (شیطان) کی لغویات، نفثہ اُس کا تکبر اور ہمزہ سے مراد اس کے دوسے ہیں۔

(اس حدیث کو امام ابو داود، ابن ماجہ، احمد، ابن حبان اور بزار نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔)

○ ”حضرت ابو زریل کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے (اپنی بے چین قلبی کیفیت کے بارے میں) پوچھتے ہوئے عرض کیا: میرے دل کو کیا ہو گیا ہے؟ آپ نے فرمایا: کیا ہوا ہے؟ میں نے عرض کیا: (ایسی عجیب کیفیت ہے جو کہ) خدا کی قسم! زبان پر نہیں لا سکتا بیان کیا کہ چنانچہ آپ نے مجھ سے فرمایا: کیا کوئی شک واقع ہو گیا ہے؟ راوی کا بیان ہے کہ پھر وہ منہ سے اور فرمایا: اس سے تو کوئی نہیں بچا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے یہ وحی نازل فرمائی: ”(اے سننے والے!) اگر تو اس (کتاب) کے بارے میں ذرا بھی شک میں مبتلا ہے جو ہم نے (اپنے رسول ﷺ کی وساطت سے)

بَلَّغَ الْعِلَى بِكَمَالِهِ، كَشَفَ الدُّجَى بِجَمَالِهِ، حَسَنَتْ تَجَمُّعُ خَصَالِهِ، صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ

تیری طرف اتاری ہے تو (اس کی حقانیت کی نسبت) ان لوگوں سے دریافت کر لے جو تجھ سے پہلے (اللہ کی) کتاب پڑھ رہے ہیں۔“ پھر انہوں نے مجھ سے فرمایا: جب تم اپنے دل میں کوئی دوسرے محسوس کرو تو (یہ آیت) پڑھو: ﴿هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ﴾ (وہی (سب سے) اوّل اور (سب سے) آخر ہے اور (اپنی قدرت کے اعتبار سے) ظاہر اور (اپنی ذات کے اعتبار سے) پوشیدہ ہے، اور وہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے)۔“ (اس حدیث کو امام ابو داود نے روایت کیا ہے۔)

(اس حدیث کی سند کو امام نووی نے ’الأذکار‘ اور امام مقدسی نے ’المختار‘ میں جید قرار دیا ہے اور ابن سیرین نے ’سلاح المؤمن‘ میں فرمایا: راوی ابو زریل کو جن کا نام سہاک بن ولید خنی ہے، امام مسلم نے قابل حجت قرار دیا ہے۔)

○ ”حضرت ابن مسعود ؓ نے حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت بیان کی کہ آپ ﷺ یہ دعا پڑھا کرتے: ﴿اللَّهُمَّ، إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وَهَمْزِهِ وَنَفْخِهِ وَنَفْثِهِ﴾ (اے اللہ! میں شیطان مردود سے، اس کے دوسوں، اس کی لغویات اور اس کے تکبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں)۔“ فرمایا: ہمزہ اس کے دوسے، نفثہ اس کی لغویات اور نفثہ سے مراد اس کا تکبر ہے۔

(اس حدیث کو امام ابن ماجہ، طبرانی، ابویعلیٰ اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔)

○ ”حضرت عثمان بن ابی العاص ؓ نے بیان کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے جب مجھے طائف کا گورنر بنایا تو میرے دل میں اس قسم کے خیالات (اور دوسے) آنے لگے کہ مجھے یہ بھی یاد نہ رہتا کہ کتنی رکعات نماز پڑھی ہے۔ جب میں نے اپنی یہ حالت دیکھی تو سفر کر کے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے مجھے دیکھ کر (عجبا) فرمایا: ابن ابی العاص ہے! میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جی ہاں، آپ ﷺ نے

لَا رِبَّ صَلٍّ وَ سَلَّمَ دَائِمًا أَبَدًا ۖ عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرٌ خَلَقِي كُلِّهِمْ



فرمایا: کیوں آئے ہو؟ میں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) کوئی شے میری نماز میں آتی ہے اور مجھے یہ بھی بھول جاتا ہے کہ میں نے کیا پڑھا ہے۔ یہ سن کر آپ ﷺ نے فرمایا: وہ شیطان ہے میرے قریب آؤ، میں آپ ﷺ کے قریب ادب سے دو زانو بیٹھ گیا۔ کہتے ہیں: پھر آپ ﷺ نے میرے سینہ پر اپنا دست مبارک رکھا اور اپنا لعاب مبارک میرے منہ میں ڈالا اور تین بار فرمایا: اے اللہ کے دشمن! نکل جا، اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: اے عثمان! اب جاؤ اپنا کام کرو۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ رب العزت کی قسم! اُس دن کے بعد پھر کبھی شیطان نے اس قسم کے دوسرے دل میں پیدا نہیں کئے۔“

(اس حدیث کو امام ابن ماجہ، ابن ابی عاصم اور رویانی نے روایت کیا ہے۔ امام کنانی نے فرمایا: اس کی سند صحیح اور رجال ثقہ ہیں۔)

○ ”بعض علماء نے فرمایا: جو شخص وضو میں یا نماز میں یا ان جیسی کسی اور عبادت میں دوسرے میں مبتلا ہو تو اس کے لئے ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ پڑھنا مستحب ہے، کیونکہ شیطان جب ذکر الہی سنتا ہے تو اس سے دور بھاگتا ہے۔ اور ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ تمام اذکار کا سردار (یعنی ذکر کا سب سے بلند اور اعلیٰ درجہ) ہے۔ اسی لئے اس امت کے برگزیدہ بزرگوں، اور سالکین کی تربیت کرنے والوں، اور مریدوں کو ادب سکھانے والے (صوفیاء) نے اس ذکر ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ کو اہل خلوت کے لئے لازم کیا، اور انہیں اس پر مداومت اختیار کرنے کا حکم دیا اور فرمایا: دوسروں کو دور کرنے کا سب سے نفع بخش علاج کثرت سے ذکر الہی کرنا ہے اور سید احمد بن ابی حواری بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام ابو سلیمان دارانی کو دوسرے کی شکایت کی تو انہوں نے فرمایا: جب تم خود کو دوسروں سے آزاد کرنا چاہو تو اسے (یعنی دوسرے کو) محسوس کرتے ہی خوشی و فرحت کا اظہار کرنا شروع کر دو، جوں ہی تم فرحت و سرور کا اظہار کرو گے وہ تم سے دور ہو جائے گا کیونکہ شیطان کو مومن کے فرحت و سرور سے بڑھ کر کوئی چیز ناپسندیدہ نہیں ہے، اور اگر تم اس دوسرے پر غرور ہو کر بیٹھ گئے تو یہ

بَلَّغَ الْعُلَى بِكَمَالِهِ - كَشَفَ الدُّخَى بِجَمَالِهِ - حَسَنَتْ بِمِيعَةِ خَصَالِهِ - صَلَّوْا عَلَيْهِ وَآلِهِ

بڑھ جائے گا۔ (امام نووی فرماتے ہیں:) میں کہتا ہوں: یہ چیز اس بات کی تائید کرتی ہے جو بعض اشرک کرام نے کہی ہے کہ دوسرے میں بس وہی شخص مبتلا ہوتا ہے جس کا ایمان کامل ہو، کیونکہ کوئی بھی چور ویران گھر میں چوری کا ارادہ نہیں کرتا۔“

## آيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

۱. وَقُلْ رَبِّ اعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيْطَانِ ۝ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يُّخَضِرُوْنَ ۝  
(المؤمنون، ۲۳: ۹۷-۹۸)

”اور آپ (دعا) فرمائیے: اے میرے رب! میں شیطانوں کے دوسروں سے تیری پناہ مانگتا ہوں ۝ اور اے میرے رب! میں اس بات سے (بھی) تیری پناہ مانگتا ہوں کہ وہ میرے پاس آئیں ۝“

۲. قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝ وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ ۝ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝  
(الفلق، ۱: ۱۱۳-۵)

”آپ عرض کیجئے کہ میں (ایک) دھماکے سے انتہائی تیزی کے ساتھ (کائنات کو) وجود میں لانے والے رب کی پناہ مانگتا ہوں ۝ ہر اس چیز کے شر (اور نقصان) سے جو اس نے پیدا فرمائی ہے ۝ اور (بالخصوص) اندھیری رات کے شر سے جب (اس کی) ظلمت چھا جائے ۝ اور گربوں میں پھونک مارنے والی جادو گرانیوں (اور جادو گروں) کے شر سے ۝ اور ہر حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے ۝“

۳. قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ مَلِكِ النَّاسِ ۝ اِلٰهِ النَّاسِ ۝ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۝ الَّذِي يُّوَسْوِسُ فِىْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۝ مِنَ الْجِنَّةِ

تَا رَبِّ صَلِّ وَ سَلِّمْ دَالِمًا اَبَدًا ۝ عَلَى حَبِيْبِكَ خَيْرِ خَلْقٍ كُلِّهِمْ



”آپ عرض کیجئے کہ میں (سب) انسانوں کے رب کی پناہ مانگتا ہوں ۝ جو (سب) لوگوں کا بادشاہ ہے ۝ جو (ساری) نسل انسانی کا معبود ہے ۝ دوسرے انداز (شیطان) کے شر سے جو (اللہ کے ذکر کے اثر سے) پیچھے ہٹ کر چھپ جانے والا ہے ۝ جو لوگوں کے دلوں میں دوسرے ڈالتا ہے ۝ خواہ وہ (دوسرے انداز شیطان) جنات میں سے ہو یا انسانوں میں سے ۝“

○

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ ۝  
وَعَلَىٰ آلِكَ وَأَصْحَابِكَ  
يَا حَبِيبَ اللَّهِ ۝

○

بَلِّغْهُ الْعُلَىٰ بِكَمَالِهِ ۚ كَشَفَ الدُّجَىٰ بِجَبَالِهِ ۚ حَسَنَتْ جَمِيعُ خِصَالِهِ ۚ صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ

﴿دین و ایمان پر ثابت قدمی اور طلب خیر و برکت کی دعائیں اور اذکار﴾

○

”حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ اکثر یہ دعا فرمایا کرتے تھے: ﴿اللَّهُمَّ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾ (اے اللہ! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں عذاب جہنم سے بچا)۔“ (یہ حدیث متفق علیہ ہے)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس (رکنِ یمانی) کے ساتھ ستر فرشتے متعین ہیں (اس کے پاس) جو شخص یہ دعا کرے: ﴿اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾ (اے اللہ! میں تجھ سے دنیا و آخرت میں بخشش اور اس و سلامتی کا سوال کرتا ہوں، اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں عذاب جہنم سے بچا)۔ تو وہ فرشتے (اس کی دعا پر) آمین کہتے ہیں۔“

(اس حدیث کو امام ابن ماجہ، فاکہی، طبرانی، دیلمی اور منذری نے روایت کیا اور حسن قرار دیا ہے)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے تھے: ﴿اللَّهُمَّ أَصْلِحْ لِي دِينِي الَّذِي هُوَ عِصْمَةُ أَمْرِي، وَأَصْلِحْ لِي دُنْيَايَ الَّتِي فِيهَا مَعَاشِي، وَأَصْلِحْ لِي آخِرَتِي الَّتِي فِيهَا مَعَادِي، وَاجْعَلْ الْحَيَاةَ زِيَادَةً لِي فِي كُلِّ خَيْرٍ وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِي مِنْ كُلِّ شَرٍّ﴾ (اے اللہ! میرے دین کو درست کر دے جو میرے معاملہ کا محافظ ہے، اور میری دنیا کو درست کر دے جس میں میری روزی ہے، اور میری آخرت کو درست کر دے جس میں میرا تیری طرف لوٹنا ہے اور میری زندگی کو ہر خیر میں میری زیادتی کا سبب بنادے اور میری وفات کو ہر شر سے میرے لئے

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ﴿﴾ عَلٰی حَبِيبِكَ خَيْرِ خَلْقِكَ كُلِّهِمْ



(اس حدیث کو امام مسلم، طبرانی اور بخاری نے ’الادب المفرد‘ میں روایت کیا ہے۔ امام بیہقی نے فرمایا: اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔)

○ ”حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: تمام بنی آدم کے دل (اللہ) رحمن کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ایک دل کی مانند ہیں، وہ جس طرح چاہتا ہے دلوں کو پھیر دیتا ہے۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے یہ دعا فرمائی: ﴿اللَّهُمَّ، مُصْرِفَ الْقُلُوبِ صَرِّفْ قُلُوبَنَا عَلَى طَاعَتِكَ﴾ (اے اللہ! اے دلوں کے پھیرنے والے (رب)! ہمارے دلوں کو اپنی اطاعت کی طرف پھیر دے)۔“

(اس حدیث کو امام مسلم، نسائی، احمد اور بزار نے روایت کیا ہے)

○ ”اور ایک روایت میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں: حضور نبی اکرم ﷺ جب بھی سر انور آسمان کی طرف اٹھاتے تو (بارگاہ الہی میں) عرض کرتے: ﴿يَا مُصْرِفَ الْقُلُوبِ، ثَبِّثْ قُلُوبِي عَلَى طَاعَتِكَ﴾ (اے دلوں کے پھیرنے والے رب! ہمارے دلوں کو اپنی اطاعت کی طرف پھیر دے)۔“

(اس حدیث کو امام نسائی، احمد اور ابویعلیٰ نے روایت کیا ہے)

○ ”اور ایک روایت میں حضرت ابو ہلال رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت حسن رحمہ اللہ جب اپنی گفتگو سے فارغ ہوتے اور (مجلس سے) اٹھنے کا ارادہ کرتے تو (یہ دعا) کرتے: ﴿اللَّهُمَّ، تَرَى قُلُوبَنَا مِنَ الشَّرِّ، وَالْكَبْرِ، وَالنَّفَاقِ، وَالرِّيَاءِ وَالسُّمْعَةِ، وَالرِّيَّةِ، وَالشُّكِّ فِي دِينِكَ، يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ، ثَبِّثْ قُلُوبَنَا عَلَى دِينِكَ وَاجْعَلْ دِينَنَا الْإِسْلَامَ الْقِيمَ﴾ (اے اللہ! تو ہمارے دلوں کو شرک، تکبر، نفاق، ریا، شہرت، شک و شبہ میں مبتلا دیکھتا ہے۔ (ہمیں ان سے محفوظ فرما)۔ اے دلوں کے پھیرنے والے!

بَلِّغِ الْعُلَى بِكَمَالِهِ، كَشَفِ الدُّجَى بِبَهَائِهِ، حَسَنْتَ جَمِيعَ خَصَالِهِ، صَلِّوْا عَلَيْهِ وَآلِهِ

ہمارے دلوں کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ، ہمارا دین (ہمیشہ) دینِ قیم اسلام کو ہی بنا۔“

(اسے امام ابن سعد نے روایت کیا ہے۔)

○ ”حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ اکثر یہ دعا پڑھا کرتے تھے: ﴿يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ، ثَبِّثْ قُلُوبِي عَلَى دِينِكَ﴾ (اے دلوں کے پھیرنے والے رب! میرے دل کو اپنے دین پر ثابت رکھ۔) میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم آپ پر اور آپ کے لائے ہوئے دین پر ایمان لائے کیا آپ کو (اب بھی) ہمارا دین سے پھر جانے کا ڈر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، انسانوں کے دل اللہ تعالیٰ کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان (اس کے قبضہ قدرت میں) ہیں۔ وہ جس طرف چاہے انہیں پھیر دے۔“

(اس حدیث کو امام ترمذی، احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی

نے فرمایا: امام ابوسفیان کی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث صحیح تر ہے۔)

○ ”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے تھے: ﴿رَبِّ اجْنِبْنِي وَلَا تُغْنِ عَنِّي، وَانصُرْنِي وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ، وَامْكُرْ لِي وَلَا تَمْكُرْ عَلَيَّ، وَاهْدِنِي ذِي الْبَيْتِ الْهُدَى لِي. وَانصُرْنِي عَلَى مَنْ بَغَى عَلَيَّ، رَبِّ اجْعَلْنِي لَكَ شُكْرًا، لَكَ ذِكْرًا، لَكَ زُهْدًا، لَكَ مَطْوَعًا، لَكَ مُجْتَبَاً، إِلَيْكَ أَوَاها مُتَبَيِّناً. رَبِّ، تَقَبَّلْ تَوْبَتِي، وَاغْسِلْ خَوْفَتِي. وَأَجِبْ دَعْوَتِي، وَثَبِّثْ حُجَّتِي وَسَدِّدْ لِسَانِي، وَاهْدِ قُلُوبِي، وَاسْلُلْ سَخِيمَةَ صَدْرِي﴾ (اے میرے پروردگار! میری مدد فرما میرے خلاف کسی کی مدد نہ کر، مجھے کامیاب فرما اور میرے خلاف کسی کو کامیابی نہ دے، میرے حق میں تدبیر فرما اور میرے خلاف کسی کی تدبیر کا رگ نہ ہو۔ مجھے ہدایت دے اور اسے میرے لئے آسان فرما۔ مجھ پر زیادتی کرنے والے کے خلاف میری مدد فرما۔ اے میرے پروردگار! تو مجھے اپنا کثرت سے ذکر کرنے والا، شکر گزار، بہت ڈرنے والا

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَدَائِباً أَبَدًا ﴿﴾ عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ خَلْقٍ كُلِّهِمْ



نہایت فرمانبردار، خوب اطاعت کرنے والا، بہت عاجزی کرنے والا، بہت گریہ و زاری کرنے والا اور تیری ہی جانب رجوع کرنے والا بنا دے۔ میری توبہ قبول فرما اور میرے گناہوں کو دھو ڈال۔ میری دعا قبول فرما، میری دلیل کو قائم رکھ، میری زبان کو درست رکھ، میرے دل کو ہدایت پر قائم رکھ اور میرے سینے کی کھوٹ نکال دے۔“

(اس حدیث کو امام ترمذی، ابو داؤد، ابن ماجہ اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام حاکم نے بھی فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔)

○ ”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی (دعاؤں میں سے) یہ دعا بھی تھی: ﴿اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ ذَوَالِ نَعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيعِ سَخَطِكَ﴾ (اے اللہ! میں تیری نعمت کے زوال سے اور تیری عافیت کے پھر جانے سے اور تیرے ناگہانی عذاب سے اور تیری تمام ناراضگیوں سے تیری پناہ میں آتا ہوں)۔“

(اس حدیث کو امام مسلم، ابو داؤد، نسائی اور بخاری نے ’الأدب المفرد‘ میں روایت کیا ہے۔)

○ ”حضرت شداد بن اوس ؓ سے روایت ہے انہوں نے بیان فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ ہمیں یہ کلمات سکھایا کرتے تھے کہ ہم یوں کہا کریں: ﴿اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الْأُمُورِ، وَأَسْأَلُكَ عَزِيمَةَ الرُّشْدِ، وَأَسْأَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ، وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ، وَأَسْأَلُكَ لِسَانًا صَادِقًا، وَقَلْبًا سَلِيمًا، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ، وَأَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ، وَأَسْتَغْفِرُكَ مِمَّا تَعْلَمُ إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ﴾ (اے اللہ! میں تجھے سے ہر کام میں ثابت قدمی، ہدایت میں پختگی، نعمت پر شکر ادا کرنے کی توفیق، حسن عبادت، سچی زبان اور قلب سلیم کا سوال کرتا ہوں۔ اور ہر اس شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں جسے تو جانتا ہے۔ اور ہر اس خیر کا طالب ہوں جو تیرے علم میں ہے اور ہر

بَلِّغْ الْعُلَى بِكَمَالِهِ، كَشَفْ الدُّجَى بِجَمَالِهِ، حَسَنْتَ جَمِيعُ خَصَالِهِ، صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ

اس گناہ سے تیری بخشش چاہتا ہوں جسے تو جانتا ہے۔ بے شک تو ہر چھپی بات کا خوب جاننے والا ہے۔“

(اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔)

○ ”حضرت عبد اللہ بن مسعود ؓ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے تھے: ﴿اللَّهُمَّ احْفَظْنِي بِالْإِسْلَامِ قَائِمًا، وَاحْفَظْنِي بِالْإِسْلَامِ قَائِمًا، وَاحْفَظْنِي بِالْإِسْلَامِ رَاقِدًا، وَلَا تُشِمِّتْ بِي غَدُورًا خَاسِدًا، وَاللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ خَزَائِنُهُ بِيَدِكَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ كُلِّ شَرٍّ خَزَائِنُهُ بِيَدِكَ﴾ (اے اللہ! کھڑے، بیٹھے اور لیٹے (ہر حال میں) مجھے اسلام پر قائم رکھ، اور میری مصیبت پر میرے حاسد دشمن کو خوش نہ کر۔ اور اے اللہ! میں تجھ سے تمام خوبیاں اور بھلائیاں مانگتا ہوں جن کے خزانے تیرے ہاتھ میں ہیں اور میں تمام برائیوں سے تیری پناہ لیتا ہوں جن کے خزانے تیرے ہاتھ میں ہیں)۔“

(اس حدیث کو امام حاکم، ابن حبان، ابن ابی عاصم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث امام بخاری کی شرائط پر صحیح ہے۔)

○ ”حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے یہ دعا فرمائی: ﴿اللَّهُمَّ، انْفَعْنِي بِمَا عَلَّمْتَنِي وَعَلِّمْنِي مَا يَنْفَعُنِي وَزِدْنِي عِلْمًا الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ خَالٍ وَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ خَالِ أَهْلِ النَّارِ﴾ (یا اللہ! مجھے جو علم تو نے عطا فرمایا ہے اسے میرے لئے نفع بخش بنا دے اور مجھے (مزید) نفع بخش علم عطا فرما۔ اور میرے علم میں اضافہ فرما۔ ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر ہے اور میں اہل دوزخ کے حال سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں)۔“

(اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ، نسائی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے اور امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث امام مسلم کی

لَا رَبَّ صَلِيٍّ وَ سَلَمٌ دَائِبًا أَبَدًا ﴿﴾ عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرُ خَلْقِي كُلِّهِمْ



شرائط پر صحیح ہے۔)

○ ”حضرت علیؓ سے مروی ہے۔ آپ نے بیان فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے (یہ) دعا سکھائی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یوں کہو: ﴿اللَّهُمَّ، افْتَحْ مَسَامِعَ قَلْبِي لِذِكْرِكَ، وَارْزُقْنِي طَاعَتَكَ، وَطَاعَةَ رَسُولِكَ، وَعَمَلًا بِكِتَابِكَ﴾ (اے اللہ! اپنے ذکر کے لئے میرے دل کے کان کھول دے اور مجھے اپنی اور اپنے رسول ﷺ کی اطاعت اور اپنی کتاب پر عمل کی توفیق عطا فرما۔)

(اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔)

○ ”حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت سلمانؓ کو بھلائی کی وصیت کی اور فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کا نبی چاہتا ہے کہ تجھے ایسے کلمات عطا فرمائے جن کا تو رحمان سے سوال کرے گا، اور ان کے بارے میں تو اللہ تعالیٰ کی رغبت اختیار کرے گا اور ان کے ذریعے تو دن رات دعا مانگے گا۔ پھر آپ ﷺ نے دعا (ان الفاظ میں) بیان فرمائی: ﴿اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ صِحَّةَ إِيْمَانٍ وَإِيْمَانًا فِي خُلُقِي حَسَنٍ وَنَجَاحًا يَنْتَعِلُهُ فَلَاحٌ، يَغْنِي وَرَحْمَةً مِنْكَ وَعَافِيَةً وَمَغْفِرَةً مِنْكَ وَرِضْوَانًا﴾ (اے اللہ! میں تجھ سے ایمان کی صحت، اچھے اخلاق میں ایمان، اور ایسی کامیابی کا سوال کرتا ہوں جس کے بعد فلاح عافیت اور تیری مغفرت اور خوشنودی ہے۔)

(اس حدیث کو امام احمد، نسائی، طبرانی اور ابن راہویہ نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اور امام بیہقی نے فرمایا: اس کے راوی ثقہ ہیں۔)

○ ”حضرت بُر بن ارقطہ القرظیؓ روایت فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو (یہ) دعا فرماتے سنا: ﴿اللَّهُمَّ، أَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا وَأَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْآخِرَةِ﴾ (اے اللہ! ہمارے تمام معاملات کا انجام احسن طریقے سے فرما، اور ہمیں دنیا کی ندامت اور آخرت کے عذاب سے بچا۔)

بَلِّغْ الْعُلَى بِكَمَالِهِ، كَشَفْ الدُّجَى بِجَبَالِهِ، حَسَنْتَ جَمِيعَ خَصَالِهِ، صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ

(اس حدیث کو امام احمد، ابن حبان، ابن ابی عاصم اور امام بخاری نے ’التاریخ الأوسط‘ اور ’التاریخ الکبیر‘ میں روایت کیا ہے۔)

○ ”حضرت نواس بن سمان الکلابیؓ سے مروی ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا: ہر (شخص کا) دل اللہ تعالیٰ کی دو انگلیوں کے بیچ میں ہے، خواہ وہ اسے سیدھا رکھے خواہ وہ اسے ٹیڑھا کر دے۔ اور حضور نبی اکرم ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے تھے: ﴿يَا مُنِيتَ الْقُلُوبِ، ثَبِّثْ قُلُوبَنَا عَلَى دِينِكَ﴾ (اے دلوں کے قائم رکھنے والے! ہمارے دلوں کو بھی اپنے دین پر قائم رکھ۔) اور فرمایا: میزان اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے، وہ کچھ قوموں کو (ان کے اچھے اعمال کے باعث) عروج عطا فرماتا ہے اور کچھ اقوام کو (ان کے ناپسندیدہ اعمال کے باعث) قیامت تک پست فرماتا رہے گا۔“

(اس حدیث کو امام ابن ماجہ، نسائی، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث امام مسلم کی شرائط پر صحیح ہے اور امام کنانی نے فرمایا: اس کی سند صحیح ہے۔)

○ ”حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے تھے: ﴿اللَّهُمَّ، بِعِلْمِكَ الْغَيْبِ، وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ، أَحْيِي مَا عَلِمْتُ الْحَيَاةَ خَيْرًا لِي، وَتَوَفَّنِي إِذَا عَلِمْتُ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِي، وَأَسْأَلُكَ خَشْيَتِكَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَكَلِمَةَ الْإِخْلَاصِ فِي الرِّضَا وَالْغَضَبِ، وَأَسْأَلُكَ نَعِيمًا لَا يَنْفَدُ، وَقُرَّةَ عَيْنٍ لَا تَنْقَطِعُ، وَأَسْأَلُكَ الرِّضَاءَ بِالْقَضَاءِ، وَبَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ، وَلَذَّةَ النَّظَرِ إِلَى وَجْهِكَ، وَالشُّوقَ إِلَى لِقَائِكَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ ضَرَاءٍ مُضِرَّةٍ وَفِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ، اللَّهُمَّ، زَيِّنَا بِزِينَةِ الْإِيْمَانِ وَاجْعَلْنَا هَذِهِ مُهْتَدِينَ﴾ (اے اللہ! اپنے علم غیب، اور مخلوق پر اپنی قدرت کے واسطے، مجھے اس وقت تک زندہ رکھ جب تک تو جانتا ہے کہ زندگی میرے لیے بہتر ہے، اور مجھے موت عطا کر جب تو جانے کہ موت میرے حق میں بہتر ہے۔ میں حاضر و غیب میں تجھ سے تیری خشیت، رضا و غضب میں کلمہ اخلاص کا

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ۞ عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ خَلْقِي كُلِّهِمْ



سوال کرتا ہوں۔ میں تجھ سے ایسی نعمت کا سوال کرتا ہوں جو کبھی ختم نہ ہو، اور آنکھ کی ٹھنڈک کا سوال کرتا ہوں جو کبھی بھی منقطع نہ ہو۔ اور تیرے فیصلے پر رضا کا سوال کرتا ہوں اور موت کے بعد پرسکون زندگی کا، اور تیرے دیدار کی لذت کا اور تیری ملاقات کے اشتیاق کا سوال کرتا ہوں۔ اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں ہر نقصان دہ مصیبت اور ہر گمراہ کن فتنہ سے۔ اے اللہ! ہمیں ایمان کی زینت سے مزین کر اور ہمیں ہدایت دینے والے اور ہدایت یافتہ بنا۔“

(اس حدیث کو امام نسائی، عبد الرزاق، ابن ابی شیبہ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔)

### الآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

۱. رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمِينَ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُسْلِمَةً لَكَ وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ○ (البقرة، ۱۲۸:۲)

”اے ہمارے رب! ہم دونوں کو اپنے حکم کے سامنے جھکنے والا بنا اور ہماری اولاد سے بھی ایک امت کو خاص اپنا تابع فرمان بنا اور ہمیں ہماری عبادت (اور حج کے) قواعد بتا دے اور ہم پر (رحمت و مغفرت) کی نظر فرما، بے شک تو ہی بہت توبہ قبول فرمانے والا مہربان ہے۔“

۲. رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَثَبِّثْ أَقْدَامَنَا وَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ○ (البقرة، ۲۵۰:۲)

”اے ہمارے پروردگار! ہم پر صبر میں وسعت ارزانی فرما اور ہمیں ثابت قدم رکھ اور ہمیں کافروں پر غلبہ عطا فرما۔“

۳. رَبَّنَا لَا تَزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً ۖ بَلَّغَ الْعِلْمَ بِكُمَالِهِ ۖ كَشَفَ الدُّجَىٰ بِجَمَالِهِ ۖ حَسَنَتْ جَمِيعُ خِصَالِهِ ۖ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَآلِهِ

إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ ○ (آل عمران، ۸۰:۳)

”اے ہمارے رب! ہمارے دلوں میں کبھی پیدا نہ کر اس کے بعد کہ تو نے ہمیں ہدایت سے سرفراز فرمایا ہے اور ہمیں خاص اپنی طرف سے رحمت عطا فرما، بے شک تو ہی بہت عطا فرمانے والا ہے۔“

۴. رَبَّنَا آمَنَّا بِمَا أَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُولَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ ○ (آل عمران، ۵۳:۳)

”اے ہمارے رب! ہم اس کتاب پر ایمان لائے جو تو نے نازل فرمائی اور ہم نے اس رسول کی اتباع کی سو ہمیں (حق کی) گواہی دینے والوں کے ساتھ لکھ لے۔“

۵. رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَإِسْرَافَنَا فِي أَمْرِنَا وَثَبِّثْ أَقْدَامَنَا وَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ○ (آل عمران، ۱۴۷:۳)

”اے ہمارے رب! ہمارے گناہ بخش دے اور ہمارے کام میں ہم سے ہونے والی زیادتیوں سے درگزر فرما اور ہمیں (اپنی راہ میں) ثابت قدم رکھ اور ہمیں کافروں پر غلبہ عطا فرما۔“

۶. رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَتَوَقَّفْنَا مُسْلِمِينَ ○ (الأعراف، ۱۲۶:۷)

”اے ہمارے رب! تو ہم پر صبر کے سرچشمے کھول دے اور ہم کو (ثابت قدم سے) مسلمان رہتے ہوئے (دنیا سے) اٹھا لے۔“

۷. رَبِّ اذْخُلْنِيْ مُدْخِلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا ○ (الإسراء، ۸۰:۱۷)

”اے میرے رب! مجھے سچائی (خوشنودی) کے ساتھ داخل فرما (جہاں بھی داخل فرماتا ہو) اور مجھے سچائی (و خوشنودی) کے ساتھ باہر لے آ (جہاں سے بھی لاتا ہو) اور مجھے اپنی جانب سے مددگار غلبہ و قوت عطا فرما دے۔“

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِبًا اَبَدًا ۖ عَلَى حَبِيْبِكَ خَيْرِ خَلْقٍ كُلِّهِمْ



۸. رَبَّنَا إِنَّا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً وَهَبْتَ لَنَا مِنْ أَمْرِنَا رَشَدًا ۝

(الکھف، ۱۸: ۱۰۰)

”اے ہمارے رب! ہمیں اپنی بارگاہ سے رحمت عطا فرما اور ہمارے کام میں راہ یابی (کے اسباب) مہیا فرما“

○

مَوْلَايَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا  
عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ  
مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالثَّقَلَيْنِ  
وَالْفَرِيقَيْنِ مِنْ عَرَبٍ وَمِنْ عَجَمٍ  
هُوَ الْحَبِيبُ الَّذِي تَرْتَجِي شَفَاعَتُهُ  
لِكُلِّ هَوَلٍ مِنَ الْاَهْوَالِ مُقْتَحِمٍ  
يَا اَكْرَمُ الْخَلْقِ مَالِي مِنَ الْوُذْبِ  
سَوَالِكِ عِنْدَ حُلُولِ الْحَادِثِ الْاَمَمِ  
يَا رَبِّ بِالنُّصْطَةِ بَلَغْ مَقَاصِدَنَا  
وَاعْفِرْ لَنَا مَا مَضَى يَا بَارِي السَّمِ

بَلِّغِ الْعَالِيَ بِكَمَالِهِ كَفَّفِ الدُّجَى بِجَمَالِهِ حَسِّنْ جَمِيعَ خِصَالِهِ صَلِّوْا عَلَيْهِ وَآلِهِ

﴿قُطْ سَالِي، تِيزْ آندھمی، آسمانی بجلی اور بارش برسنے کے وقت کی﴾

دعائیں اور اذکار

○

• ”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ لوگ روتے ہوئے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے (اور قُطْ سَالِی سے نجات کے لیے دعا کی درخواست کی) تو آپ ﷺ نے دعا فرمائی: ﴿اللَّهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيثًا مَرِيئًا مَرِيئًا نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ غَاجِلًا غَيْرَ آجِلٍ﴾ (اے اللہ! ہم پر (ایسی) بارش برسا جو ضرورت کو پوری کرے، اچھے انجام والی، سبزہ اگانے والی، نقصان سے مبرا اور نفع مند ہو، جو جلد برسنے والی، دیر نہ کرنے والی ہو) راوی کا بیان ہے کہ اسی وقت انہیں بادلوں نے گھیر لیا (اور خوب بارش ہوئی)۔“

(اس حدیث کو امام ابو داؤد، ابن خزیمہ اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔)

• ”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ لوگوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بارش نہ ہونے کی شکایت کی تو آپ ﷺ کے حکم پر عید گاہ میں منبر رکھ دیا گیا اور ایک مقررہ دن میں لوگ باہر نکل آئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: سورج نظر آتے ہی رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لے آئے اور منبر پر جلوہ افروز ہوئے آپ ﷺ نے تکبیر کہی اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی پھر فرمایا: تم نے اپنے علاقوں کی خشک سالی اور مدت سے بارش نہ ہونے کی شکایت کی ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم فرمایا ہے کہ اُس کی بارگاہ میں دعا کرو اور اس نے تم سے وعدہ فرمایا ہے کہ تمہاری دعا کو شرف قبولیت بخشے گا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ دعا فرمائی: ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الرَّحْمَانِ الرَّحِيمِ مَا لَيْكَ يَوْمَ الدِّينِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ اللَّهُمَّ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ أَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَا أَنْزَلْتَ يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا﴾ عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ خَلْقٍ كُلِّهِمْ



لَنَا قُوَّةٌ وَبَلَاغًا إِلَى حَيْثُ نَشَاءُ (سب تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کی پرورش فرمانے والا، نہایت مہربان بہت رحم فرمانے والا، اور روز جزا کا مالک ہے، اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے، اے اللہ! تو ہی اللہ ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، (اے اللہ!) تو ہی غنی ہے اور ہم (تیری بارگاہ میں) تہی دست (آئے) ہیں۔ ہم پر بارش نازل فرما اور ایسی بارش برسا جو ایک مدت تک ہمیں قوت اور فائدہ دے۔) پھر آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ مبارک بلند فرمائے اور برابر بلند کرتے رہے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگی، پھر آپ ﷺ نے لوگوں کی جانب پیٹھ کر کے اپنی چادر الٹ لی اور ہاتھ اٹھائے ہوئے تھے پھر لوگوں کی جانب متوجہ ہوئے نیچے اترے اور دو رکعتیں پڑھائیں تو اللہ تعالیٰ نے بادل ظاہر فرما دیے جن میں گرج اور چمک ہوئی پھر وہ بادل اللہ تعالیٰ کے حکم سے برسنے لگے ابھی آپ ﷺ مسجد نبوی تک نہیں پہنچے تھے کہ نالیاں چلنے لگیں۔ جب حضور نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کی (بارش سے بچنے کے لیے) تیزی دیکھی تو ہنس پڑے یہاں تک کہ دندان مبارک نظر آنے لگے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہر ایک شے پر قادر ہے اور بے شک میں اس کا بندہ اور رسول ہوں۔“

(اس حدیث کو امام ابو داؤد، ابن حبان اور طحاوی نے روایت کیا ہے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا: اس حدیث کی سند عمدہ ہے اور امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث شریفین (بخاری و مسلم) کی شرائط پر صحیح ہے۔)

○ ”حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے روایت کیا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ بارش کی دعا ان الفاظ میں فرماتے: اَللّٰهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَبَهَائِمَكَ وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ وَاخْجِ بَلَدَكَ الْمَيِّتَ (اے اللہ! اپنے بندوں اور اپنے چوپایوں کو سیراب فرما اور اپنی رحمت پھیلا دے اور اپنے مردہ شہروں کو حیات بخش دے۔)“

بَلَّغَةُ الْعُلَى بِكَمَالِهِ۔ كَشَفَ الدُّجَى بِجَمَالِهِ۔ حَسَنَتْ جَمِيعُ خَصَالِهِ۔ صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ

(اس حدیث کو امام ابو داؤد، عبد الرزاق، ابن سعد اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام عسقلانی نے فرمایا: یہ حدیث حضرت عمرو بن شعیب سے مرسل روایت کی گئی ہے اور امام ابن حبان نے انہیں ’النفحات‘ میں روایت کیا ہے۔)

○ ”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی صحابی، حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں آپ کی خدمت میں ایسی قوم کی جانب سے حاضر ہوا ہوں جن کے چرواہوں کے پاس کوئی توشہ نہیں اور ان کا کوئی زر جانور (کمزوری کی وجہ سے) حرم نہیں اچھالتا (یعنی اس شخص نے قحط سالی کی شکایت کی) تو آپ ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی پھر یہ دعا فرمائی: اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا مَرْيَتَنَا طَبَقًا مَرِيغًا عَذَقًا عَاجِلًا غَيْرَ رَائِبٍ (اے اللہ! ہمیں پانی پلا، زمین کو بھرنے والا (جس سے تالاب و ندیاں بھر جائیں) خوب برسنے والا، جلد برسنے والا نہ کہ تاخیر سے برسنے والا، جو نفع مند ہو، نقصان دہ نہ ہو۔) پھر آپ ﷺ منبر سے نیچے تشریف لے آئے اس کے بعد جس جانب سے بھی کوئی آتا یہی کہتا کہ ہمارے ہاں بارش ہوئی ہے۔“

(اس حدیث کو امام ابن ماجہ، ابن ابی شیبہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام کنانی نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح اور رجال ثقہ ہیں۔)

○ ”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ جب زور کی آندھی آتی تو حضور نبی اکرم ﷺ (یہ دعا) فرماتے: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَخَيْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِهِ، (اے اللہ! میں تجھ سے اس (بارش) کی خیر کا، جو اس میں ہے اس کی خیر کا اور جس کے ساتھ یہ بھیجی گئی ہے اس کی خیر کا سوال کرتا ہوں، اور میں اس کے شر سے، جو اس میں ہے اُس کے شر سے اور جس شر کے ساتھ یہ بھیجی گئی ہے اُس سے تیری پناہ چاہتا ہوں)۔“

(اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی، ابن ماجہ اور نسائی نے روایت کیا ہے اور امام

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ﷺ عَلَى حَبِيْبِكَ خَيْرِ خَلْقِكَ كُلِّهِمْ



حاکم نے فرمایا: یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے اور امام بیہقی نے بھی فرمایا: اس حدیث کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

○ ”حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: آندھی اللہ تعالیٰ کے حکم سے آتی ہے جو کبھی رحمت لے کر آتی ہے اور کبھی عذاب، سو جب تم اسے دیکھو تو برا نہ کہو بلکہ اللہ تعالیٰ سے اس کی بھلائی مانگو اور اس کی برائی سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو۔“

(اس حدیث کو امام ابو داود، ابن ماجہ، نسائی اور بخاری نے ’الأدب المفرد‘ اور ’التاریخ الکبیر‘ میں روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔)

○ ”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب آسمان کے کنارے سے اُبر اُٹھتا ہوا دیکھتے تو کام کاج چھوڑ دیتے خواہ نماز میں ہی کیوں نہ ہوتے اور فرماتے: ﴿اللَّهُمَّ، إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا﴾ (اے اللہ! میں اس کے شر سے تیری پناہ لیتا ہوں۔) اگر بارش ہونے لگتی تو فرماتے: ﴿اللَّهُمَّ، صَيِّبًا هَيِّئْنَا﴾ (اے اللہ! خوشگوار اور (نفع مند) بارش عطا فرما۔)“

(اس حدیث کو امام ابو داود، ابن ماجہ، احمد اور عبد الرزاق نے روایت کیا ہے۔)

○ ”حضرت عامر بن عبد اللہ بن زبیر ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما جب کبھی آسمانی کڑک کی آواز سنتے تو اپنی بات منقطع کر دیتے اور فرماتے: ﴿وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ وَالْمَلَائِكَةُ مِنْ خِيفَتِهِ﴾ (جھلیوں اور بادلوں کی) گرج (یا اس پر متعین فرشتے) اور تمام فرشتے اس کے خوف سے اس کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں۔“ پھر فرماتے: یہ اہل زمین کے لئے سخت وعید ہے۔“

(اس حدیث کو امام مالک، بخاری نے ’الأدب المفرد‘ اور احمد نے ’الزهد‘ میں روایت کیا ہے۔)

بَلِّغِ الْعُلَى بِكَمَالِهِ - كَشَفَ الدُّجَى بِجَمَالِهِ - حَسَنَتْ جَمِيعُ خَصَالِهِ - صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ

○ ایک روایت میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ جس نے آسمانی کڑک کی آواز سنی اور یہ کہا: ﴿سُبْحَانَ الَّذِي يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ وَالْمَلَائِكَةُ مِنْ خِيفَتِهِ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾ ”پاک ہے وہ ذات! (جھلیوں اور بادلوں کی) گرج (یا اس پر متعین فرشتے) اور تمام فرشتے اس کے خوف سے اس کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔“ (ان کلمات کو کہنے کے بعد) پھر اگر اس شخص کو آسمانی بجلی نے نقصان پہنچایا تو اس کی دیت میرے ذمہ ہے۔“

(اسے امام سعید بن منصور نے روایت کیا ہے۔)

○ ”ایک روایت میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم حضرت عمر بن خطاب ؓ کے ساتھ ایک سفر میں تھے تو ہمیں سخت کڑک، بجلی اور بادلوں نے آ لیا، تو حضرت کعب ؓ نے ہمیں کہا کہ جس شخص نے آسمانی بجلی کی کڑک کی آواز سن کر یہ آیت تین دفعہ پڑھی: ﴿وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ وَالْمَلَائِكَةُ مِنْ خِيفَتِهِ﴾ (جھلیوں اور بادلوں کی) گرج (یا اس پر متعین فرشتے) اور تمام فرشتے اس کے خوف سے اس کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں۔“ تو وہ اس آسمانی بجلی کی کڑک میں جو کچھ ہے اس سے عافیت میں رہے گا۔ پھر میں (ایک دن) حضرت عمر بن الخطاب ؓ سے راستے میں کسی جگہ ملا تو کیا دیکھا کہ ایک اولاد ان کی ناک کو لگا اور وہاں نشان ڈال دیا۔ میں نے کہا: اے امیر المومنین! یہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: اولہ جو میرے ناک پر لگا ہے اس نے وہاں نشان ڈال دیا ہے تو میں نے عرض کیا: حضرت کعب ؓ نے جب آسمانی کڑک کی آواز سنی تو ہمیں کہا کہ جو شخص آسمانی بجلی کی کڑک سن کر یہ آیت پڑھے: ﴿وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ وَالْمَلَائِكَةُ مِنْ خِيفَتِهِ﴾ (جھلیوں اور بادلوں کی) گرج (یا اس پر متعین فرشتے) اور تمام فرشتے اس کے خوف سے اس کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں۔“ تو وہ اس (نقصان دہ) چیز سے عافیت میں رہے گا جو اس آسمانی بجلی کی کڑک میں ہے۔ ہم نے یہ پڑھا تھا تو ہم عافیت میں رہے۔ تب حضرت عمر فاروق ؓ نے فرمایا: تم نے مجھے کیوں

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِبًا أَبَدًا ۖ عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ خَلْقِي كُلِّهِمْ



نہیں بتایا تاکہ ہم بھی یہ دعا پڑھتے (اور اُولے سے محفوظ رکھتے)؟“

(اس حدیث کو امام طبرانی اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔)

○ ”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب گرج اور کڑک کی آواز سنتے تو یہ دعا فرماتے: ﴿اللَّهُمَّ، لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَغَافِلًا قَبْلَ ذَلِكَ﴾ (یا اللہ! ہمیں اپنی ناراضگی سے ہلاک نہ کرنا اور نہ ہی اپنے عذاب سے ہلاک کرنا، اور ہمیں اس سے قبل ہی معاف فرما دینا)۔“

(اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی، احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔)

○ ”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب بارش دیکھتے تو یہ دعا فرماتے: ﴿اللَّهُمَّ، صَيِّبًا نَافِعًا﴾ (اے اللہ! ہمیں نفع مند بارش عطا فرما)۔“ (اس حدیث کو امام بخاری، نسائی، احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔)

## آيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

۱. إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلُوكِ الَّتِي تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ وَمَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ مَّاءٍ فَأَخْبَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيهَا مِنْ كُلِّ دَابَّةٍ وَتَضْرِيفِ الرِّيْحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ (البقرة، ۲: ۱۶۴)

”بے شک آسمانوں اور زمین کی تخلیق میں اور رات دن کی گردش میں اور ان جہازوں (اور کشتیوں) میں جو سمندر میں لوگوں کو نفع پہنچانے والی چیزیں اٹھا کر چلتی ہیں

بَلِّغِ الْعُلَى بِكَمَالِهِ - كَشَفِ الدُّجَى بِجَمَالِهِ - حَسَنَتْ جَمِيعُ خَصَالِهِ - صَلَوَاتُ عَلَیْهِ وَآلِهِ

اور اس (بارش) کے پانی میں جسے اللہ آسمان کی طرف سے اتارتا ہے پھر اس کے ذریعے زمین کو مُردہ ہو جانے کے بعد زندہ کرتا ہے (وہ زمین) جس میں اس نے ہر قسم کے جانور پھیلا دیے ہیں اور ہواؤں کے رُخ بدلنے میں اور اس بادل میں جو آسمان اور زمین کے درمیان (حکم الہی کا) پابند (ہو کر چلتا) ہے (ان میں) عقلمندوں کے لیے (قدرت الہی کی بہت سی) نشانیاں ہیں۔“

۲. وَهُوَ الَّذِي يُرْسِلُ الرِّيْحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ ۖ حَتَّىٰ إِذَا أَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنَهُ لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ فَأَنْزَلْنَا بِهِ الْمَاءَ فَأَخْرَجْنَا بِهِ مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ ۚ كَذَٰلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتَىٰ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ (الأعراف، ۷: ۵۷)

”اور وہی ہے جو اپنی رحمت (یعنی بارش) سے پہلے ہواؤں کو خوشخبری بنا کر بھیجتا ہے، یہاں تک کہ جب وہ (ہوائیں) بھاری بھاری بادلوں کو اٹھا لاتی ہیں تو ہم ان (بادلوں) کو کسی مُردہ (یعنی بے آب و گیاہ) شہر کی طرف ہانک دیتے ہیں پھر ہم اس (بادل) سے پانی برساتے ہیں پھر ہم اس (پانی) کے ذریعے (زمین سے) ہر قسم کے پھل نکالتے ہیں۔ اسی طرح ہم (روزِ قیامت) مُردوں کو (قبروں سے) نکالیں گے تاکہ تم نصیحت قبول کرو۔“

۳. هُوَ الَّذِي يُرِيكُمْ الْبَرْقَ خَوْفًا وَطَمَعًا وَيُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ ۖ وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ وَالْمَلَائِكَةُ مِنْ خِيفَتِهِ وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيبُ بِهَا مَنْ يَشَاءُ وَهُمْ يُجَادِلُونَ فِي اللَّهِ وَهُوَ شَدِيدُ الْمِحَالِ (الرعد، ۱۳: ۱۳-۱۴)

”وہی ہے جو تمہیں (کبھی) ڈرانے اور (کبھی) امید دلانے کے لیے بجلی دکھاتا ہے اور (کبھی) بھاری (گھنے) بادلوں کو اٹھاتا ہے (بجلیوں اور بادلوں کی) گرج (یا اس پر متعین فرشتے) اور تمام فرشتے اس کے خوف سے اس کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں،

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِبًا أَبَدًا ۖ عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ خَلْقٍ كُلِّهِمْ



اور وہ کڑکتی بجلیاں بھیجتا ہے پھر جس پر چاہتا ہے اسے گرا دیتا ہے، اور وہ (کفار قدرت کی ان نشانیوں کے باوجود) اللہ کے بارے میں بھگڑا کرتے ہیں، اور وہ سخت تدبیر و گرفت والا ہے۔“

۴۔ وَأَرْسَلْنَا الرِّيحَ لَوَاقِحَ فَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَسْقَيْنَاكُمُوهُ وَمَا أَنْتُمْ لَهُ بِخَازِنِينَ (الحجر، ۱۵: ۲۲)

”اور ہم ہواؤں کو بادلوں کا بوجھ اٹھائے ہوئے بھیجتے ہیں پھر ہم آسمان کی جانب سے پانی اتارتے ہیں پھر ہم اسے تم ہی کو پلاتے ہیں اور تم اس کے خزانے رکھنے والے نہیں ہو۔“

۵۔ وَاضْرِبْ لَهُم مَّثَلِ الْحَيَوةِ الدُّنْيَا كَمَاءٍ أَنْزَلْنَاهُ مِنَ السَّمَاءِ فَاخْتَلَطَ بِهِ نَبَاتُ الْأَرْضِ فَأَصْبَحَ هَشِيمًا تَذْرُوهُ الرِّيحُ وَكَانَ اللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا (الكهف، ۱۸: ۴۵)

”اور آپ انہیں دنیوی زندگی کی مثال (بھی) بیان کیجئے (جو) اس پانی جیسے ہے جسے ہم نے آسمان کی طرف سے اتارا تو اس کے باعث زمین کا سبزہ خوب گھٹنا ہو گیا پھر وہ سوکھی گھاس کا چورا بن گیا جسے ہوائیں اڑا لے جاتی ہیں، اور اللہ ہر چیز پر کامل قدرت والا ہے۔“

۶۔ وَهُوَ الَّذِي أَرْسَلَ الرِّيحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ وَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَهُورًا (الفرقان، ۲۵: ۴۸)

”اور وہی ہے جو اپنی رحمت (کی بارش) سے پہلے ہواؤں کو خوشخبری بنا کر بھیجتا ہے، اور ہم ہی آسمان سے پاک (صاف کرنے والا) پانی اتارتے ہیں۔“

۷۔ اللَّهُ الَّذِي يُرْسِلُ الرِّيحَ فَتُبْرِزُ سَحَابًا فَيَسْطُوهُ فِي السَّمَاءِ كَيْفَ بَلَّغَ الْعُلَى بِكَمَالِهِ- كَشَفَ الدُّجَى بِجَمَالِهِ- حَسَنَتْ جَمِيعُهُ خِصَالِهِ- صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ

﴿دَم کے لئے پڑھے جانے والے اذکار﴾

○

○ ”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ اپنے مرض وصال میں معوذات (یعنی سورۃ فلق اور سورۃ الناس) پڑھ کر اپنے اوپر دم فرمایا کرتے تھے، اور جب تکلیف زیادہ ہوگئی تو میں یہی سورتیں پڑھ کر آپ ﷺ پر دم کیا کرتی تھی اور بابرکت ہونے کے باعث آپ ﷺ کا (اپنا) دست اقدس آپ ﷺ (کے جسم اقدس) پر پھیرا کرتیں۔ میں (امام معمر) نے (امام ابن شہاب) الزہری سے پوچھا کہ آپ دم کس طرح کیا کرتے تھے؟ فرمایا: سورتیں پڑھ کر اپنے ہاتھوں پر پھونک مار کر انہیں اپنے چہرے پر پھیر لیا کرتے۔“ (یہ حدیث متفق علیہ ہے۔)

○ ”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ کے اہل خانہ میں سے کوئی بیمار ہو جاتا تو آپ ﷺ اس پر معوذات (یعنی سورۃ فلق اور سورۃ الناس) پڑھ کر دم فرماتے، جب آپ ﷺ مرض وصال میں مبتلا تھے تو میں آپ ﷺ پر (معوذات سے) دم کرتی اور آپ ﷺ کے دست اقدس کو آپ ﷺ کے جسم مبارک پر پھیرتی، کیونکہ آپ ﷺ کے دست مبارک میں میرے ہاتھوں سے زیادہ برکت تھی۔“

(یہ حدیث متفق علیہ ہے مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔)

○ ”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ دم کرتے وقت (یہ الفاظ) فرمایا کرتے تھے: ﴿تُرْبَةُ أَرْضِنَا، وَرَيْقَةُ بَعْضِنَا، يُشْفَى سَقَمُنَا، بِإِذْنِ رَبِّنَا﴾ (ہماری زمین کی مٹی اور ہم میں سے بعض کا (بابرکت) لعاب دہن سے، ہمارے پروردگار کے حکم سے، ہمارے مریض کو شفا ملتی ہے)۔“

(یہ حدیث متفق علیہ ہے۔)

○ ”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ جب ہم میں سے کوئی شخص بیمار

بَلَغَ الْعُلَى بِكَمَالِهِ- كَشَفَ الدُّجَى بِجَمَالِهِ- حَسَنَتْ جَمِيعُهُ خِصَالِهِ- صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ



يَشَاءُ وَيَجْعَلُهُ كَسَفًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلَالِهِ فَإِذَا أَصَابَ بِهِ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ إِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُونَ ﴿٤٨﴾ (الروم، ٣٠: ٤٨)

”اللہ ہی ہے جو ہواؤں کو بھیجتا ہے تو وہ بادل کو ابھارتی ہیں پھر وہ اس (بادل) کو فضاے آسمانی میں جس طرح چاہتا ہے پھیلا دیتا ہے پھر اسے (متفرق) ٹکڑے (کر کے تہ بہ تہ) کر دیتا ہے، پھر تم دیکھتے ہو کہ بارش اس کے درمیان سے نکلتی ہے پھر جب اس (بارش) کو اپنے بندوں میں سے جنہیں چاہتا ہے پہنچا دیتا ہے تو وہ فوراً خوش ہو جاتے ہیں۔“

۸۔ وَاللَّهُ الَّذِي أَرْسَلَ الرِّيحَ فَتُبِيرُ سَحَابًا فُسْفَنُهُ إِلَى بَلَدٍ مَيِّتٍ فَأَحْيَيْنَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ كَذَلِكَ النُّشُورُ ﴿٩٠﴾ (فاطر، ٣٥: ٩٠)

”اور اللہ ہی ہے جو ہواؤں کو بھیجتا ہے تو وہ بادل کو ابھار کر اکٹھا کرتی ہیں پھر ہم اس (بادل) کو خشک اور بے ہستی کی طرف سیرابی کے لیے لے جاتے ہیں، پھر ہم اس کے ذریعے اس زمین کو اس کی مردنی کے بعد زندگی عطا کرتے ہیں، اسی طرح (مردوں کا) جی اٹھنا ہو گا۔“

۹۔ وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً مُبْرَكًا فَأَنْبَتْنَا بِهِ جَنَّتٍ وَوَحَّبَ الْحَصِيدَ ﴿٥٠﴾ (ق، ٥٠: ٩٠)

”اور ہم نے آسمان سے بابرکت پانی برسایا پھر ہم نے اس سے باغات اُگائے اور کھیتوں کا غلہ (بھی)۔“

۱۰۔ فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا ۝ يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا ۝ وَيُمْدِدْكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَيِّنٍ وَيَجْعَلْ لَكُمْ جَنَّتٍ وَيَجْعَلْ لَكُمْ أَنْهَارًا ﴿٧١-١٢﴾ (نوح، ٧١-١٢)

”پھر میں نے کہا کہ تم اپنے رب سے بخشش طلب کرو، بے شک وہ بڑا بخشنے والا ہے۔ وہ تم پر بڑی زوردار بارش بھیجے گا اور تمہاری مدد اموال اور اولاد کے ذریعے فرمائے گا اور تمہارے لیے باغات اُگائے گا اور تمہارے لیے نہریں جاری کر دے گا۔“

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِبًا أَبَدًا ۝ عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ خَلْقٍ كُلِّهِمْ

ہوتا تو حضور نبی اکرم ﷺ اس پر اپنا دایاں ہاتھ پھیرتے پھر (یہ کلمات ادا) فرماتے: ﴿أَذْهَبَ النَّاسَ رَبِّ النَّاسِ وَأَشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا﴾ (اے انسانوں کے پروردگار! تکلیفوں کو دور کر دے، شفا عطا فرما دے، بے شک تو ہی شفا عطا فرمانے والا ہے، تیری شفاء کے سوا اور کوئی شفا نہیں ہے، ایسی شفا عطا فرما جو بیماری کو بالکل ختم کر دے)۔“ (یہ حدیث متفق علیہ ہے، مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔)

۵۔ ”حضرت عثمان بن ابی العاصؓ اٹھکی بیٹھ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضور

نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں اپنی تکلیف بیان کی کہ جب سے وہ اسلام لائے ہیں ان کے جسم میں درد رہتا ہے، حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارے جسم میں جہاں درد ہے اس جگہ ہاتھ رکھو اور تین بار بسم اللہ اور سات بار (یہ کلمات) کہو: ﴿أَعُوذُ بِاللَّهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أُجِدُّ وَأُحَاذِرُ﴾ (میں اللہ تعالیٰ کی ذات اور قدرت سے اس چیز کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جسے میں (ڈرانے والا) پاتا ہوں اور جس سے میں ڈرتا ہوں)۔“

(اس حدیث کو امام مسلم، ابن ماجہ، نسائی، مالک اور احمد نے روایت کیا ہے۔)

۷۔ امام ترمذی اور ابوداؤد نے یہ الفاظ بیان فرمائے: ”حضرت عثمان بن ابی العاصؓ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں ایسے شدید درد میں مبتلا تھا جو مجھے ہلاک کیے جا رہی تھی۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (درد کی جگہ) سات مرتبہ دایاں ہاتھ پھیرو اور یوں کہو: ﴿أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللَّهِ وَقُدْرَتِهِ وَسُلْطَانِهِ مِنْ شَرِّ مَا أُجِدُّ﴾ (میں اللہ تعالیٰ کی عزت، قدرت اور غلبہ کے ساتھ اس درد کے شر سے پناہ چاہتا ہوں)۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے ایسا ہی کیا تو درد فوراً رفع ہو گیا۔ اور اب میں ہمیشہ اپنے گھر والوں اور دوسرے لوگوں کو بھی اسی بات کا حکم دیتا ہوں۔“

(امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔)

۷۔ ”حضرت ابو سعیدؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت جبرائیلؑ حضور نبی

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِبًا أَبَدًا ۝ عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ خَلْقٍ كُلِّهِمْ



اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا: یا محمد! کیا آپ بیمار ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! حضرت جبرائیل نے یہ کلمات کہے: ﴿يَا سَمِ اللَّهُ أَرْفِقْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ أَوْ عَيْنٍ حَاسِدٍ اللَّهُ يَشْفِيكَ يَا سَمِ اللَّهُ أَرْفِقْكَ﴾ (اللہ کے نام کے ساتھ میں آپ کو دم کرتا ہوں، ہر ایذا اور تکلیف دینے والی چیز کے شر سے اور ہر نفس اور ہر حسد والی آنکھ کے ضرر سے، اللہ تعالیٰ آپ کو شفا عطا فرمائے گا، میں اللہ کے نام کے ساتھ آپ کو دم کرتا ہوں)۔“

(اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی، ابن ماجہ، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔)

○ ”اور ایک روایت میں اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ بیمار ہوتے تو جبرائیل علیہ السلام آ کر آپ ﷺ کو دم کرتے اور یہ کلمات کہتے: ﴿يَا سَمِ اللَّهُ يَبْرِئِكَ وَمِنْ كُلِّ دَاءٍ يَشْفِيكَ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ وَشَرِّ كُلِّ ذِي عَيْنٍ﴾ (اللہ کے نام سے، وہ آپ کو تندرست کرے گا، اور ہر بیماری سے شفا عطا کرے گا اور حسد کرنے والے حاسد کے ہر شر سے اور نظر لگانے والی آنکھ کے ہر شر سے آپ کو اپنی پناہ میں رکھے گا)۔“

(اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔)

○ ”اور ایک روایت میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ میری عیادت کے لئے تشریف لائے اور مجھ سے فرمایا: کیا میں تمہیں وہ دعا پڑھ کر دم نہ کروں جو حضرت جبرائیل علیہ السلام میرے پاس لائے ہیں! میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیوں نہیں، میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، تو آپ ﷺ نے تین بار یہ دم فرمایا: ﴿يَسْمِ اللَّهُ أَرْفِقْكَ وَاللَّهُ يَشْفِيكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ فِيكَ، وَمِنْ شَرِّ النِّفَاقَاتِ فِي الْعَقْدِ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ﴾ (اللہ تعالیٰ کے نام سے میں تجھے دم کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ تجھے ہر اس بیماری سے نجات دلائے جو تجھ میں ہے اور تجھے شفاء دے گا تنہوں

بَلَّغَ الْعُلَى بِكَمَالِهِ۔ كَشَفَ الدُّجَى بِجَمَالِهِ۔ حَسَنَتْ جَمِيعُ خَصَالِهِ۔ صَلَّوْا عَلَيْهِ وَآلِهِ

میں پھونکیں مارنے والیوں کے شر سے اور ہر حاسد کے حسد سے جب وہ حسد کرے)۔“

(اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور نسائی نے روایت کیا ہے۔)

○ ”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو مسلمان بندہ کسی ایسے بیمار کی عیادت کرے جس کی موت کا وقت قریب نہ ہو اور سات بار یوں کہے: ﴿أَسْأَلُ اللَّهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ أَنْ يَشْفِيكَ إِلَّا غُوفِي﴾ (میں اللہ بزرگ و برتر اور عرش عظیم کے رب سے سوال کرتا ہوں کہ وہ تجھے شفاء عطا فرمائے)۔ تو مریض تندرست ہو جاتا ہے۔“

(اس حدیث کو امام ترمذی، ابو داؤد، نسائی اور بخاری نے ’الادب المفرد‘ میں روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔ اور امام حاکم نے بھی فرمایا: یہ حدیث امام بخاری کی شرائط پر صحیح ہے۔)

○ ”حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے سنا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جس کو کوئی تکلیف ہو یا اس کا کوئی مسلمان بھائی اس سے اپنی بیماری کی شکایت کرے تو (وہ یوں) کہے: ﴿رَبَّنَا اللَّهُ الَّذِي فِي السَّمَاءِ تَقَدَّسَ اسْمُكَ أَمْرُكَ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ خَمَّا رَحِمْتِكَ فِي السَّمَاءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَكَ فِي الْأَرْضِ اغْفِرْ لَنَا خُوتَنَا وَخَطَايَانَا أَنْتَ رَبُّ الطَّيِّبِينَ أَنْزِلْ رَحْمَةً مِنْ رَحْمَتِكَ وَشِفَاءً مِنْ شِفَائِكَ عَلَى هَذَا التَّوَجُّعِ﴾ (ہمارا رب اللہ ہے جس کی حکومت آسمانوں میں بھی ہے۔ (اے اللہ!) تیرا نام پاک ہے۔ تیرا حکم آسمانوں اور زمین میں ہے۔ تیری رحمت جیسی آسمانوں میں ہے ویسی ہی زمین میں بھی عطا فرما، ہماری غلطیوں اور خطاؤں کو معاف فرما تو پاک لوگوں کا رب ہے۔ اپنی رحمت میں سے رحمت اور اپنی شفا میں سے شفا اس تکلیف پر نازل فرما (تاکہ یہ تندرست ہو جائے)۔ تو وہ شخص شفا یاب ہو جائے گا۔“

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا ﴿﴾ عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ خَلْقِكَ



(اسے امام ابو داود، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔)

○ ”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ بخار اور ہر قسم کے درد میں ان الفاظ کے ساتھ دعا مانگنے کی تعلیم فرماتے: ﴿بِسْمِ اللَّهِ الْكَبِيرِ أَعُوذُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عَرَقٍ نَعَارٍ وَمِنْ شَرِّ خَرِّ النَّارِ﴾ (اللہ تعالیٰ بڑائی والے کے نام سے، ہر پھڑکنے والی رگ اور دوزخ کی گرمی کے شر سے عظمت والے رب کی پناہ چاہتا ہوں)۔“

(اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ، عبد الرزاق اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔)

○ ”حضرت سہل بن حنیف ؓ سے مروی ہے، آپ فرماتے ہیں کہ میں ایک ندی کے پاس سے گزرا تو میں نے اس میں اتر کر نہا لیا۔ جب میں باہر نکلا تو مجھے بخار ہو گیا۔ اس بات کی خبر حضور نبی اکرم ﷺ کو پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ابو ثابت کو تعویذ لینے کا حکم دو۔ (صحابی حضرت سہل بن حنیف سے روایت کرنے والی تابعیہ حضرت رباب بیان کرتی ہیں کہ) میں نے (حضرت سہل بن حنیف ؓ سے) عرض کیا: میرے آقا! کیا دم سے بھی فائدہ ہو جاتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: دم صرف نظر بد، سانپ کے ڈسے اور بچھو کے کانٹے کا ہوتا ہے۔“ (امام ابو داود نے فرمایا: الحمۃ سانپ وغیرہ زہریلے جانور کا کاٹ)۔“

(اس حدیث کو امام ابو داود اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔)

○ ”حضرت انس بن مالک ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ یا آپ ﷺ کے اہل خانہ میں سے یا آپ ﷺ کے اصحاب میں سے کسی کو اگر آشوب چشم

بَلَغَ الْعُلَى بِكَمَالِهِ۔ كَشَفَ الدُّخَانُ بِجَمَالِهِ۔ حَسَنَتْ جَمِيعُ خَصَالِهِ۔ صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ

ہو جاتا تو وہ ان کلمات سے دعا کرتے: ﴿اللَّهُمَّ مَنِّعِي بِنُصْرِي وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنِّي وَأَرِنِي فِي الْعَذَابِ قَارِي وَأَنْصُرْنِي عَلَى مَنْ ظَلَمَنِي﴾ (اے اللہ! مجھے میری نگاہ سے لطف اندوز کر اور اس کو میرا وارث بنا، اور مجھے اپنے دشمن کا انتقام دکھا اور جس نے مجھ پر ظلم کیا اس پر میری مدد فرما)۔“

(اس حدیث کو امام حاکم، ابن السنی اور حکیم ترمذی نے روایت کیا ہے۔)

○ ”حضرت علی ؓ بیان فرماتے ہیں کہ جس نے چھینک سن کر یہ کہا: ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ عَلَى كُلِّ خَالٍ﴾ (ہر حال میں جو بھی ہو تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں) تو وہ داڑھ اور کان کا درد کبھی نہیں پائے گا۔“

(اس حدیث کو امام بخاری نے ’الادب المفرد‘ میں اور حاکم نے روایت کیا ہے۔)

○ ”حضرت علی ؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک رات حضور نبی اکرم ﷺ نماز ادا فرما رہے تھے کہ آپ ﷺ نے اپنا دست اقدس زمین پر رکھا تو اس پر ایک بچھو نے ڈس لیا، رسول اللہ ﷺ نے اسے اپنے نعلین مبارک سے مار ڈالا، پھر جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: بچھو پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو کہ وہ نمازی، غیر نمازی اور نبی اور غیر نبی کسی کو بھی بلا امتیاز ڈسنے سے باز نہیں آتا پھر آپ ﷺ نے پانی اور نمک منگوا کر انہیں ایک برتن میں حل فرمایا اور پھر اسے اپنی اس انگلی پر ڈالنا شروع کر دیا جہاں پر بچھو نے ڈسا تھا اور اس پر اپنا دست اقدس پھیرنے لگے اور اس انگلی پر آپ ﷺ معوذتین پڑھ کر دم فرمانے لگے۔“

(اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے مختصر اور ابن ابی شیبہ، بیہقی اور طبرانی نے روایت کیا اور مذکورہ الفاظ ابن ابی شیبہ کے ہیں۔)

○ امام طبرانی اور بیہقی کی روایت میں ہے کہ امام ابن فضیل نے حضرت مطرف سے روایت کی، انہوں نے یہ ذکر نہیں کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اس بچھو کو مار دیا۔

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِبًا أَبَدًا ﴿يَا عَلِيُّ حَبِيبِكَ خَيْرُ خَلْقٍ كُلِّهِمْ﴾



(صرف اتنا بیان کیا کہ) حضور نبی اکرم ﷺ نے پانی اور نمک منگولیا اور پھر آپ ﷺ نے اس انگشت مبارکہ پر اپنا دست اقدس پھیرنا شروع کیا اور ساتھ یہ (سورتیں): ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ اور ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ اور ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ پڑھ کر دم فرمایا۔

○ ”حضرت ابو سعید خدری ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے کچھ حضرات قبائل عرب میں سے ایک قبیلے میں گئے تو ان قبیلے والوں نے ان کی کوئی مہمان نوازی نہ کی۔ اسی دوران ان کے سردار کو بچھو نے کاٹ کھایا تو وہ (ان صحابہ کرام کے پاس آکر) کہنے لگے: کیا آپ کے پاس کوئی دوا یا دم کرنے والا ہے؟ انہوں نے کہا: چونکہ تم نے ہماری مہمان نوازی نہیں کی لہذا ہم اس وقت تک کچھ نہیں کریں گے جب تک تم ہمارے ساتھ کچھ (معاوضہ) مقرر نہ کرلو۔ سو انہوں نے کچھ بکریاں دینا منظور کیا چنانچہ (ان میں سے ایک نے) سورۃ فاتحہ پڑھی اور تھوک منہ میں جمع کر کے بچھو کے کانٹے کی جگہ پر تھوک دیا تو اس کی تکلیف (اسی وقت) دور ہوگئی۔ وہ لوگ (طے شدہ معاملہ کے مطابق) بکریاں لے کر آئے تو ان (صحابہ میں سے بعض) نے کہا کہ (یہ بکریاں) ہم اس وقت تک نہیں لیں گے جب تک حضور نبی اکرم ﷺ سے ان کے متعلق پوچھ نہ لیں۔ سو جب انھوں نے آپ ﷺ کی بارگاہ میں (حاضر ہوکر) دریافت کیا تو آپ ﷺ (سارا ماجرا سن کر) ہنس پڑے اور فرمایا: تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ یہ (سورۃ فاتحہ) دم کرنے کی چیز ہے؟ خیر تم وہ بکریاں لے لو اور ان میں میرا حصہ بھی نکالنا۔“

(یہ حدیث متفق علیہ ہے)

○ ”حضرت جابر ؓ فرماتے ہیں کہ انصار میں ایک خاندان تھا جنہیں آل عمرو بن حزم کہا جاتا تھا۔ یہ (بچھو، سانپ وغیرہ زہریلے جانوروں کے) ڈنگ کا دم کرتے تھے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے دم سے منع فرمایا تو یہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے دم کرنے سے منع فرمایا جبکہ ہم ڈنگ کا دم کرتے ہیں۔

بَلَّمَ الْعُلَى بِكَمَالِهِ۔ كَشَفَ الدُّجَى بِجَمَالِهِ۔ حَسَنَتْ جَمِيعُ خِصَالِهِ۔ صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ

آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: تم مجھے دم (کے کلمات) سناؤ انہوں نے وہ کلمات سنائے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ان میں کوئی حرج کی بات نہیں۔ یہ تو وعدے ہیں۔“

(اس حدیث کو امام ابن ماجہ، عبد الرزاق اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام بیہقی نے فرمایا: میں کہتا ہوں کہ یہ حدیث مختصراً صحاح میں بھی موجود ہے اور اس کے رجال بھی صحیح حدیث کے رجال ہیں سوائے قیس بن ربیع کے، اور انہیں بھی امام شعبہ اور ثوری نے ثقہ قرار دیا ہے۔)

○ ایک اور روایت میں حضرت جابر ؓ سے مروی ہے، انہوں نے بیان فرمایا: ایک آدمی بچھو کے ڈنگ کا دم کرتا تھا، پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے دم کرنے سے منع فرما دیا تو اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے دم سے منع فرما دیا ہے جبکہ میں بچھو کے ڈسے کا دم کیا کرتا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں جو اپنے بھائی کو نفع دینے کی استطاعت رکھتا ہے، وہ دم کر لیا کرے۔“

(اس حدیث کو امام ابو یعلیٰ، طحاوی، ابن حبان اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث امام مسلم کی شرائط پر صحیح ہے)

○ ”حضرت ابو ہریرہ ؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے شام کے وقت تین دفعہ یہ دعا پڑھی: ﴿أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ الثَّمَانِيَةِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ﴾ (میں مخلوق کے شر سے اللہ تعالیٰ کے کلمات تمانہ کی پناہ مانگتا ہوں۔) تو اس رات سانپ اُسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا اور آپ ﷺ کے اہل میں سے اگر کسی انسان کو سانپ وغیرہ ڈس لیتا تو آپ ﷺ فرماتے کہ اس نے وہ کلمات نہیں پڑھے۔“

(اس حدیث کو امام حاکم، ترمذی اور خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث امام مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔)

○ ”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِباً اَبَدًا ۞ عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ خَلْقٍ كُلِّهِمْ



امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما پر یہ کلمات پڑھ کر پھونکا کرتے اور ان سے فرماتے کہ ان کے جد امجد (حضرت ابراہیم علیہ السلام) بھی حضرت اسماعیل علیہ السلام اور حضرت اسحاق علیہ السلام پر یہ پڑھ کر دم فرمایا کرتے تھے: ﴿أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ الثَّمَانَةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامِيَةٍ وَمِنْ كُلِّ غَيِّفٍ لَآمِيَةٍ﴾ (میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی پناہ مانگتا ہوں ہر شیطان (کے شر) سے، اور موذی جانوروں اور حشرات سے اور ہر نظر بد سے)۔

(اسے امام بخاری، ترمذی، ابو داؤد، ابن ماجہ اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔)

○ ”حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جنات اور انسانوں کی نظر بد سے پناہ مانگا کرتے تھے، یہاں تک کہ معوذتین (سورہ فلق اور سورہ الناس) نازل ہوئیں۔ ان کے نزول پر آپ ﷺ نے ان دونوں کو اختیار فرمایا اور ان کے سوا باقی چیزوں کو چھوڑ دیا۔“

(اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔)

○ ”حضرت ابولیلی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک اعرابی نے بارگاہ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! میرا بھائی بیمار ہو گیا ہے۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: اسے کیا مرض ہے۔ اس نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) اسے آسیب ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ اسے (یہاں) لے آؤ وہ اعرابی اسے لے آیا۔ تو آپ ﷺ نے اسے اپنے سامنے بٹھا کر سورہ فاتحہ پڑھی۔ پھر سورہ بقرہ کی شروع کی چار آیات اور پھر درمیان کی دو آیات: ﴿وَالْهُكُمُ إِلَهُ وَاحِدٌ﴾ پڑھیں۔ پھر آیت الکرسی اور سورہ بقرہ کی آخری تین آیات پڑھیں۔ اور ایک آیت سورہ آل عمران کی غالباً ﴿شَهِدَ اللَّهُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ﴾ پڑھی۔ پھر سورہ اعراف کی ایک آیت: ﴿إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ﴾ پڑھی۔ اور ایک آیت سورہ مؤمنین کی ﴿وَمَنْ يَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا بِلَا إِلَهِ عَالِيٍّ بِكَمَالِهِ﴾ کشف الدجی بجمالیہ۔ حَسَنَتْ جَمِيعُ خِصَالِهِ۔ صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ

أَخْرَجَ لَا بُرْهَانَ لَهُ بِهِ﴾ پڑھی۔ اور ایک آیت سورہ جن کی ﴿وَأَنَّ تَعَالَى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا﴾ پڑھی اور سورہ الصافات کی شروع کی دس آیات پڑھیں اور آخری تین آیات سورہ حشر کی پڑھیں اور ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ اور معوذتین (سورہ فلق اور سورہ الناس) پڑھیں تو وہ اعرابی (اسی وقت) اچھا ہو کر کھڑا ہو گیا جیسے اسے کبھی کوئی بیماری ہی نہ تھی۔“

(اس حدیث کو امام ابن ماجہ، احمد، طبرانی اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: امام بخاری و مسلم نے اس حدیث کے شروع سے آخر تک راویوں کو قائل حجت و دلیل مانا ہے سوائے ابو جناب کلبی کے اور یہ حدیث محفوظ اور صحیح ہے۔)

### آيَاتُ الْقُرْآنِيَّةِ

۱. الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ○ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ ○ مَلِكٌ يَوْمَ الدِّينِ ○ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ○ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ○ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ○  
(الفاتحة، ۱: ۷-۱۰)

”سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کی پرورش فرمانے والا ہے ○ نہایت مہربان بہت رحم فرمانے والا ہے ○ روزِ جزا کا مالک ہے ○ (اے اللہ!) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور ہم تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں ○ ہمیں سیدھا راستہ دکھا ○ ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام فرمایا ○ ان لوگوں کا نہیں جن پر غضب کیا گیا ہے اور نہ (ہی) گمراہوں کا ○“

۲. وَقُلْ رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيْطَانِ ○ (المؤمنون، ۲۳: ۹۷)  
”اور آپ (دعا) فرمائیے: اے میرے رب! میں شیطانوں کے دوسوں سے

نَارِ رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ○ عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرٌ خَلَقِي كُلِّهِمْ



تیری پناہ مانگتا ہوں ۝

۳. قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ ۝ وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثِ فِي الْعُقَدِ ۝ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ۝  
(الفلق، ۱: ۱۱۳-۵)

”آپ عرض کیجئے کہ میں (ایک) دھماکے سے انتہائی تیزی کے ساتھ (کائنات کو) وجود میں لانے والے رب کی پناہ مانگتا ہوں ۝ ہر اس چیز کے شر (اور نقصان) سے جو اس نے پیدا فرمائی ہے ۝ اور (بالخصوص) اندھیری رات کے شر سے جب (اس کی) ظلمت چھا جائے ۝ اور گرہوں میں پھونک مارنے والی جادوگریوں (اور جادوگروں) کے شر سے ۝ اور ہر حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے ۝“

۴. قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ مَلِكِ النَّاسِ ۝ إِلَهِ النَّاسِ ۝ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۝ الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ ۝ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝  
(الناس، ۱: ۱۱۴-۶)

”آپ عرض کیجئے کہ میں (سب) انسانوں کے رب کی پناہ مانگتا ہوں ۝ جو (سب) لوگوں کا بادشاہ ہے ۝ جو (ساری) نسل انسانی کا معبود ہے ۝ دوسرے انداز (شیطان) کے شر سے جو (اللہ کے ذکر کے اثر سے) پیچھے ہٹ کر چھپ جانے والا ہے ۝ جو لوگوں کے دلوں میں دوسرے ڈالتا ہے ۝ خواہ وہ (دوسرے انداز شیطان) جنات میں سے ہو یا انسانوں میں سے ۝“

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا  
مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا ۝  
مُحَمَّدٍ كَمَا تَحِبُّ وَتَرْضَى لَهُ

بَلِّغْ الْعُلَى بِكَمَالِهِ - كَشَفْ الدُّجَى بِجَمَالِهِ - حَسَنْتُ جَمِيعَهُ خَصَالِهِ - صَلَّوْا عَلَيْهِ وَآلِهِ

# مکتبہ روحانیات کی انگریزی پیشکش

تعارف

اس نقش و نگار کی بدولت چندوں میں ایک رشتہ صلب ہوتا ہے۔ کنوارے لڑکوں کے لئے خاص نوحہ۔

جو خاتون و حضرات جلد از جلد بہترین روزگار حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ اس نقش و نگار کو ضرور حاصل کریں۔

دردوں کو مٹانے اور دشمنوں کو مٹانے کیلئے اس نقش و نگار کی جادوگری چندوں میں ملاحظہ فرمائیں۔

بڑے بڑے سکین و خدمات میں کامیابی کے لئے یہ نقش و نگار آسان و محراب اور آزمودہ ہے۔

ہر کام میں خیر و برکت کے لئے یہ نقش و نگار ہمارا کامیاب و آزمودہ ہے۔ ایک بار ضرور آزمائیں۔

روحانیات حاصل کرنے والے خواہ مخواہ خاتون و حضرات کیلئے یہ نقش و نگار اچھا جواب دہ رہتا ہے۔

عالموں و عیالوں و ملائکہوں و اجروں کے لئے یہ نقش و نگار اچھا جواب دہ ہے۔ آزمائیں شرط ہے۔

حضرات کے حجاب و خاتون و حضرات کے لئے اہم نوحہ۔ اس نقش و نگار کے بہترین دورے مل کے نہایت نہیں رہے گی۔

جملہ مقاصد کے لئے یہ نقش و نگار اہم نوحہ ہے۔ آیات قرآنی کا زندہ مجرور۔

مقدمہ

شادی کے لئے

روزگار کے لئے

محبت کے لئے

مقدمہ میں کامیابی کیلئے

خیر و برکت کیلئے

روحانیات کیلئے

تسخیر الخلق کیلئے

حاضرات کیلئے

بر مقصد کیلئے

اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ کتاب شریعت و احکام کی روشنی میں لکھی گئی ہے۔

★★ (ذریعہ گرامی) مکتبہ روحانیات (گرامی) ★★

MOBILE : 0300-3493001



# روحانی علاج

کے لئے تشریف لائیں

یہ حقیقت ہے کہ پریشانیاں میں مگر اہل انسان دشمنی طور پر اس قابل نہیں رہتا کہ راہ نجات خودی تلاش کر سکے۔ لہذا آپ کی بھی مسئلہ مثلاً آپ کو کونسا کاروبار کرنا چاہیے۔ آپ کے لئے کہاں ملازمت بہتر ہے گی۔ آپ کے لئے چوں سہمی کیا ہو۔ آپ اپنے بچوں کے کیا نام رکھیں۔ آپ کا اسم الہی کا در کونسا ہے۔ اپنے شوہر یا بیوی کو کیسے راہ راست پر لائیں۔ غیر محبوب کے لئے کونسا وظیفہ کریں وغیرہ وغیرہ کے لئے۔

## صوفی محمد ندیم محمدی

روحانی  
علاج

کی روحانی خدمات سے فیضیاب ہوں

آگاہ فیض الہی و بہارِ حیات و توفیقِ ربانی

من (زیر نگرانی: مکتبہ روحانیات کراچی) ۵۶

MOBILE : 0300-3493001

# قصیدہ نعت النبی الکریم ﷺ



بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على رسوله رحمة للعالمين وعلى

اله واصحابه واهل بيته اجمعين برحمتك يا ارحم الراحمين۔

اما بعد! واضح ہو کہ یہ قصیدہ شریف حضرت قطب مکہ امام یافعی رحمہ اللہ کی تصنیفات

سے ہے جس کا نام نعت النبی ﷺ ہے۔ اس کی تلاوت سے تمام مقاصد دینی و دنیوی اور

تمام مراحل ظاہری و باطنی حاصل ہو جاتے ہیں اور جو شخص باادب اخلاص اور حسن عقیدت

سے پڑھے گا وہ اللہ تعالیٰ کا محبوب اور آپ ﷺ کے زمرہ عشاق میں شامل ہوگا اور حضور نبی

کریم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوگا۔ اور آپ ﷺ اس شخص سے راضی ہوں گے اور

اس کے حق میں دعائے سعادت دارین مانگیں گے۔ کیونکہ یہ قصیدہ شریف مستند ہے۔ اس

میں جتنے معجزات کا ذکر ہے سب صحیح ہیں اور پایہ ثبوت کو پہنچ چکے ہیں اور اس کی تلاوت سے ہر

ایک قسم کی گردش اور حوادث اور مصائب سے انسان محفوظ رہتا ہے اور اس شخص کے لیے

حضور نبی کریم ﷺ کی شفاعت لازمی اور ابدی ہے۔

وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيعًا يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ لَذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا

بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَاٰلِهِ وَاَصْحَابِهِ اَجْمَعِينَ ۝

## حضرت امام یافعی رحمہ اللہ کا مختصر تذکرہ

آپ کے والد ماجد کا اسم شریف حضرت یافعی رحمہ اللہ ہے۔ کنیت ابو السعادت اور

لقب عقیف الدین اور قدیمی دھن ملک یمن ہے۔ تمام عمر حرمین شریف میں بسر کی۔ شافعی

المذہب اور قادی المشرّب صاحب کرامات و خرق عادات ہیں۔ آپ کی تصانیف میں

بَكَرَةُ الْعُلَى بِحَمْدِهِ۔ كَشَفُ الدُّجَى بِحَمْدِهِ۔ حَسَنَتُ جَمِيعِهِ خِصَالِهِ۔ صَلَّوْا عَلَيْهِ وَآلِهِ



سے تاریخ یافعی۔ روضۃ الریاحین۔ تکریم۔ مرآت الجنان یقظان فی معرفۃ حوادث الزمان۔ درۃ العظیم فی فضائل قرآن العظیم۔ نشر المجالس۔ قصیدہ نعت النبی ﷺ وغیرہ مشہور ہیں۔ آپ کو چند واسطوں سے فرقہ شریف کی نسبت حضرت سید عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ سے ہے اور حضرت سید جلال الدین مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمہ اللہ آپ کے معصروں میں سے ہیں چنانچہ جب مخدوم صاحب حج کو تشریف لے گئے تو آپ نے ہدایت کی کہ شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلوی رحمہ اللہ کی خدمت شریف میں حاضر ہو کر سلسلہ عالیہ چشتیہ کا بھی فیض حاصل کریں۔ حضرت امام یافعی رحمہ اللہ کی وفات ۱۲۱۱ھ جمادی الاخر ۶۸۸ھ میں واقع ہوئی آپ کا مزار مبارک بیت اللہ شریف (مکہ معظمہ کے قبرستان) میں ہے۔

## سعادت مندوں کے لیے ہدایتیں

چونکہ اس قصیدہ میں (یا مصطفیٰ اللطیف بنا) حرف ندا آیا ہے۔ اور آپ ﷺ سے امداد طلب کی گئی ہے۔ لہذا جواز ندا کا ثبوت دیا جاتا ہے۔ تاکہ ظنون فاسدہ اور شکوک جہلاء دور ہوں۔ اور آفتاب ہدایت تاریک دلوں پر چمک پڑے۔ بے ادبی اور گستاخی زائل ہو اور شوق و محبت نبوی ﷺ میں ترقی ہو۔

## قرآن شریف:

﴿وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ بَلْ أَحْيَاءُ (الآیہ) وَلَا تَحْسَبَنَّ

الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ بَلْ أَحْيَاءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ. الخ

وجہ استدلال آیات بالا سے ثابت ہوا کہ شہید زندہ ہیں اس امر پر اجماع امت ہے کہ پیغمبر شہیدوں سے افضل ہیں کیونکہ کامل الشہادت ہیں۔ لہذا انبیاء علیہم السلام بھی زندہ ہیں۔

﴿أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ اجْتَرَحُوا السَّيِّئَاتِ أَنْ نَجْعَلَهُمْ كَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَوَاءً فَنَحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ۔

بَلَعَا لَعَلِّي يَكْفُرُ الْإِنْسَانُ لِمَا هُوَ بِأَعْيُنِنَا۔ كَشَفَ الدُّجَىٰ بِجَمَالِهِ۔ حَسَنَتْ جَمِيعُهُ خِصَالِهِ۔ صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ

حضرت نافع مدنی ابن کثیر کی ابو عمر بصری ابن عمر شامی سلیمان اعثم قرأت کے نزدیک سوا کے آخرون توین مضموم ہے۔ وجہ استدلال۔ ایمان والوں کا مرنا اور جینا برابر ہے۔ اپنے علاوہ ایمان والوں سے انبیاء علیہم السلام افضل ہیں کیونکہ کامل الایمان ہیں۔

﴿وَيَكُونُ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا۔ فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا۔

وجہ استدلال۔ اگر انبیاء علیہم السلام زندہ نہیں اور ہمارے نیک و بد پر مطلع نہیں تو شہادت کس بات کی دیں گے لہذا یہ امر پایہ ثبوت کو پہنچ گیا کہ ہمارے آقائے نامدار حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اپنی جملہ امت کے نیک و بد اعمال و افعال و اقوال پر مطلع ہیں۔

﴿وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ ۔

اس آیت سے ثابت ہوا کہ آپ کے اکابران امت بھی دوسرے لوگوں پر شہادت دیں گے۔ سوال یہ ہے کہ جس چیز کا علم نہیں ہے اس پر شہادت کیسی۔ جناب شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ جامع البرکات میں تحریر فرماتے ہیں۔ ”وے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر احوال و اعمال امتیان مطلع است و بر مقربان و خاصان خود مد فیض و حاضر و ناظر“ اور شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی و یَکُونُ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا۔ کی تفسیر اس طرح تحریر فرماتے ہیں۔ ”و باشد رسول شما بر شما گواہ زیرا کہ او مطلع است بنور نبوت بر رتبہ ہر متدین بدین خود کہ در کدام درجہ از دین من رسیدہ و حقیقت ایمان او چیست و حجابے کہ بدماں از ترقی ماندہ است کدام است پس او سے شناسد گناہان شمار اور درجات ایمان شمار او اعمال نیک و بد شمار اور اخلاص شمار و انفاق شمار اتہی“ (دیکھو تفسیر عزیزی) اور ملا علی قاری شرح شفا میں ابن دینار تابعی کی سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ حَاضِرٌ فِي بُيُوتِ أَهْلِ الْإِسْلَامِ۔ یعنی روح مبارک آنجناب علیہ السلام درخانہ ہائے اہل اسلام حاضرے شد۔

## احادیث شریف:

آپ ﷺ نے موسیٰ علیہ السلام کو قبر میں نماز پڑھتے دیکھا (روایت کی مسلم نے حضرت

بَلَعَا لَعَلِّي يَكْفُرُ الْإِنْسَانُ لِمَا هُوَ بِأَعْيُنِنَا۔ كَشَفَ الدُّجَىٰ بِجَمَالِهِ۔ حَسَنَتْ جَمِيعُهُ خِصَالِهِ۔ صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ



انس (رضی اللہ عنہ) سے) آپ ﷺ نے فرمایا کہ جمعہ کے دن مجھ پر درود شریف بکثرت بھیجو کیونکہ مجھ کو پہنچایا جاتا ہے اور پیغمبروں کے جسموں کو مٹی خراب نہیں کرتی ہے۔ اِنَّ اللہَ حَرَّمَ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَاءِ عَلَى الْاَرْضِ۔ (یہ حدیث روایت کی ابو داؤد اور بیہقی نے اوس ثقی سے) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: الْاَنْبِيَاءُ اَحْبَاءُ فِي قُبُورِهِمْ يُصَلُّونَ۔ (روایت کی بیہقی نے) اِنَّ عَلِيَّ بَعْدَ مَوْتِي كَعَلِيٍّ فِي حَيَاتِي۔ (روایت کی بیہقی نے اور اصہبانی نے ترغیب میں) نیز نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص درود شریف میری قبر کے پاس پڑھے میں سنتا ہوں اور جو شخص دور سے پڑھے میرے پاس پہنچایا جاتا ہے۔ (روایت کی بیہقی نے شعب الایمان میں اور اصہبانی نے ترغیب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے) نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ کا ایک فرشتہ ہے جس کو تمام جہان کی باتیں سنائی دینے کا مرتبہ حاصل ہوا ہے وہ میری قبر پر کھڑا رہتا ہے جہاں کوئی مجھ پر درود شریف پڑھے وہ مجھے پہنچا دیتا ہے (روایت کی بخاری نے اپنی تاریخ میں) نیز آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے کئی فرشتے اس خدمت پر مقرر ہیں میری امت کا سلام مجھ کو پہنچاتے ہیں۔ (روایت کی نسائی اور دارمی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے) نیز آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں اہل محبت کا درود شریف سنتا ہوں اور ان کو پہنچاتا ہوں۔ (دیکھو دلائل الخیرات) غرض اس مضمون کی احادیث بکثرت ہیں۔ نیز حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جو بخاری شریف میں مروی ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ صفات محدودہ بشریہ کے زائل ہونے سے صفات غیر محدودہ حقیہ حاصل ہوتی ہیں جیسے دور دراز سے سنا دیکھنا یا سنانا یا پہنچانا وغیرہ تو جب بالجملة علائق دینی سے پاک ہو کر بالکل اِلٰی اللہ وَفِی اللہ وَبِاللہ ہو جائے تو کیونکر صفات حقیہ سے متصف نہ ہوگا۔ والسلام

خاک پائے اصفیا (محمد عبدالعزیز قادری) ساکن گڑھ و ہند اں۔ ضلع جالندھر

بَلَّغَ الْعُلَى بِكَمَالِهِ۔ كَشَفَ الدُّجَى بِجَمَالِهِ۔ حَسَنَتْ جَمِيعُهُ خِصَالِهِ۔ صَلَّوْا عَلَيْهِ وَآلِهِ

هَذِهِ الْقَصِيْدَةُ الْمَوْسُوْمَةُ بِنَعْتِ النَّبِيِّ كَرِيْمٍ  
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

حَضَرَتْ اِمَامَ اَبَوِ السَّعَادَاتِ عَفِيْفَ الدِّيْنِ يَافِعِي رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ  
\* بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ \*

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحم کرنے والا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْعُلَى	هُوَ خَالِقُ لِنَبِيْنَا
سب طرح کی حمد خدا نے بزرگ کے لیے ہے	وہی ہمارے نبی ﷺ کا خالق ہے
لَوْلَا مَا خَلَقَ السَّمَاءَ	صَلُّوْا عَلَيْهِ دَائِمًا
اگر حضور ﷺ نہ ہوتے تو آسمان پیدا نہ ہوتا	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجئے رہو
طَلَعَ النَّبِيُّ الْمُصْطَفَى	كَالْبَدْرِ يَطْلُعُ فِي الدُّجَى
برگزیدہ نبی نے طلوع کیا	جیسے چودھویں کا چاند اندھیرے میں طلوع ہوتا ہے
يَطْلُوْعُهُ جَاءَ الْهُدَى	صَلُّوْا عَلَيْهِ دَائِمًا
آپ ﷺ کے طلوع کی برکت سے ہدایت آئی	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجئے رہو
بِكَمَالِهِ بَلَّغَ الْعُلَى	بِجَمَالِهِ كَشَفَ الدُّجَى
اپنے کمال کے باعث اعلیٰ مرتبہ پر پہنچے	آپ کے جمال کے باعث تاریکی دور ہوئی
يَقْدُوْمُهُ زَالَ الْوَبَاءُ	صَلُّوْا عَلَيْهِ دَائِمًا
آپ ﷺ کی آمد کے باعث وبا جاتی رہی	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجئے رہو

بَلَّغَ الْعُلَى بِكَمَالِهِ۔ كَشَفَ الدُّجَى بِجَمَالِهِ۔ حَسَنَتْ جَمِيعُهُ خِصَالِهِ۔ صَلَّوْا عَلَيْهِ وَآلِهِ



مِنْ كَفِّهِ مَاءٌ جَرَى	نَحْوَ السَّمَاءِ لَيْلًا سَرَى
آپ ﷺ کے کعبہ دست سے پانی (کا چشمہ) جاری ہوا	آسمان کی طرف رات کو تشریف لے گئے
خَيْرُ الرُّسُلِ خَيْرُ الْوَرَى	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
کیونکہ آپ ﷺ سب رسولوں سے افضل اور سب مخلوق سے بہتر ہیں	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
قَدْ كَانَ طَيِّبًا بَوُّهُ	مَا كَانَ كِذْبًا قَوْلُهُ
آپ ﷺ کا بول خوشبودار پاکیزہ تھا	آپ ﷺ کا قول جھوٹ نہ تھا
وَعَلَى الْخَلَائِقِ طَوْلُهُ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
اور سب طرح کی مخلوق پر آپ ﷺ کا احسان عام ہے	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
آيَاتُهُ بَلَغَ السَّمَاءَ	رَأْيَانُهُ قَهَرَ الْعَدَى
آپ ﷺ کے نشان آسمان کو پہنچے	آپ ﷺ کے علموں نے دشمنوں کو مغلوب کیا
مَا زَاغَ عَيْنُهُ مَا طَغَى	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
چشم مبارک نے کبھی نہ کی اور نہ سرکش کی	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
قَدْ كَانَ فَجْرًا سَاطِعًا	قَدْ كَانَ نُورًا طَالِعًا
آپ ﷺ صبح صادق کی طرح چمکنے والے تھے	آپ ﷺ مجسم نور طلوع کرنے والے تھے
يَوْمَ الْقِيَمَةِ شَافِعًا	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
قیامت کے دن گنہگاروں کی شفاعت کرنے والے ہیں	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
يُدْعَايِهِ نَزَلَ الْبَطْرُ	وَبِأَمْرِهِ مَرَّ الشَّجَرُ
آپ ﷺ کی دعا سے بارش اتری	اور آپ ﷺ کے حکم سے درخت جل پڑا

بَلَّغَ الْعُلَى بِكَمَالِهِ - كَشَفَ الدُّجَى بِجَمَالِهِ - حَسَنَتْ جَمِيعُهُ خِصَالِهِ - صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ

أَحْسَانُهُ شَدَّ الْحَجَرُ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
پتھر نے آپ ﷺ کے پیٹ کے بلوں کو روکا	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
قَدْ كَانَ فَحْمًا فِي النَّظَرِ	قَدْ كَانَ وَجْهًا كَالْقَمَرِ
آپ ﷺ نظر میں آنکھ کی پتلی تھے	آپ ﷺ کا چہرہ مبارک چاند کی طرح نورانی تھا
أَسْنَانُهُ مِثْلُ الدَّرَرِ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
آپ ﷺ کے دندان شریف موتیوں کی لڑی تھے	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
أَدْعَجَ وَأَحْمَلُ عَيْنُهُ	قَدْ صَارَ دُرًّا ظَفَرُهُ
آپ ﷺ کی چشم مبارک کشادہ اور سرگمیں ہے	آپ ﷺ کا ناخن موتی جیسا ہے
وَ أَضَاءَ لَيْلًا صَدْرُهُ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
اور آپ ﷺ کے سینے مبارک نے شب تاریک کو روشن کیا ہے	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
فِي كَفِّهِ قَرَاءَ الْحَجَرِ	فِي الْحَرْبِ قَدْ أُعْطِيَ الظَّفَرُ
غریزوں نے آپ ﷺ کی شہادت مبارک میں لکھ شہادت پڑھا	جہاد میں آپ ﷺ کو فتح عنایت ہوئی
وَبِيَمِينِهِ طَابَ الثَّمَرُ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
اور آپ ﷺ کی برکت سے پھل خوشبودار ہوا	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
كَالزَّهْرِ تَرَفًا جِسْمُهُ	قَدْ كَانَ زُهْرًا لَوْنُهُ
چنبے کی طرح آپ ﷺ کا جسم نازک تھا	آپ ﷺ کا رنگ چنبے کا تھا
قَدْ كَانَ نُورًا كُلُّهُ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
آپ ﷺ سب کے سب مجسم نور تھے	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو

بَلَّغَ الْعُلَى بِكَمَالِهِ - كَشَفَ الدُّجَى بِجَمَالِهِ - حَسَنَتْ جَمِيعُهُ خِصَالِهِ - صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ



قَدْ كَانَ مِسْكَاً رِيحُهُ	مَا نَامَ لَيْلًا قَلْبُهُ
حضور ﷺ کی ریح مبارک کستوری تھی	آپ ﷺ کا قلب شریف رات کو کبھی سویا نہ تھا
قَدْ صَارَ أَعْلَى دِينُهُ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
آپ ﷺ کا دین نہایت ہی بلند ہے	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
وَطَاءَ السَّمَاءَ أَقْدَامُهُ	أَعْلَى الْخَلْقِ أَخْلَاقُهُ
آپ ﷺ کے مبارک قدموں نے آسمان کو طے کیا	سب اخلاق سے بالا آپ ﷺ کے اخلاق ہیں
نَجْمُ الْهُدَى أَصْحَابُهُ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
آپ ﷺ کے اصحاب ہدایت کے تارے ہیں	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
هُوَ ذُو النُّبُوَّةِ ذُو شَمَمٍ	إِذْ كَانَ أَدَمُ فِي الْعَدَمِ
آپ ﷺ صاحب نبوت صاحب مراتب عظمیٰ تھے	جب آدم علیہ السلام عدم میں تھے
مِنْ نُورِهِ خُلِقَ الْقَلَمُ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
آپ ﷺ ہی کے نور سے قلم پیدا کیا گیا ہے	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
مِنْ شَانِهِ عَفْوُ اللَّئِمِ	قَدْ كَانَ بَحْرًا فِي الْكَرَمِ
آپ ﷺ کی شان سے خطاؤں سے درگزر ہے	کیونکہ آپ ﷺ بحر سخاوت ہیں
صِرَافُهُ خَيْرُ الْأَمَمِ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
آپ ﷺ ہی کے ذریعے سے ہم تمام امتوں کے سردار بنے	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
قَدْ زَادَ قُدْرَهُ فِي الْعِظَمِ	رُوحَ الْأَمِينِ لَهُ مِنْ خِدَمِ
آپ ﷺ کا قدر بزرگی میں بہت بڑھا ہوا ہے	جبریل علیہ السلام آپ کے خادموں میں سے ہیں

بَلَّغَ الْعُلَى بِكَمَالِهِ - كَشَفَ الدُّجَى بِجَمَالِهِ - حَسَنَتْ جَمِيعُ خَصَالِهِ - صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ

تَاجُ الْعَرَبِ فَخْرُ الْعَجَمِ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
آپ ﷺ عرب کے تاج اور عجم کے فخر ہیں	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
كَأَلَشَّمْسِ أَضْوَاءُ نُورِهِ	الْعَرْشُ فَضْلًا طُورُهُ
آپ ﷺ کا نور آفتاب کی طرح روشن ہوا	باعتبار عرشِ اعظم آپ ﷺ کے لئے کوہِ طور بنا
لِلْقَلْبِ شَافٍ سُورُهُ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
آپ ﷺ کا پس خوردہ قلب کے لیے شفا ہے	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
ظَبْيٌ تَمَسَّكَ ذَيْلَهُ	صَبَّ تَكَلَّمَ عِنْدَهُ
ہرنی نے آپ ﷺ کا دامن پکڑا	سو سارا بھنی ہوئی آپ ﷺ کے پاس کلام کی
أَدَّى الشَّهَادَةَ أَجَلُهُ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
آپ ﷺ کے لیے شہادتِ ادا کی	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
هُوَ شَمْسُ فَضْلِ فِي الْحَرَمِ	يَلْعَبُهُ دُفْعَ الْأَلَمِ
آپ ﷺ حرمِ الہی میں فضیلت کے آفتاب ہیں	آپ ﷺ کے لعابِ مبارک سے دکھ دور کیا گیا
وَبِيعْتِهِ كُسِرَ الصَّنَمِ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
اور آپ ﷺ کی بعثت سے بت توڑا گیا	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
هُوَ فِي السَّكِينَةِ كَالْعَلَمِ	قَدْ كَانَ يَنْبُوعَ الْحِلْمِ
آپ ﷺ ولیِ الطینان کے لیے بمنزلِ نشان کے ہیں	کیونکہ آپ ﷺ علم کے منبع ہیں
قَدْ كَانَ نُورًا فِي الظُّلَمِ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
اور آپ ﷺ تاریکی کے نور ہیں	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو

بَلَّغَ الْعُلَى بِكَمَالِهِ - كَشَفَ الدُّجَى بِجَمَالِهِ - حَسَنَتْ جَمِيعُ خَصَالِهِ - صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ



وَلَقَدْ وَصَفْهُ هُوَ فِي الْوَفَا	وَلَقَدْ نُصِرَ هُوَ بِالْصَّبَا
اور آپ ﷺ کی صفت وفاداری ہے	اور آپ ﷺ باد صبا سے نصرت دیئے گئے ہیں
وَلَقَدْ حَمِدُ هُوَ فِي السَّمَاءِ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
اور آپ ﷺ عالم بالا میں محمود ہیں	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
بِرِسَالَتِهِ شَهِدَ الْوَثْنُ	بُجُودُهُ مَعَ الْفِتْنِ
آپ ﷺ کی رسالت کی گواہی جنوں نے دی	آپ ﷺ کے وجود مقدس کے ساتھ فتنے ختم ہوئے
وَبَحْلِهِ كَثُرَ اللَّبْنُ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
اور آپ ﷺ کے شیر نکالنے سے سائندہ بکری کا دودھ بفرما ہوا	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
بِأَيْمَانِهِ انْشَقَّ الْقَمَرُ	وَبِرَجْلِهِ عَيْنٌ ظَهَرَ
آپ ﷺ کے اشارے سے چاند پھٹ گیا	اور آپ ﷺ کے پاؤں کی رگڑ سے چشمہ جاری ہوا
وَبِغَرْسِهِ حَمَلَ الشَّجَرُ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
اور آپ ﷺ کے پودہ لگاتے درخت بار بار ہو گیا	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
قَدْ أَطْعَمَهُ رَبُّ الْبَشَرِ	بَاضَتْ حَمَامٌ فِي الْمَمَرِ
آپ ﷺ کو بشر کے رب نے کھانا کھلایا	کبوتری نے آپ ﷺ کے گزرگاہ میں انڈے دیئے
حِفْظًا لَهُ مِمَّنْ كَفَرَ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
تاکہ کافروں سے آپ ﷺ کی حفاظت رہے	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
وَسَقَاهُ لَبَنًا رُبَّهُ	نَالَ الْخَلَائِقُ بَرَّهُ
آپ ﷺ کو بکری کے دھن میں آپ کو رب کریم	آپ ﷺ کی نیکی سب مخلوق کے شامل حال ہوئی

بَلَّغَ الْعُلَى بِكَمَالِهِ - كَشَفَ الدُّجَى بِجَمَالِهِ - حَسَنَتْ جَمِيعُ خَصَالِهِ - صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ

لِلدَّاءِ شَافٍ كَفَّهُ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
آپ ﷺ کی کف مہارک ہر ایک مرض کے لیے شفا ہے	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
فِي الْغَارِ لِلْهَجْرِ اخْتَفَى	ثُمَّ عَنْكَبُوتٌ قَدْ وَفَى
ہجرت کے لیے آپ ﷺ غار ثور میں مخفی ہوئے	پھر ککڑی نے آپ ﷺ کے ساتھ وفاداری کی
بِهِ وَالْحِمَامَةُ مَرْحَبًا	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
اور کبوتری نے بھی واہوا	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
فِي وَصْفِهِ ظُهُ نَزَلْ	وَبِمَحْيِهِ الْبَاطِلُ أَفْلَ
آپ ﷺ کی صفت میں طہ (اسے طاہر) نازل ہوا	اور آپ ﷺ کی حیات سے باطل گم ہوا
لِلنَّاسِ كَهْفٌ فِي الْجَبَلِ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
پہاڑ میں لوگوں کے لیے جائے پناہ ہیں	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
الشَّمْسُ رُدَّتْ أَجَلُهُ	قَدْ جَاءَ لَمْ أَرْمِلُهُ
آپ ﷺ کے لیے آفتاب واپس کیا گیا	آپ ﷺ کی مثل کسی کو نہ دیکھا
لَا قَبْلَهُ لَا بَعْدَهُ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
نہ آپ ﷺ کے پہلے اور نہ آپ ﷺ کے پیچھے	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
إِخْتَارَ جُوعًا وَاعْنًا	خَلَفًا أَمَامًا قَدْرَاءَ
آپ ﷺ بھوک اور تکلیف کو اختیار کیا	اپنے آگے اور پیچھے یکساں دیکھتے تھے
جَيْشًا هَزَمَ هُوَ بِالْخَصَى	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
آپ ﷺ نے دشمنی بھر سکر بڑوں سے ہماری لشکر کو شکست دی	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو

بَلَّغَ الْعُلَى بِكَمَالِهِ - كَشَفَ الدُّجَى بِجَمَالِهِ - حَسَنَتْ جَمِيعُ خَصَالِهِ - صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ



قَدْ نَالَهُ نَفْحُ الْقَدَمِ	مَا قَالَ أَفٍ لِلْخَدَمِ
آپ ﷺ کے عبادت میں قدم سوج جاتے	خادموں کو بھی اف تک نہ کہا
لَوْلَاهُ كُنَّا فِي الْعَدَمِ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
اگر آپ ﷺ نہ ہوتے تو ہم سب معدوم ہوتے	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
مَا ضَرَّهٗ سَمُّ أَكْلٍ	فِي نَفْتِهِ بَرَّاءُ الْعِلَلِ
آپ ﷺ کو زہر قاتل سے ضرر نہ پہنچا	آپ ﷺ کے دم سے بیمار یاں دور ہو گئیں
وَبَشَّرَ عَهُ نُسْخُ الْمِلَلِ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
اور آپ ﷺ کی شریعت سے سب دین منسوخ ہوئے	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
مَا ذَمَّ شَيْئًا مِّنْ طَعَامٍ	قَدْ كَانَ يَدُّ بِالْإِسْلَامِ
کھانے کی چیز کی آپ ﷺ نے کبھی برائی نہ کی	دوسرے سے پہلے آپ ﷺ السلام علیکم فرماتے تھے
لَهُ كَانَ لَيْنٌ فِي الْكَلَامِ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
آپ ﷺ کی کلام نہایت نرم ہوتی تھی	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
قَدْ مَاتَ مَا لَهُ مِنْ حُطَامٍ	غَيْرَ الْأَرْضِ وَالْحِسَامِ
آپ ﷺ فوت ہوئے کہ آپ کے یہاں کھانے کی کوئی چیز تھی	سوائے زمینوں اور تلواریں کے
دِرْعٌ وَبَغْلٌ وَاللَّجَامِ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
زرہ اور خچر اور لگام کے	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
يُولَدَتُهُ نُورٌ أَضَاءَ	الدَّارُ ضَاءَاتُ وَالْفِنَاءِ
آپ ﷺ کی ولادت کے وقت نور چمکا	گھر اور باہر سب روشن ہوا

بَلَّغَ الْعُلَى بِكَمَالِهِ - كَشَفَ الدُّجَى بِجَمَالِهِ - حَسَنَتْ بِجَمِيعِهِ خِصَالِهِ - صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَأَضَاءَ بِهِ أَفْقُ السَّمَاءِ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
اور اس کے ساتھ آسمان کی بلندی تک روشنی پہنچی	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
اللَّهُ أَعْطَاهُ الْمَدَدُ	مَعَ مَنْ كَفَرَ حِينَ اجْتَلَدُ
اللہ نے آپ ﷺ کو مدد عنایت فرمائی	کفر کرنے والوں پر جب آپ ﷺ نے کوڑے لگائے
هُمْ كَا الْغَنَمِ هُوَ كَالْأَسَدِ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
وہ لوگ بمنزلے بکریوں اور آپ ﷺ بمنزلے شیر ہیں	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
نَارٌ بِشَهْرِ مَا وَ قَدْ	مَا قَالَ لَا قَطْرَ لِلْأَحَدِ
پورا مہینہ آپ ﷺ کے یہاں آگ نہ جلائی گئی	آپ ﷺ نے کبھی کسی کو لفظ نہ نہیں فرمایا
لَا رَيْبَ حَتَّى فِي اللَّحْدِ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
آپ ﷺ یقیناً لحد شریف میں زندہ ہیں	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
فِي الْحُسْنِ قَدْ فَاقَ الْكَرِيمِ	إِبْنُ الْكَرِيمِ ابْنُ الْكَرِيمِ
آپ ﷺ کریم ہیں حسن میں سب سے بلند ہیں	کریم کے فرزند اور کریم کے فرزند ہیں
لَوْلَاهُ تَخَلَّدُ فِي الْحَجِيمِ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
اگر آپ ﷺ نہ ہوتے تو ہم جہنم میں ہمیشہ رہتے	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
أَحْيَا عِظَامًا بِالْذُّعَا	قَدْ هَابَهُ شَخْصٌ رَّءَا
آپ ﷺ نے دعا سے بوسیدہ ہڈیاں زندہ کیں	جو شخص آپ ﷺ کو دیکھتا سبیت میں آجاتا
قَدْ كَانَ يَعْفُوا مَنْ جَفَا	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
آپ ﷺ جفا کار کو معاف کرتے تھے	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو

بَلَّغَ الْعُلَى بِكَمَالِهِ - كَشَفَ الدُّجَى بِجَمَالِهِ - حَسَنَتْ بِجَمِيعِهِ خِصَالِهِ - صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ



نَعْمَاءٌ دُنْيَا قَدْ تَرَكَ	مِنْ أَجَلِهِ خُلِقَ الْفَلَكَ
آپ ﷺ نے دنیا کی نعمتیں ترک کیں	آپ ﷺ ہی کے باعث آسمان پیدا کیا گیا
وَالْعَرْشُ إِلَى تَحْتِ السَّمَاءِ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
اور مچھلی کے نیچے تک	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجئے رہو
خَيْرُ الْكُتُبِ قُرْآنُهُ	وَلَقَدْ أَضَاءَ بُرْهَانُهُ
آپ ﷺ کا قرآن شریف سب کتابوں سے بہتر ہے	اور آپ ﷺ کی برہان روشن ہے
غَلَبَ الْعَرَبُ سُلْطَانُهُ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
آپ ﷺ کی قوت نے عرب کو غالب کیا	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجئے رہو
أَمْرَ الْمَلِكِ وَالْأَنْبِيَاءِ	فِي مَسْجِدٍ وَقْتًا سَرَى
آپ ﷺ نے تمام نبیوں اور فرشتوں کی امامت کی	مسجد اقصیٰ میں کہ جس وقت آپ ﷺ نے رات کو میر کی
نَبِينَا فَخْرًا لَّنَا	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
ہمیں بھی اپنے نبی کے ساتھ بڑا بھاری فخر ہے	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجئے رہو
ذُو الْحِلْمِ مَصْدُوقٌ أَمِينٌ	فِي الْحَشْرِ كَهْفُ الْمُدْنِيِّينَ
آپ ﷺ بردبار تصدیق کیے گئے امانت دار ہیں	قیامت کے دن گنہگاروں کی جائے پناہ ہیں
هُوَ رَحْمَةٌ لِلْعَالَمِينَ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
آپ ﷺ ہی تمام جہانوں کے لیے رحمت ہیں	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجئے رہو
أَحْلَامُهُ مِثْلُ الْفَلَقِ	لَا بِالْهَوَىٰ وَحِيًّا نَطَقَ
آپ ﷺ کے خواب صبح صادق کی طرح ہیں	خواہش سے نہیں وحی الہی سے ارشاد فرماتے تھے

الرُّسُلُ كُلًّا قَدْ سَبَقَ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
آپ ﷺ تمام رسولوں پر سبقت لے گئے	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجئے رہو
قَدْ كَانَ فِي كُتُبِ السَّمَاءِ	وَصَفُهُ وَخُلُقُهُ كُلُّهَا
تمام آسمانی کتابوں میں	آپ ﷺ کی صفت اور خلق سب مذکور ہے
تَبِعَهُ تَمَنَّى الْأَنْبِيَاءِ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
آپ ﷺ کی تابعداری کی تمام نبیوں نے تمنا کی ہے	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجئے رہو
هُوَ ذُو التَّوَّاضِعِ وَالْحَيَا	أَهْلُ الْمَجَالِسِ قَدْ عَلَى
آپ ﷺ تواضع کرنے والے اور صاحب حیا ہیں	آپ ﷺ تمام مجالس والوں سے اعلیٰ ہیں
وَبِلَمْسِهِ زَالَ الْعَمَى	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
اور آپ ﷺ کے چھونے سے اندھا پن دور ہوا	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجئے رہو
هُوَ مَا ذَخَرَ شَيْئًا لِيَغْدُ	وَبِرِيقِهِ زَالَ الرَّمَدُ
آپ ﷺ نے آئندہ دن کے لیے کچھ بھی چیز کا ذخیرہ نہ رکھا	اور آپ ﷺ کے لعاب دہن سے آشوب چشم دور ہوا
نَقْدِيهِ بِالْأَبِّ وَالْوَلَدِ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
ہم اپنے بچے اور باپ کو آپ ﷺ پر قربان کرتے ہیں	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجئے رہو
مِنْ مَسْجِدِهِ زَالَ الْجُنُونُ	إِنَّ قَرْنَهُ خَيْرُ الْقُرُونِ
آپ ﷺ کے چھونے سے دیوانگی جاتی رہی	آپ ﷺ کا زمانہ تمام زمانوں سے بہتر ہے
مَا اسْتَطَاعَ وَصَفُهُ ذُوفُنُونٌ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
آپ ﷺ کی صفت کی ہوشیار سے ہوشیار آدمی بھی طاقت نہیں رکھتے	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجئے رہو



يَفْرَاقِهِ حَنَّ الْعَبُودَ	قَدْ كَانَ يَنْكِي فِي السُّجُودِ
آپ ﷺ کے فراق میں ستون زار زد رویا	آپ ﷺ مسجدوں میں رویا کرتے تھے
قَدْ كَانَ أَصْدَقُ فِي الْعَهْدِ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
اور آپ ﷺ عہدوں کے پورا کرنے میں سب سے صادق تھے	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
إِنْ شَقَّ قَلْبُهُ كَالْقَمَرِ	وَبِأَصْبَعِهِ فَجَّرَ الْحَجَرِ
آپ ﷺ کا قلب مبارک چاند کی طرح پھٹا	اور آپ ﷺ کی انگشت کے ذریعہ پتھر سے چشمہ پھوٹ نکلا
طَوْنِي لِمَنْ بِهِ اعْتَصَرُ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
غریبی جس کے لیے کہ جس نے آپ ﷺ کو کھینچ لیا	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
بِجَهَازٍ دُنْيَا مَا شَتَغَلَ	هُوَ مَا شَيْعَ قَطُّ مِنْ دَقْلٍ
آپ ﷺ دنیا کی تیاری میں مشغول نہ ہوئے	آپ ﷺ اناج سے کبھی سیر نہ ہوئے
حَتَّى دَنَى مِنْهُ الْأَجَلُ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
یہاں تک کہ اجل آپ ﷺ کے قریب ہوئی	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
لِلَّهِ قَدْ تَرَكَ الْوَطْنَ	فِي اللَّهِ قَدْ قَبِلَ الْيَحْنَ
آپ ﷺ نے اللہ ہی کے لیے وطن ترک کیا	اللہ ہی کے راستے میں محنت کو قبول کیا
وَوُجُودُهُ فَخْرُ الزَّمَنِ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
اور آپ ﷺ کا وجود زمانے کے لیے فخر ہے	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
الشَّمْسُ هُوَ وَالْأَنْبِيَاءُ	عِنْدَهُ نُجُومُ فِي الضِّيَاءِ
آپ ﷺ آفتاب ہیں اور سب نبی	آپ ﷺ کے نزدیک روشنی میں تارے ہیں

بَلَّغَ الْعُلَى بِكَمَالِهِ - كَشَفَ الدُّجَى بِجَمَالِهِ - حَسَنَتْ جَمِيعُ خَصَالِهِ - صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ

مَا دَامَ هُوَ هُمْ فِي الْغَطَا	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
جب تک آپ ﷺ ہیں تو سب پردے میں ہیں	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
نَزَلَ الْمَلَكُ لِرِفَاقَتِهِ	خَرَجَ اللَّيْلُ مِنْ أَصْبَعِهِ
آپ ﷺ کی رفاقت کے لیے فرشتے نازل ہوئے	آپ ﷺ کی انگشت مبارک سے دودھ جاری ہوا
سَقَطَ الشَّهْبُ فِي مَوْلِدِهِ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
آپ ﷺ کی پیدائش کے وقت تارے ٹوٹے	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
وَلَقَدْ قَرَأَ وَقْتًا وَكَدَ	أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا الْأَحَدُ
اور آپ ﷺ نے پیدائش کے وقت پڑھا	کہ اللہ احد کے سوا کوئی معبود نہیں ہے
وَقَعَ الشَّيْطَانُ فِي كَيْدِ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
شیاطین مصیبت میں پڑے	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
وَلَصَوْتُ جَنَّ قَدْ سَمِعُ	أَيَّوَانُ كِسْرَى أَنْصَدَعُ
اور آپ ﷺ نے جنوں کی آواز سنی	کسری کے غلوں میں شکاف آیا
مَاءُ الْبَحِيرَةِ انْقَطَعَ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
چشمہ بحیرہ کا پانی بند ہو گیا	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
خُبْزُ الْحَوَارِيِّ مَا أَكَلُ	يَقْضَى الْحَوَائِجُ وَالْأَمَلُ
آپ ﷺ نے میدے گندم کی روٹی نہ کھائی	آپ ﷺ حاجتیں اور امید پوری کرتے
صَلُّوا فَهِيَ خَيْرُ الْعَمَلِ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
درود شریف بھیجو کیونکہ یہی بہترین عمل ہے	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو

بَلَّغَ الْعُلَى بِكَمَالِهِ - كَشَفَ الدُّجَى بِجَمَالِهِ - حَسَنَتْ جَمِيعُ خَصَالِهِ - صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ



خُبْزُ الْحَوَارِيِّ مَارَا	وَبِكْفِهِ دُفِعَ الشَّرِيُّ
آپ ﷺ نے سفید روٹی نہ کھائی	اور آپ ﷺ کے ہاتھ کی برکت سے پتہ دور ہوئی
يُعْرَضُ عَلَيْهِ صَلَوَاتُنَا	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
ہمارے درود و شریف آپ ﷺ پر پیش کیے جاتے ہیں	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود و شریف بھیجتے رہو
أَجَلُهُ شَعِيرٌ قَدْ طُحِنَ	مِنْ غَيْرِ نَحْلٍ قَدْ عُجِنَ
آپ ﷺ کے لیے جو پیسے گئے	اور بغیر چھانے کے گوندھے گئے
وَلَدَتْهُ أُمُّهُ قَدْ خُتِنَ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
آپ ﷺ اپنی ماں کے پیٹ سے بخون پیدا ہوئے	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود و شریف بھیجتے رہو
قَدْ كَانَ مِسْحًا فَرَشُهُ	وَيَنَامُ لَيْلًا فَوْقَهُ
آپ ﷺ کا فرش ناٹ کا تھا	اور اس پر رات کو خواب فرماتے تھے
فِي الْبَيْتِ يَخْدِمُ أَهْلَهُ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
گھر والوں کی خود خدمت کیا کرتے تھے	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود و شریف بھیجتے رہو
بِهِ أَبُو الْبَشَرِ قَدْ اعْتَصَرَ	فِي تَوْبَتِهِ حَتَّى غَفَرَ
آدم علیہ السلام نے آپ کے ذریعے مدد مانگی	اپنی توبہ میں یہاں تک کہ بخشے
عَصِيَانَهُ رَبُّ الْبَشَرِ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
ان کے گناہ بشر کے رب نے	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود و شریف بھیجتے رہو
نُورٌ خَرَجَ وَقْتُ الْكَلَامِ	مِنْ سِنِّهِ حَبَّ الْغَمَامِ
آپ ﷺ کی کلام کے وقت نور نکلا	آپ ﷺ کے دھان مہار کے سے آپ ﷺ کے ساتھ ہر اکہبت حتیٰ

بَلَّغَ الْعُلَى بِكَمَالِهِ - كَشَفَ الدُّجَى بِجَمَالِهِ - حَسَنَتْ جَمِيعُ خِصَالِهِ - صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ

جَاءَ حَيَّةٌ لَهُ لِسْلَامٌ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
آپ ﷺ کے سلام کے لیے سانپ حاضر ہوا	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود و شریف بھیجتے رہو
جُرْحُ بَرٍّ مِنْ رِيْقِهِ	زَالَ الْعَمَى مِنْ نَفْثِهِ
آپ ﷺ کے لعاب دہن سے زخم اچھا ہوا	آپ ﷺ کے دم سے اندھا بین دور ہوا
دَفِعَ الْبَرَصُ مِنْ لَمْسِهِ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
آپ ﷺ کے چھونے سے برص (جذام) جاتا رہا	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود و شریف بھیجتے رہو
بُورِكَ خُبُوزٌ بِالْدُّعَا	حَتَّى شَبِعَ كُلُّ الْمَلَا
آپ ﷺ کی دعا سے چند روٹیوں میں برکت کی گئی	یہاں تک کہ ساری جماعت سیر ہو گئی
جَمَعَ تَوَضُّاً مِنْ إِنَاءٍ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
ایک جماعت کثیر نے ایک ہی برتن کے پانی سے وضو کیا	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود و شریف بھیجتے رہو
مِنْ رَكْضِهِ سَكَنَ الْجَبَلُ	وَلَقَدْ شَكِيَ عِنْدَهُ جَمَلُ
آپ ﷺ کے ایزدگانے سے پہاڑ تھما	اور آپ ﷺ کے پاس اونٹ نے شکایت کی
وَبَجَابِذِهِ سَوَقٌ قَدْ نَحَلَ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
اور آپ ﷺ نے شتر بان کو (ہدایت) عنایت فرمائی	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود و شریف بھیجتے رہو
بِدُعَائِهِ كَثُرَ الْعَجِيزُ	كَانَ الْمَلِكُ ذَاتَ الْيَمِينِ
آپ ﷺ کی دعا سے گندھا ہوا آٹا زیادہ ہوا	فرشتے آپ ﷺ کے داہنے طرف
لَهُ عَنْ يَسَارٍ بِالْيَقِينِ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
اور بائیں طرف بھی یقیناً تھے	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود و شریف بھیجتے رہو

بَلَّغَ الْعُلَى بِكَمَالِهِ - كَشَفَ الدُّجَى بِجَمَالِهِ - حَسَنَتْ جَمِيعُ خِصَالِهِ - صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ



غَارَ الْفَرَسِ مِنْ لَمَحِهِ	لَحْمٌ كَثُرَ مِنْ بَزْقِهِ
آپ ﷺ کی نگاہ سے گھوڑا زمین میں دس گیا	آپ ﷺ کے لعاب دہن سے گوشت زیادہ ہوا
سَاقُ بَرٍّ مِنْ لُؤْسِهِ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
آپ ﷺ کے چھوٹے سے پنڈلی کا زخم اچھا ہوا	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجے رہو
صَارَ الرَّجُلُ بِهِ ذَا الْغِنَا	جُوعٌ عَدَمٌ خَيْرَ النَّسَاءِ
آپ ﷺ کی دعا کی برکت سے ایک شخص مالدار ہوا	بھوک سے حضرت خیر النساء فوت ہوئیں
بُدْعَايِهِ فَرَسٌ نَجَا	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
آپ ﷺ کی دعا سے گھوڑے نے نجات پائی	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجے رہو
جِدْعٌ بِضَمِّهِ اسْتَقَرَّ	يَجْلُوسُهُ اخْضَرُ الشَّجَرِ
خشک چوب نے آپ ﷺ کے معانقہ سے قرار پکڑا	آپ ﷺ کی نشست سے درخت سبز ہوا
عَنْ سَاحِرِهِ هُوَ قَانَتْصِرُ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
آپ ﷺ نے جادوگر پر فتح حاصل کی	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجے رہو
لِلْمُصْطَفَى سَجْدَ الْجَمَلِ	شَاةٌ غُصِبَ هُوَ مَا أَكَلَ
حضرت مصطفیٰ ﷺ کے لیے اونٹ نے سجدہ کیا	جھنی ہوئی بکری کا گوشت آپ ﷺ نے نہ کھایا
وَلَا مَتِّهِ هُوَ قَدْ كَفَلَ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
اور اپنی امت کے لیے آپ ﷺ ضامن ہوئے	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجے رہو
مِنْ أَجَلِهِ نُصِبَ الْعِلْمُ	يَوْمًا لَهُ سَجْدَا الْغَنَمِ
آپ ﷺ ہی کے لیے نشان قائم کیا گیا	ایک دن آپ ﷺ کو بکری نے سجدہ کیا

بَلَّغَ الْعُلَى بِكَمَالِهِ - كَشَفَ الدُّجَى بِجَمَالِهِ - حَسَنَتْ جَمِيعُ خَصَالِهِ - صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَبِكِفِّهِ صَحَّ الْقَدَمُ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
اور آپ ﷺ کی تھیلی مبارک سے قدم تندرست ہوا	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجے رہو
وَقَوْلُ سَلَمٍ قَائِمًا	عِنْدَا الصِّرَاطِ أَجَلْنَا
اور آپ ﷺ ارشاد فرمائیں گے کہ سلامتی کے ساتھ گزرے رہو	پل صراط کے پاس ہمارے لیے
فَلَنِعْمَ دَاعٍ هُوَ لَنَا	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
آپ ﷺ کیا ہی عمدہ ہمارے لیے داعی ہیں	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجے رہو
فَهُوَ النَّبِيُّ ذُو الْقِبْلَتَيْنِ	وَلَقَدْ عُرِضَ لِلْخَافِقَيْنِ
آپ ﷺ دو قبلوں والے نبی ﷺ ہیں	اور آپ ﷺ مشرق مغرب والوں پر پیش کیے گئے ہیں
بِهِ مَا تَقْصُ لِمَزَادَتَيْنِ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
آپ ﷺ کی برکت سے مشک کے پانی میں کی نہ آئی	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجے رہو
ذُو كَوْثَرٍ هُوَ وَاللَّوَا	تَوَجَّ بِتَاجِ الْإِصْطِفَا
آپ ﷺ جوش کوش کے مالک اور صاحب شان ہیں	برگزیدگی کا تاج پہنائے گئے ہیں
بُجُودِهِ قَائِمَ السَّمَاءِ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
آپ ﷺ ہی کے وجود کے باعث آسمان قائم ہوا	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجے رہو
نَطَقَ الرَّضِيعُ فِي الْمَلَاءِ	أَنَّهُ رَسُولٌ مُرْتَضَى
آپ ﷺ نے کام فرمائی شیرخوارگی کی حالت میں	کہ آپ ﷺ بیک اللہ کے پسندیدہ چنے ہوئے رسول ہیں
وَلَهُ أَمِينٌ فِي السَّمَاءِ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
اور آپ ﷺ کے لیے آپ ﷺ کا امین ثابت ہے آسمان میں	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجے رہو

بَلَّغَ الْعُلَى بِكَمَالِهِ - كَشَفَ الدُّجَى بِجَمَالِهِ - حَسَنَتْ جَمِيعُ خَصَالِهِ - صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ



فِي الْحَرْبِ هُوَ نِعْمَ النَّكَلُ	اللَّهُ أَعْطَاهُ النَّفْلُ
آپ ﷺ جنگ میں بہتر سزا دینے والے ہیں	اللہ نے آپ ﷺ کو مالِ غنیمت عنایت فرمایا
فِي قِسْمَةٍ هُوَ قَدْ عَدَلُ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
آپ ﷺ نے تقسیم میں عدل کیا	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
هُوَ مَا قَرَّءَ هُوَ مَا سَطَرَ	لِلنَّاسِ هُوَ نُورُ الْبَصَرِ
آپ ﷺ نے نہ پڑھا اور نہ کوئی سطر لکھی	آپ ﷺ سب لوگوں کے لیے نورِ نظر ہیں
مَنْ عَابَهُ فَلَقَدْ كَفَرَ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
جس شخص نے آپ ﷺ میں عیب نکالا وہی کافر ہوا	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
وَيَمُنْ خَيْرَ الْمُرْسَلِينَ	بُورِكَ تَمُورُ الْغَارِمِينَ
اور حضرت خیر المرسلین ﷺ کی برکت سے	قرضداروں کے چھوہاروں میں برکت کی گئی
وَلِقَوْلِهِ قِصَرَ الْيَمِينِ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
اور آپ ﷺ کے فرمان سے داہنا ہاتھ کا ٹانگیا	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
إِسْمُ النَّبِيِّ دُورِ فَعَتِ	حَرَّ قُصُورِ الْجَنَّتِ
حضرت نبی کریم ﷺ کا اسم شریف بلندی والا ہے	جنت کے محلوں پر لکھا گیا
وَرَقَ الشَّجَرُ وَالْغُرْفَتِ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
درختوں کے پتوں اور گھر کیوں کا تعویذ ہے	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
وَصُدُورَ حُورٍ وَالسَّمَاءِ	عَيْنَ الْمَلِكِ وَالْحَاجِبَا
اور حوروں کے سینوں اور آسمان کا	فرشتوں اور دربانوں کی آنکھ کا

بَلَّغَ الْعُلَى بِكَمَالِهِ - كَشَفَ الدُّجَى بِجَمَالِهِ - حَسَنَتْ جَمِيعُ خِصَالِهِ - صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَالْعَرْشَ طُوبَى هُوَ لَاءِ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
اور عرشِ عظیم کا ان سب کے لیے خوشخبری ہے	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
يُدْعَاهُ عُمَى الْعِدَى	زَيْدٌ أَوْ غَيْرُهُ قَدْ نَعَى
آپ کی دعا سے دشمن اندھے ہوئے	زید وغیرہ کی خبر مرگ آئی
يَبْرُ نَبْعٌ قَدْ مَاءَ هَا	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
خشک کنوئیں کا پانی چھوٹ کر نکل آیا	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
لَوْرَأَيْتَ قَالَتْ مَا دِحَهُ	لَرَأَيْتَ شَمْسًا طَالِعَهُ
اے خطاب اگر تو زیارت کرے تو مدح کرنے لگے	تجھ آفتاب چڑھا ہوا نظر آئے
أَنْوَارُ وَجْهِهِ سَاطِعًا	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
آپ ﷺ کے چہرے مبارک کے انوار چمکتے ہوئے نظر آئیں	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
سَارَ الْفَرَسُ مِنْ ضَرْبِهِ	أَثَرُ الْمَخِيطِ فِي صَدْرِهِ
آپ ﷺ کی ضرب سے سیر میں گھوڑا چالاک ہوا	آپ ﷺ کے سینے مبارک میں سلائی کا نشان تھا
سَمِعَ الْأَذَانَ مِنْ قَبْرِهِ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
آپ ﷺ کی قبر مبارک سے اذان سنائی گئی	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
إِسْتَعَاثَ طَيْرًا فِي السَّفَرِ	أَجَلَ أَفْرِخٍ خَيْرَ الْبَشَرِ
ایک پرندے نے سفر میں فریاد کی	اپنے بچوں کی بابت حضرت خیر البشر ﷺ کے پاس
يَرْسَالَتِهِ شَهِدَ الشَّجَرُ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
آپ ﷺ کی رسالت کی درخت نے شہادت دی	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو

بَلَّغَ الْعُلَى بِكَمَالِهِ - كَشَفَ الدُّجَى بِجَمَالِهِ - حَسَنَتْ جَمِيعُ خِصَالِهِ - صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ



مَا كَانَ لَهُ ظِلُّ الْجَسَدِ	وَبِذِكْرِهِ سَكَنَ الْخَلْدُ
آپ ﷺ کے جسم مبارک کا سایہ نہ تھا	اور آپ ﷺ کے ذکر سے بہشت کو قرار ہوا
مَنْ تَابِعَهُ فَلَقَدْ رَشِدَ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
جو شخص آپ ﷺ کے تابع ہوا اس نے ہدایت پائی	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
فِي كَفِّهِ قِرَاءَ الطَّعَامِ	قَدْ كَانَ هُوَ حُلُوكَلَامُ
آپ ﷺ کی تسکین میں طعام نے کلام کی	آپ ﷺ کی کلام نہایت شریف تھی
ذُو الْعِزِّ هُوَ وَالْإِحْتِرَامِ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
آپ ﷺ صاحب عزت اور صاحب بزرگی ہیں	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
شَيْءٌ يَسِيرٌ بِدُعَاءِ	فَلَقَدْ كَثُرَ حَتَّى مَلَا
آپ ﷺ کی دعا سے تھوڑی چیز	اس قدر زیادہ ہوئی کہ پر کر لے
أَفْوَاهُهُ كُلُّ الْوَعَاءِ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
تمام فوجوں نے اپنے سب برتن	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
كَانَ الْعَرَقُ دُرًّا الْعَدَنُ	وَيَفُوحُ طَيْبًا كَالْبَدَنُ
آپ ﷺ کا پسینہ مبارک عدن کا موتی تھا	اور تمام بدن سے خوشبو نکلتی تھی
أَشْبَعُ رَجَالًا بِاللَّيْنِ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
تھوڑے سے درود سے بہت لوگ سیر گئے	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
مِنْ قَلْبِهِ طَرِحَ الْعَلَقُ	مِنْ سُورِهِ مَاءٌ أَبْقُ
آپ ﷺ کے قلب مبارک سے خون بہت دور کیا گیا	آپ ﷺ کے غرغرے سے کونیں کا پانی جاری ہوا

بَلَّغَ الْعُلَى بِكَمَالِهِ - كَشَفَ الدُّجَى بِجَمَالِهِ - حَسَنَتْ جَمِيعُ خِصَالِهِ - صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ

فَاحَتْ عُرُوسٌ بِالْعَرَقِ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
ایک دلہن آپ ﷺ کے پسینے کے ساتھ مہک اٹھی	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
حَتَّى نَشَرَ مِنْ بَنَتِهَا	ثُمَّ مَنْ وَلَدَ مِنْ نَسْلِهَا
یہاں تک کہ اس کی لڑکی سے خوشبو آئی	پھر جو شخص پیدا ہوا اس کی نسل سے
ثُمَّ مَنْ وَلَدَتْهُ هَكَذَا	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
پھر جو پیدا شدہ سے پیدا ہوا پھر اسی طرح	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
ذِئْبٌ شَهِدَ بِرِسَالَتِهِ	خَرَّ الصَّنَمُ بِوَلَادَتِهِ
بھیرے نے آپ ﷺ کی رسالت کی شہادت دی	آپ ﷺ کی ولادت سے بت گر پڑا
ضَمَّ الْقَمَرُ بِإِشَارَتِهِ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
آپ ﷺ کے اشارے سے چاند چڑ گیا	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
عَمَّا يَكُونُ قَالَ الْخَبَرُ	وَبَقِيرُهُ نَزَلَ الْمَطَرُ
آپ ﷺ نے آنے والے حالات کی خبر دی	اور آپ ﷺ کی قبر کی برکت سے بارش نازل ہوئی
وَبِظِلِّهِ مَالُ الشَّجَرِ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
اور آپ ﷺ پر سایہ کرنے کے لیے درخت جھک گئے	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
وَبِأَمْرِ رَبِّهِ قَدْ هَجَرَ	جَمَعَ بِيَابِهِ انْتَضَرُ
اور آپ ﷺ نے رب کے امر سے ہجرت کی	مخالفوں کی جماعت دروازے میں منتظر تھی
أَخْرَاهُمُ اللَّهُ فِي السَّقَرِ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
اللہ نے ان کو دوزخ میں جمع کر دیا	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو

بَلَّغَ الْعُلَى بِكَمَالِهِ - كَشَفَ الدُّجَى بِجَمَالِهِ - حَسَنَتْ جَمِيعُ خِصَالِهِ - صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ



هُوَ كَفَّ تَرْبٍ قَدْ رَهَى	وَقَتًا خَرَجَ نَحْوَ الْعِدَى
آپ ﷺ نے ایک مشت خاک پھینکی	جس وقت کہ آپ دشمن کی طرف نکلے
فَبَرَمِيهِ عُمَى الْعِدَى	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
آپ ﷺ کے مٹی پھینکنے سے دشمن اندھے ہوئے	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
قَالَ النَّبِيُّ عَنْ دُودَيْتِهِ	مَا فِي الصَّحِيفَةِ أَكْلَةٍ
حضرت نبی کریم ﷺ نے کیڑے کو ارشاد فرمایا	تختے میں تیری خوراک کیا ہے
إِلَّا إِسْمَ رَبِّ الْعِزَّةِ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
مگر رب عزت والے کا اسم شریف ہے	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
فَاحِ الْعَرَقُ مِنْ أَبْطِهِ	زَالَ الْوَرَمُ مِنْ لَمْسِهِ
آپ ﷺ کی بغل سے پسینہ ٹپکتا تھا	آپ ﷺ کے چھونے سے ورم دور ہوا
فَقَدْ وَجَدُ مِنْ نُورِهِ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
آپ ﷺ کے نور سے گمشدہ چیز مل گئی	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
إِنْشَقَّ صَدْرُهُ مَرَّتَيْنِ	وَقْتَ الصَّغَرُ ثُمَّ كَرَّتَيْنِ
آپ ﷺ کا سینہ دو مرتبہ شق ہوا	بچپنی کے وقت پھر دو مرتبہ
أَيْدٍ يَجْنِدُ فِي حُنَيْنِ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
آپ ﷺ جنگ حنین میں فرشتوں کے لنگر کے ساتھ مدد کے گئے	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
جَاءَ الْمَلِكُ بِبَرَاقِهِ	أَحَدٌ أَخَذَ بِرِكَابِهِ
آپ کے براق کے ساتھ فرشتہ آیا	ایک فرشتے نے آپ کی رکاب پکڑی

بَلَّغَ الْعُلَى بِكَمَالِهِ - كَشَفَ الدُّجَى بِبَهَائِهِ - حَسَنَتْ جَمِيعُ خِصَالِهِ - صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ

أَخْرَ قَبْضُ بَعْنَانِهِ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
... نے برق کی لگام تھامی	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
جَمْعُ الْمَلِكِ بِأَمَامِهِ	رَهْطٌ لَهُ مِنْ خَلْفِهِ
آپ کے آگے فرشتوں کی ایک جماعت تھی	ایک گردہ آپ کے پیچھے تھا
هُمْ عَنْ يَمِينٍ وَشِمَالِهِ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
فرشتے آپ ﷺ کے دائیں اور بائیں بھی تھے	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
لَمَّا وَصَلَ فَوْقَ السَّمَاءِ	أَتْنِي عَلَيْهِ الْأَنْبِيَاءُ
جب آپ ﷺ آسمان پر پہنچے	تو سب نبیوں نے آپ ﷺ کی صفت اور ثناء بیان کی
بِالْإِينِ وَالْأَخْرَجَ مَرْحَبًا	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
کسی نے فرزند اور کسی نے بھائی کہہ کر مرحبا کہا	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
إِنَّ النَّبِيَّ ذَا الْحُرْمَتِ	بَدْرًا رَأَى بِالرَّحْتِ
بے شک نبی کریم ﷺ صاحب حرمت نے	جنگ بدر کے میدان میں دیکھے
صَحْبًا مَصَارِعُ كَفَرَتْ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
کہ آپ ﷺ کے صحابہ کرام کافروں کو بچھڑانے والے ہیں	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
فَأَصَابَ كُلَّ مَصْرِعًا	عَيْنُ رَسُولٍ مَصْطَفَى
ہر ایک کافر اپنے پچھڑنے کی جگہ پر گرا	کہ جو حضرت رسول مصطفیٰ ﷺ نے مقرر فرمائی تھی
فَلَقَدْ رَجَعُ هُوَ غَانِمًا	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
لہذا آپ ﷺ غنیمت حاصل کر کے فتح کے ساتھ واپس آئے	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو

بَلَّغَ الْعُلَى بِكَمَالِهِ - كَشَفَ الدُّجَى بِبَهَائِهِ - حَسَنَتْ جَمِيعُ خِصَالِهِ - صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ



طُوْنِي لِحَيْشٍ قَدْ حَضَرَ	بَدْرًا وَقَاتِلَ مَنْ كَفَرَ
خوشخبری ہے لشکر کے لیے کہ جو حاضر ہوا	جنگ بدر میں کافروں کے ساتھ لڑا
فَلَهُمْ إِلَهٌ قَدْ غَفَرَ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
ان کو اللہ تعالیٰ نے بخش دیا	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
أَخْبَرَ لَهُمْ عَنْ مَرْءَةٍ	وَذَهَابِهَا بِصَحِيفَةٍ
آپ ﷺ نے ان کو ایک عورت کی خبر دی	اور اس کے خط لے جانے کا حال بتایا
بِهِ دَامَ سَمْنُ الْعُكَّةِ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
آپ ﷺ کی دعا کے باعث کچے کارون زرد ہو گیا	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
عِذْقُ نَزْلٍ لِشَهَادَتِهِ	عِجْلُ نَطْقٍ بِرِسَالَتِهِ
انگوڑ کا خوشآپ ﷺ کی شہادت کے لیے اترا	ایک بھڑے نے آپ ﷺ کی رسالت کی شہادت دی
وُجِدَ الْبُعَيْرُ بِدَلَالَتِهِ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
آپ ﷺ کے بتانے سے ایک گمشدہ اونٹ مل گیا	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
مِنْ نَّاقَةٍ خَرَجَ الشَّجَرُ	فَوْرًا لَهُ ثَمَرٌ ظَهَرَ
ایک اونٹنی سے درخت نکلا	فور اس کا پھل ظاہر ہوا
الْحَاضِرُونَ أَكَلُوا الثَّمَرُ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
سب حاضرین نے اس کا پھل تناول کیا	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
سَارَ النَّبِيُّ فِي لَيْلَةٍ	يَنْعَسُ بِفَوْقِ النَّاقَةِ
نبی کریم ﷺ نے ایک رات کو سیر کی	اس طرح کہ آپ ﷺ اونٹنی پر ادھر رہے تھے

بَلَّغَ الْعُلَى بِكَمَالِهِ. كَشَفَ الدُّجَى بِجَمَالِهِ. حَسَنَتْ جَمِيعُ خَصَالِهِ. صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ

حَتَّى وَصَلَ بِالشَّجَرَةِ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
یہاں تک کہ آپ ایک درخت کے پاس پہنچے	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
أَجَلَ النَّبِيِّ انْشَقَّةِ	كَانَتْ بِشَجَرِ السِّدْرَةِ
نبی کریم ﷺ کے لیے شکاف ہوا	کہ جویری کے درخت میں پڑا
مَرَّ بَيْنَهَا بِسَلَامَةٍ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
آپ ﷺ اس میں سے سلامتی کے ساتھ گزرے	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
ذَوَا الصُّورِ جَالِزِيَارَتِهِ	مَالٌ كَثُرَ بِتِجَارَتِهِ
شہر صور والا آپ ﷺ کی زیارت کے لیے وہ حاضر ہوا	آپ ﷺ کی تجارت کے ساتھ اس کا مال بڑھا
عُمُرُ الْغَنَمِ قَدْ طَالَ بِهِ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
آپ ﷺ کی دعا کے باعث بکریوں کی عمر دراز ہو	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
إِنَّ النَّبِيَّ لَمَّا أَمَرُ	حَجْرًا لَهُ جَاءَ الْحَجَرُ
جب نبی کریم ﷺ نے امر کیا	اپنے لیے ایک پتھر کو تو پتھر آیا
وَبِفَوْقِ مَاءِ عِبَرِ الْحَجَرِ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
اور پتھر پانی پر تیرنے لگا	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
لَا طِيبَ يَعْدِلُ طِيبُهُ	هَذَا مِنْ جَرِيدِ بَيْتِهِ
آپ ﷺ کی خوشبو کے برابر معطر نہیں ہے	یاد رکھو گھوڑکی شاخوں سے آپ ﷺ کا گھر ہے
أَثَرُ حَصِيرٍ جَنْبَهُ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
بورے کا نشان آپ ﷺ کے پہلو میں تھا	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو

بَلَّغَ الْعُلَى بِكَمَالِهِ. كَشَفَ الدُّجَى بِجَمَالِهِ. حَسَنَتْ جَمِيعُ خَصَالِهِ. صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ



فَاحَ الرَّجُلُ مِنْ بَوْلِهِ	تَمَّ مَنْ وَلَدٌ مِنْ سَبْطِهِ
ایک شخص آپ ﷺ کے بول سے معطر ہوا	پھر جو شخص اس کی اولاد سے پیدا ہوا
تَمَّ قَدْ وَجَدَ مِنْ نَسْلِهِ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
پھر اسی طرح اس کی نسل میں خوشبو پائی	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
سَبَقَ الْإِبِلُ مِنْ مَسْحِهِ	ظِلُّ الْمَلِكُ مِنْ فَوْقِهِ
آپ ﷺ کے چھونے سے اونٹ بہتت لے گیا	آپ ﷺ کے اوپر فرشتے سایہ کرتے تھے
زَالَ الْخُنَاقُ بِدُعَائِهِ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
آپ ﷺ کی دعا سے مرض خناق دور ہوا	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
وَلِحَبْلِهِ نَزَلَ الْمَطَرُ	إِبْلِيسُ وَالْأَوْتَانُ خَرُ
آپ ﷺ کے حبل میں سے کہ بارش نازل ہوئی	شیطان اور بت گر پڑے
رَهْطُ الشَّيْطَانِ قَدْ دَخَرَ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
شیطانوں کا گروہ ذلیل ہوا	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
أَخَذَ الْمَلِكُ بِزِمَامِهِ	لَا يُصَالِيهِ بِمَكَانِهِ
فرشتے نے آپ ﷺ کی سواری کی لگام پکڑی	تاکہ آپ ﷺ کے مکان پہنچا دے
يَسْ نَزَلَ فِي شَانِهِ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
یس (اسے سردار) آپ ﷺ کی شان میں نازل ہوا	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
نُورٌ خُلِقَها أَوَّلًا	مِنْ نُورِهِ خُلِقَ السَّمَاءُ
پہلے آپ ﷺ کا نور پیدا کیا گیا	پھر آپ ﷺ کے نور سے آسمان پیدا کئے گئے

بَلَّغَ الْعُلَى بِكَمَالِهِ - كَشَفَ الدُّجَى بِجَمَالِهِ - حَسَنَتْ جَمِيعُ خِصَالِهِ - صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ

حَوًّا وَ أَدَمَ وَالْوَرَى	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
حضرت آدم علیہ السلام اور حوا اور سب مخلوق بھی	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
إِنَّ الْحَجَرَ سَلَّمَ عَلَى	مَنْ خَرَقَ السَّبْعَ الْعُلَى
پتھر نے سلام کیا اس حضرت ﷺ پر	کہ جنہوں نے ساتوں آسمانوں کی بلندی
مَنْ قَابَ قَوْسَيْنِ قَدْ دَنَى	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
قاب قوسین سے بھی نزدیک ہوئے	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
إِنَّ الشَّجَرَ سَلَّمَ عَلَى	مَنْ جَاءَ وَصَفَهُ مَا غَوَى
درخت نے سلام کیا اس حضرت ﷺ پر	کہ جن ﷺ کی صفت میں آیت مانعوی نازل ہوئی
بِالْعَيْنِ رَبُّهُ قَدْ رَأَى	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
اور آنکھ سے اپنے رب کو دیکھا ہے	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
إِنَّ الْجَمَلَ سَلَّمَ عَلَى	مَنْ يُمْنُهُ غُصْنَا أَضَاءَ
اونٹ نے سلام کیا اس حضرت ﷺ پر	کہ جن ﷺ کی برکت سے شاخ روشن ہوئی
طِفْلَيْنِ أَحْيَا بِالْدُّعَاءِ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
اور ان ﷺ کی دعا سے دو بچے زندہ ہوئے	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
إِنَّ الْمَدْرَ سَلَّمَ عَلَى	مَنْ مِطْهَرُهُ أَرَوَّ الْمَلَا
ذہلیجہ نے سلام کیا اس حضرت ﷺ پر	کہ جن ﷺ کے وضو کے پانی بچے ہوئے سے ایک گروہ میراب ہوا
لِلْمَرْءِ أَخْبَرَ بِالْعَمَى	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
اور ایک شخص کو اندھے ہونے کی خبر دی	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو

بَلَّغَ الْعُلَى بِكَمَالِهِ - كَشَفَ الدُّجَى بِجَمَالِهِ - حَسَنَتْ جَمِيعُ خِصَالِهِ - صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ



إِنَّ الْجَمَلَ سَلَّمَ عَلَى	مَنْ رُغِبَهُ رَاعِ الْعِدَى
اونٹ نے سلام کیا اس حضرت ﷺ پر	کہ جن ﷺ کے رعب سے دشمنوں کو خوف ہوا
لِلْمَشْيِ صُحْبًا قَدْ عَلَى	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
آپ ﷺ کے ساتھ چلنے سے صحابہ کو بزرگی حاصل ہوئی	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
جَبَلٌ ذِرَاعٌ وَالشَّجَرُ	قَدْ كَلَّمُوا خَيْرَ الْبَشَرِ
پہاڑ اور بازو اور درخت	سموں نے خیر البشر ﷺ کے ساتھ کلام کی
بِالْبَابِ قَدْ نَبَتَ الشَّجَرُ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
دروازے میں درخت پیدا ہوا	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
خَمْسَهُ رَجَالٌ قَدْ سَلَكَ	طُرُقَ الْأَذَى حَتَّى هَلَكَ
پانچ شخص چلے	آپ کو تکلیف دینے کے رستوں میں یہاں تک کہ ہلاک ہوئے
فَلَهُمْ نَكَالٌ فِي الدَّرَكِ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
ان کے لیے دوزخ میں سزا ہے	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
جَاءَ الْعَدُوْلَهُ مِنْ وَرَا	لَا يَذَاهِبُهُ حَتَّى رَأَى
آپ ﷺ کے پیچھے سے دشمن آیا	تکلیف دینے کے لیے یہاں تک کہ اس نے دیکھا
بَيْنَهُ وَ بَيْنَهُ خُنْدَقًا	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
کھدائی کے درمیان ایک خندق ہے	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
لِلْمَرْءِ أَعْطَى الْمُصْطَفَى	الْعُودُ فِي وَقْتِ غَزَى
حضرت مصطفیٰ ﷺ نے ایک شخص کو عنایت فرمائی	ایک لکڑی جہاد کے وقت

بَلَّمَ الْعُلَى بِكَمَالِهِ - كَشَفَ الدُّجَى بِجَمَالِهِ - حَسَنَتْ جَمِيعُهُ خِصَالِهِ - صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ

فَأَصَارَ سَيْفًا قَاطِعًا	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
وہی لکڑی کاٹنے والی تلوار بنی	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
إِنَّ الصَّحَابِيَّ بَعْدَ ذَا	بِالسَّيْفِ هَذَا بَارِزًا
یہ صحابی اس جنگ کے بعد	اسی لکڑی سے جہاد کرتا تھا
مَا زَالَ عِنْدَهُ بَاقِيًا	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
اور اس کے پاس ہمیشہ باقی رہی	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
بُؤْصُوبِهِ نَبَتَ الشَّجَرُ	وَلَقَدْ عَبَقُ هُوَ وَالْتَمَرُ
آپ ﷺ کے دھوکے پانی کی برکت سے ایک درخت پیدا ہوا	اور وہ خوشہ دار ہوا اور چھو ہارے لگے
بَاقِيَ النَّعْوَتِ قَدْ اِشْتَهَرُ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
باقی آپ ﷺ کی سب نعمتیں مشہور ہیں	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
هُوَ فِي الرِّضَاعِ فَلَقَدْ عَدُلُ	بُؤْصُوبِهِ سَارَ الْجَمَلُ
آپ ﷺ نے شیر خوارگی میں بھی عدل کیا	آپ ﷺ کے دھوکے پانی کی برکت سے اونٹ نے سیر کی
وَأَعَادَ عَيْنًا فِي الْمَحَلِ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
اور آگاہی جگہ میں واپس آئی	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
بِلُعَايِهِ عَيْنٌ ظَهَرُ	بِدُعَايِهِ انْشَقَّ الْقَمَرُ
آپ ﷺ کے لعاب سے آنکھ ظاہر ہوئی	آپ ﷺ کی دعا سے چاند بچھٹ گیا
بَرَقَ لَمَعٌ بِهِ مِنْ حَجَرٍ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
آپ ﷺ کے لیے پتھر سے بجلی چمکی	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو

بَلَّمَ الْعُلَى بِكَمَالِهِ - كَشَفَ الدُّجَى بِجَمَالِهِ - حَسَنَتْ جَمِيعُهُ خِصَالِهِ - صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ



حَجْرٌ وَ رِيحٌ لَا جَرْمٌ	جَيْشُ الْعِدَى فَلَقَدْ هَزَمُوا
پتھر اور ہوائے بالضرر	دشمن کا لشکر بھگا دیا
فَرُّوا بِهِ مِثْلَ الْغَنَمِ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
آپ ﷺ کے سامنے بکریوں کی طرح بھاگ نکلے	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
أَخَذَ النَّبِيُّ فِي رَاحَةٍ	الْثَّمَرُ مِنْ يَهْرَةٍ
حضرت نبی کریم ﷺ نے اپنی پھیلی میں لیے	الوہیرہ درختوں سے پھل
قَرْنًا أَكَلَ مِنْ بَرَكَهٖ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
آپ ﷺ کی برکت سے ایک زمانے تک کھاتے رہے	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
فِي الْمَهْدِ قَدْ نَطَقَ النَّبِيُّ	يَدْعَايِهِ رَعَشٌ لَا بَقِي
نبی کریم ﷺ نے گھوارے میں کلام کی	آپ ﷺ کی دعا سے لرزہ باقی نہ رہا
مِنْ شَعْرَةٍ دَاءٌ شَفِي	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
آپ ﷺ کے بال سے بیماری سے شفای	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
عِنْدَهُ بِلَالٌ فِي السَّفَرِ	مَعَ سَبْعِ تَمَرٍ إِحْتَضَرُ
آپ ﷺ کے پاس حضرت بلال رضی اللہ عنہ سفر میں	سات چھوہارے لے کر حاضر ہوئے
فِيْمِنْه شَيْعَ النَّفَرِ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
آپ ﷺ کی برکت سے بہتوں نے پیٹ بھرے	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
فِي حَرْبٍ خَيْبَرَ النَّبِيُّ	فَلَقَدْ دَعَا فِيهِ عَلِيٌّ
حضرت نبی کریم ﷺ نے جنگ خیبر میں	حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حق میں دعا فرمائی

بَلَّغَ الْعُلَى بِكَمَالِهِ - كَشَفَ الدُّجَى بِجَمَالِهِ - حَسَنَتْ جَمِيعُ خِصَالِهِ - صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ

حَرًّا وَ بَرْدًا قَدْ كَفَى	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
سردی اور گرمی میں کفایت کی	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
وَقْتُ الْوِلَادَةِ قَدْ سَجَدُ	وَلَقَدْ دَعَا الرَّبُّ الْآحَدُ
پیدائش کے وقت سجدہ کیا	اور رب احد کو پکارا
حَتَّى قَطَعَ بَطْنًا أَسَدُ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
یہاں تک کہ شیر نے دشمن کا پیٹ چیرا	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
أَمِينٌ لَهُ قَالَ الْجِدَارُ	فِي شَانِهِ نَطَقَ الْحِمَارُ
دیوار نے آپ ﷺ کو امین کہا	آپ ﷺ کی شان میں گدھے کو گویا عتابت ہوئی
مَنْ خَالَفَهُ فَلَهُ الْبَوَارُ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
جس نے آپ ﷺ کی مخالفت کی اس کے لیے ہلاکت ہے	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
مَاتَ الْمَلِكُ لِلْحَبْشَةِ	صَلَّى النَّبِيُّ بِجَنَازَةٍ
ملک حبشہ کا بادشاہ رضی اللہ عنہ فوت ہوا	نبی کریم ﷺ نے جنازہ پڑھا
دَخَلَ الْجَنَانِ بِسَلَامَةٍ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
وہ جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہوا	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
يَوْضُوهِ نَبَتَ الْكَلَامِ	قَدْ كَانَ خَضِرًا فِي الشِّتَا
آپ ﷺ کے وضو کے پانی سے گھاس پیدا ہوا	جو جاڑے میں سبز رہتا
وَالصَّيْفُ هُوَ نِعْمَ الْكَلَا	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
اور گرمی میں بھی وہ بہتر گھاس تھا	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو

بَلَّغَ الْعُلَى بِكَمَالِهِ - كَشَفَ الدُّجَى بِجَمَالِهِ - حَسَنَتْ جَمِيعُ خِصَالِهِ - صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ



مِنْ الشَّيْطَانِ مَا اشْرَقَ	فِي شَانِهِ غَمَمَ النَّطَقُ
شیاطین چوری کرنے سے روکے گئے	آپ ﷺ کی شان میں بکری بولی
مِنْ دَيْلِهِ هَا مَا احْتَرَقَ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
یاد رکھو کہ آپ ﷺ کا رومال آگ میں نہ جلا	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
قَدْ انْكَسَرَ كُفُّ الصَّبِيِّ	جَاءَ وَايَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ
ایک بچے کی تشبیلی ٹوٹی	اس کو حضرت نبی کریم ﷺ کے پاس لائے
فَوْرًا يَرِيءُ كُفُّ الصَّبِيِّ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
فورا بچے کی تشبیلی اچھی ہو گئی	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
لَا شَيْءٌ يَعْدِلُ ثَرْبَهُ	أَعْنِي ثَرَابًا ضَمَّهُ
کوئی چیز آپ ﷺ کی مٹی کے برابر نہیں	یعنی وہ مٹی جو آپ ﷺ سے ملی ہوئی ہے
مَنْ زَارَهُ طَوْنِي لَهُ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
جس نے آپ ﷺ کی زیارت کی اس کے لیے بشارت ہے	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
لَا يَبِيْهِ نُوْرٌ ظَاهِرٌ	هُوَ فِي جَبِيْنِهِ زَاهِرٌ
آپ کے والد ﷺ کے لیے نور ظاہر ہے	جو ان کی پیشانی میں چمکنے والا ہے
وَدَمُ النَّبِيِّ هَا ظَاهِرٌ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
اور یاد رکھو نبی کا خون پیشانی میں ظاہر تھا	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
مِنْ وَصْفِ خَيْرِ الْأَنْبِيَاءِ	مَنْ رَأَاهُ نَوْمًا قَدْ رَأَى
یہ بھی خیر الانبیاء ﷺ کی صفت سے ہے	کہ جس نے آپ ﷺ کو خواب میں دیکھا اس نے دیکھا

حَقًّا فَطَوْنِي مَنْ رَأَى	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
حق کو تو دیکھنے والے کے لیے خوشخبری ہے	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
سَقَطَ الْوَثْنُ مِنْ إِسْمِهِ	نُونٌ وَالْقَلَمُ فِي وَصْفِهِ
آپ ﷺ کے نام سے بت گرا	نون والقلم آپ ﷺ کی صفت میں ہے
غَشِي دُفْعُ بَوْصُوْبِهِ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
آپ ﷺ کے دھوکے پانی کی برکت سے غشی دور ہوئی	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
جَمْعٌ شَبِعَ بِرِفَاقَتِهِ	جَنَّ حَضْرٌ لِإِطَاعَتِهِ
آپ ﷺ کی رفاقت میں ایک جماعت سیر ہوئی	آپ ﷺ کی تابعداری کے لیے جن حاضر ہوئے
حَارًا الْعَرَبُ بِفَصَاحَتِهِ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
آپ ﷺ کی فصاحت سے عرب حیران ہوئے	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
أَعْطَى غَصُونًا بِالْوَلَا	يَوْمَ الْأَحَدِ بَاطِلُحَتَا
آپ ﷺ نے محبت سے شاخیں عنایت فرمائیں	جنگ احد کے دن باطلوں کی شکست
فَلَصَارَ نَبْلًا أَحْسَنًا	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
پس وہ شاخ ہو گئی خوب تیر	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
شُهَدَاءُ أَحَدٍ لِلْأَنَامِ	قَالُوا جَوَابًا لِلْسَّلَامِ
لوگوں کو جنگ احد کے شہیدوں نے	سلام کا جواب دیا
فَرِحُونُ فِي دَارِ السَّلَامِ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
وہ بہشت میں خوش ہیں	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو



لِقُرُوحِهِمْ فِي الْمَحْشَرِ	اللُّونُ لَوْنٌ أَحْمَرُ
قیامت کے دن ان کے زخموں کا	رنگ سرخ رنگ ہے
وَالرِّيحُ رِيحُ الْعَنْبَرِ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
اور خوشبو مشک عنبر کی خوشبو ہے	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
وَلِعَاصِمٍ بَعْدَانُ غَزَى	نَخْلٌ كَثِيرٌ قَدْ حَوَى
اور حضرت عاصم رضی اللہ عنہ کے لیے جہاد کرنے کے بعد	بہت سے کھجور کے درخت حاصل ہوئے
فَذَهَبَ بِهِ مَاءُ السَّمَاءِ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
اس کو پانی نے آسمان تک بلند کیا	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
أَعْطَى بَعِيرًا وَالثَّمَنُ	عِنْدَ الْيَهُودِيِّ قَدْ رَهْنُ
اونٹ بمعہ قیمت کے عنایت کیا	ذرع یہود کے پاس رہن تھا
مَا فَكُّ إِلَى لَفِ الْكَفْنِ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
کفن میں لپٹنے تک نہ چھڑایا	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
يَوْضُوبِهِ عَيْنٌ جَرَى	بِالسَّيْفِ إِهْرَاقُ الدِّمَاءِ
آپ ﷺ کے وضو کے پانی سے چشمہ جاری ہوا	تلواریں کے ساتھ خون بہائے
حَتَّى خَفَضَ قَوْمٌ غَوَى	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
یہاں تک کہ سرکش قوم پست ہوئی	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
مَاءٌ عَذَبٌ مِنْ رَيْقِهِ	وَلَقَدْ خَتَمَ فِي كَتِفِهِ
آپ ﷺ کے غرغرے سے پانی شیریں ہوا	اور آپ ﷺ کے شانے پر مہر ختم نبوت ہے

بَلَّمَ الْعُلَى بِكَمَالِهِ. كَشَفَ الدُّجَى بِجَمَالِهِ. حَسَنَتْ جَمِيعُ خِصَالِهِ. صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ

فَاحَ الْجَسَدُ مِنْ لَمْسِهِ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
آپ ﷺ کے چھونے سے جسم ہلکا	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
وَاطْلُ عَمَامٍ فِي الْهَوَى	فَوْقَ النَّبِيِّ الْمُصْطَفَى
اور بادل نے ہوا میں سایہ کیا	اوپر نبی کریم مصطفیٰ ﷺ کے
يَحْمِيهِ حَرًّا مِنْ ذُكَا	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
آپ ﷺ کو دھوپ کی گرمی سے حفاظت کرتا تھا	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
قَدْ فَاحَ مِنْهُ مَا خَرَجَ	فِي الْأَرْضِ فُورًا قَدْ وَبَحَ
جو کچھ آپ ﷺ سے نکلا مہکا	زمین میں فوراً غائب ہوا
فِي دِينِهِ لَيْسَ الْحَرْجُ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
آپ ﷺ کے دین میں کسی طرح کا حرج نہیں ہے	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
نَعْلَاهُ تَاجُ السَّمَاءِ	لَيْلًا نَهَارًا قَدْ رَأَى
آپ ﷺ کے نعلین مبارک آسمان کے لیے تاج ہیں	رات اور دن میں آپ ﷺ برابر دیکھتے تھے
بِلِسَانِهِ زَالَ الظُّلُمَا	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
آپ ﷺ کی زبان سے پیاس دور ہوئی	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
بِقُدُومِهِ ضَاءَ الْبُلْدُ	بِاللُّودِيهِ حَلَّ الْعُقْدُ
آپ ﷺ کی آمد سے شہر روشن ہوا	آپ ﷺ کے ساتھ پناہ پکڑنے سے عقد کشائی ہوئی
وَلَقَدْرِهِ لَيْسَ الْأَمْدُ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
اور آپ ﷺ کے قدر کی انتہا نہیں ہے	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو

بَلَّمَ الْعُلَى بِكَمَالِهِ. كَشَفَ الدُّجَى بِجَمَالِهِ. حَسَنَتْ جَمِيعُ خِصَالِهِ. صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ



أَوْجَدُ ظِلْمًا مَوْتَهُ	قَدْ كَانَ أَنْوَرُ قَبْرَهُ
آپ ﷺ کی وفات سے تاریکی موجود ہوئی	آپ ﷺ کی قبر مبارک نورانی ہوئی
مَا كَانَ يُحْرَسُ بِأَبِهِ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
آپ ﷺ کے دروازے پر پہرہ نہ تھا	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
طَوْنِي لِبَابِهِ كَالسَّمَاءِ	فَجَدًّا وَ عِزًّا وَ أَلْعَلَّا
آپ ﷺ کے دروازے کے لیے بشارت ہے جو آسمان کی طرح ہے	باقتدار بزرگی اور عزت اور بلند ی کے
مِنْ بَابِهِ خَرَجَ الْهُدَى	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
آپ ﷺ کے دروازے سے ہدایت نکلے	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
بَابُ النَّبُوَّةِ وَالْفَلَاحِ	جَاءُوهُ لَيْلًا وَالصَّبَاحِ
آپ ﷺ نبوت اور نجات کے دروازہ ہیں	لوگ آپ ﷺ کے پاس رات اور صبح کو آئے
قَصْدَ الْهُدَايَةِ وَالنَّجَاحِ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
ہدایت اور خلاصی کے ارادے سے	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
بَابُ الشَّفَاعَةِ وَالرَّجَا	جَاؤُهُ دَفْعًا لِلْبَلَا
آپ ﷺ شفاعت اور امید کے دروازہ ہیں	لوگ آپ ﷺ کے پاس بلا کو دور کرنے کے لئے آئے
مِنْ عِنْدِهِ وَجَدَ الشِّفَا	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
آپ ﷺ کے پاس سے شفا پائی	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
هَا مَرْحَبًا بِمَدِينَةٍ	هِيَ لَهُ بَدَارِ الْهَجْرَةِ
یاد رکھو بشارت مدینے شریف کے لیے ہے	کہ جو آپ ﷺ کے لیے ہجرت کا مکان ہے

بَلَّغَ الْعُلَى بِكَمَالِهِ - كَشَفَ الدُّجَى بِجَمَالِهِ - حَسَنَتْ جَمِيعُ خَصَالِهِ - صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ

صَارَتْ بِخَيْرِ الْبُلْدَةِ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
ختمی کو دور کرنے والا ہے	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
هَا مَرْحَبًا بِمَدِينَةٍ	هِيَ لَهُ بَدَارِ النُّصْرَةِ
یاد رکھو بشارت مدینے شریف کے لیے ہے	کہ آپ ﷺ کے لیے نصرت کا مکان ہے
كَشَافَةٌ لِلْكُرْبَةِ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
ختمی کو دور کرنے والا ہے	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
هَا مَرْحَبًا بِمَدِينَةٍ	مَنْ زَارَ هَا بِإِنَانَةٍ
یاد رکھو بشارت مدینے شریف کے لیے ہے	جس شخص نے مخلوق میں سے اس کی زیارت کی
بُشْرَى لَهُ بِسَعَادَةٍ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
اس کے لیے سعادت کی بشارت ہے	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
هَا مَرْحَبًا بِمَدِينَةٍ	دَارُ الْأَمَانِ وَالْأَمْنَةِ
یاد رکھو بشارت مدینے شریف کے لیے ہے	جو امن و امان کا گھر ہے
وَلَهِيَ بِمَاوَى الْأَمَّةِ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
اور یہ امت کا ماویٰ ہے	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
هَا مَرْحَبًا بِمَدِينَةٍ	مَنْ جَاءَ هَا لِزِيَارَةٍ
یاد رکھو بشارت مدینے شریف کے لیے ہے	جو کوئی اس کی زیارت کے لیے آیا
دَخَلَ الْجَنَّةَ لَا رَيْبَ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
یقیناً بہشت میں داخل ہوا	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو

بَلَّغَ الْعُلَى بِكَمَالِهِ - كَشَفَ الدُّجَى بِجَمَالِهِ - حَسَنَتْ جَمِيعُ خَصَالِهِ - صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ



يَا الْمُصْطَفَى بِسِوَاكَ لَا	إِغْفِرْ لَنَا يَا رَبَّنَا
حضرت مصطفیٰ ﷺ ہی کے ساتھ غیر کے ساتھ نہیں	اے ہمارے رب ہماری بخشش کر
إِرْحَمْنَا فِي قَبْرِنَا	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
ہماری قبر میں ہم پر رحم کر	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
وَلَقَدْ كَثُرَ عَصِيَانُنَا	يَذُنُّونَنَا وَيُلُّ لَنَا
ہماری نافرمانیاں بہت بڑھ گئی ہیں	ہمارے گناہوں پر ہمارے لیے انھوں نے
يَا مُصْطَفَى الطُّفُّ بِنَا	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
یا حضرت مصطفیٰ ﷺ ہم پر مہربانی کیجئے	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
خَيْرُ الصَّحَابَةِ بَعْدَهُ	مَنْ قِيلَ لَا تَحْزَنَ لَهُ
آپ ﷺ کے بعد تمام اصحاب کرام سے بہتر	وہ شخص ہے کہ جس کے حق میں لا تحزن (تمکین ہوا) ارشاد ہے
سَمِيَّ أَبَا بَكْرٍ لَهُ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
جس کے لیے نام ابو بکر ﷺ ہوا	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
صَلَّى النَّبِيُّ مِنْ خَلْفِهِ	فَضْلًا كَفَىٰ هَذَا بِهِ
حضرت نبی کریم ﷺ نے اس کے پیچھے نماز پڑھی	یہی فضیلت اس کے لیے کافی ہے
كُلًّا بَدَلٌ مِنْ مَالِهِ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
اپنا سب مال براہ خدا میں خرچ کر دیا	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
وَلَقَدْ عَدَلُ مِنْهُمْ عُمَرُ	الدِّينُ بِهِ فَلَقَدْ ظَهَرَ
اصحاب جن ﷺ میں سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عدل کیا	اس کے ساتھ دین غالب ہوا

بَلَّغَ الْعُلَى بِكَمَالِهِ - كَشَفَ الدُّجَى بِجَمَالِهِ - حَسَنَتْ جَمِيعُ خَصَالِهِ - صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ

مِنْ ظُلْمِهِ إِبْلِيسُ قَرُّ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
اس ظلمت کے سائے سے شیطان بھاگا	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
عُثْمَانُ ذِي النُّورَيْنِ جَاءَ	عَدْنَا رَفِيقُ الْمُصْطَفَى
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ذی النورین آیا	جنت میں حضرت مصطفیٰ ﷺ کا رفیق
جَيْشًا جَهَزَ بِهِ مَرْحَبًا	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
آپ ﷺ کے مال سے لشکر تیار ہوا مرحبا	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
فِيهِمْ عَلَىٰ أَشْجَعُ	هُوَ بَابُ خَيْبَرَ قَالِعُ
اصحاب جن ﷺ میں سے حضرت علی رضی اللہ عنہ بہادر ہے	وہ خیمہ کے دروازے کو اکھیرنے والا ہے
وَلَقَدْ مَنَحَ هُوَ رَاكِعُ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
اور اس جن ﷺ نے حالت رکوع میں سخاوت کی	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
إِنَّ الْحَسَنَ أَلَّ الْعَبَا	مَعَهُ الْحُسَيْنَ خَيْرُ النِّسَاءِ
تحقیق حسن رضی اللہ عنہ آل عباس ہے	اس کے ساتھ ہی حضرت حسین رضی اللہ عنہ اور حضرت خیر النساء رضی اللہ عنہا ہیں
هُمْ فِي الْجَنَّةِ سَادَاتُنَا	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
وہ سب ہمارے سردار بہشتوں میں ہیں	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
كُلُّ الْوَلَدِ ذُو الرِّفْعَةِ	عَمَّاهُ أُولُوا الْعِظَمَةِ
ہر ایک مولود بلند والا ہے	آپ ﷺ کے دونوں چچا صاحب عظمت ہیں
بُشْرَى لِبَاقِي الْعَشْرَةِ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
بشارت ہے باقی دس کے لیے بھی	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو

بَلَّغَ الْعُلَى بِكَمَالِهِ - كَشَفَ الدُّجَى بِجَمَالِهِ - حَسَنَتْ جَمِيعُ خَصَالِهِ - صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ



بِهٖ اَمَّهَاتُ الْمُؤْمِنِينَ	قَدْ صِرْنَ فِي فَضْلِ مُبِينٍ
آپ ﷺ کی برکت سے امہات المؤمنین	فضل ظاہر میں ہوئیں
عُظُمْنَ بِهِ فِي الْعَالَمِينَ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
آپ ﷺ کے باعث تمام جہانوں میں عظیم ہوئیں	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
كُلُّ الصَّحَابِيِّ قَدْ رَضِيَ	رَبُّ السَّمَوَاتِ الْغَنِيِّ
تمام اصحاب نبی ﷺ سے راضی ہوا	آسمان کا رب جو غنی ہے
مَنْ غَاظَهُمْ فَلَقَدْ شَقِيَّ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
جو شخص ان سے بغض رکھے وہی بے نصیب	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
عَنْ تَابِعِيهِمْ قَدْ رَضِيَ	وَأَدْرِيسُ نِعْمَانُ الْوَلِيِّ
اللہ تعالیٰ ان کے تابعین نبی ﷺ سے بھی راضی ہے	حضرت امام ادريس اور حضرت امام اعظم نعمان بن حنبل
عَنْ مَالِكٍ مِنْ حَنْبَلِيٍّ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
حضرت امام مالک اور حضرت امام احمد بن حنبل	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
أَنْشَأَتْ مَدْحًا لِلنَّبِيِّ	سَمِيَّةٌ نَعَتْ النَّبِيَّ
میں نے حضرت نبی کریم ﷺ کی مدح تحریر کی ہے	اس کا نام میں نے نعمت النبی رکھا ہے
لَيْتَ النَّبِيُّ بِهٖ لِي رَضَى	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
کاش کہ نبی کریم ﷺ اس نعمت کے ذریعے مجھ سے راضی ہو جائیں	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
قَافٌ وَفَاءٌ فِي الْعَدَدِ	أَيَّاتُ مَدْحٍ مُسْتَنْدٌ
شمار میں قاف اور وفا ہیں	مدح شریف کے بہت مستند ہیں

بَلَّغَ الْعُلَى بِكَمَالِهِ - كَشَفَ الدُّجَى بِجَمَالِهِ - حَسَنَتْ جَمِيعُ خَصَالِهِ - صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ

فِي كُلِّ حَوْلٍ وَالْكَبَدِ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
ہر ایک قسم کی گردش اور مصیبت میں	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
هَذَا مَدِيحُ الْيَافِعِيِّ	إِنَّ الْمَدَايِعَ نَافِعِي
یہ مدح کرنے والا یافعی رحمہ اللہ ہے	بے شک مدحیں نفع دینے والی ہیں
عِنْدَ الْحِسَابِ شَافِعِي	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
حساب کے وقت شفاعت کرنے والی ہیں	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو
لِلَّهِ دَرًا الْيَافِعِيُّ	قَدْ قَالَهُ لُطْفٌ خَفِيٌّ
یافعی رحمہ اللہ کی نیکی اللہ ہی کے لیے ہے	اس کو لطف خفی حاصل ہوا ہے
مِنْ أَحْمَدٍ مَالِكٍ ذَا الْحُرْمَةِ	صَلُّوا عَلَيْهِ دَائِمًا
حضرت احمد بن حنبل صاحب حرمت سے	(لہذا) آپ ﷺ پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہو

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ  
بَعْدَ رَحْمَةِ اللَّهِ يَا أَرْحَمَ الرَّحِمِينَ



بَلَّغَ الْعُلَى بِكَمَالِهِ - كَشَفَ الدُّجَى بِجَمَالِهِ - حَسَنَتْ جَمِيعُ خَصَالِهِ - صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ





اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ

كَما صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ

إِنَّكَ لَمُنْكَا مَلْنِكَا

اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ

كَما بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ

إِنَّكَ لَمُنْكَا مَلْنِكَا



درود شریف

صَلَّى اللَّهُ عَلَى

حَبِيبِهِ سَيِّدِنَا

مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

صَلَّى اللَّهُ عَلَى حَبِيبِهِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ





بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

يَا كَافِرُ  
يَا مُشْرِكُ



اے پروردگار تم میری حق عبادت کرتے ہیں  
اور مجھی سے بدنام کرتے ہیں۔ (سورۃ الفاتحہ)

فَبِأَيِّ

لِلَّهِ

رَبِّكَ مُفْتَرٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ



اور تم اپنے رب کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے



نقش قدم نبی ﷺ کے ہیں جنت کے راستے  
اللہ ﷻ سے ملاتے ہیں شہادت کے راستے

پیاری پیاری، بیٹھی بیٹھی سنتوں کا بہترین مجموعہ

# مؤمن کا ہر لمحہ ربیع الاول ہے المعروف نبی کریم ﷺ کی پُر نور دعائیں



تحقیق و تالیف

صوفی محمد ندیم محمدی

اجازت: مرکز گلستانِ درود و سلام (انٹرنیشنل) سمن آباد لاہور (پاکستان)

دارالعلم  
دوکان نمبر 11 سستا ہوٹل دربار مارکیٹ  
لاہور۔ پاکستان 92 42 37110341

اہتمام و تقسیم کار